احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ
منہاج القرآن
لاہور

فروری 2018ء

مجدّد دوراں صدی قائد انقلاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 67ویں سالگرہ

خصوصی اشاعت

Reformer and Reviver of the Century

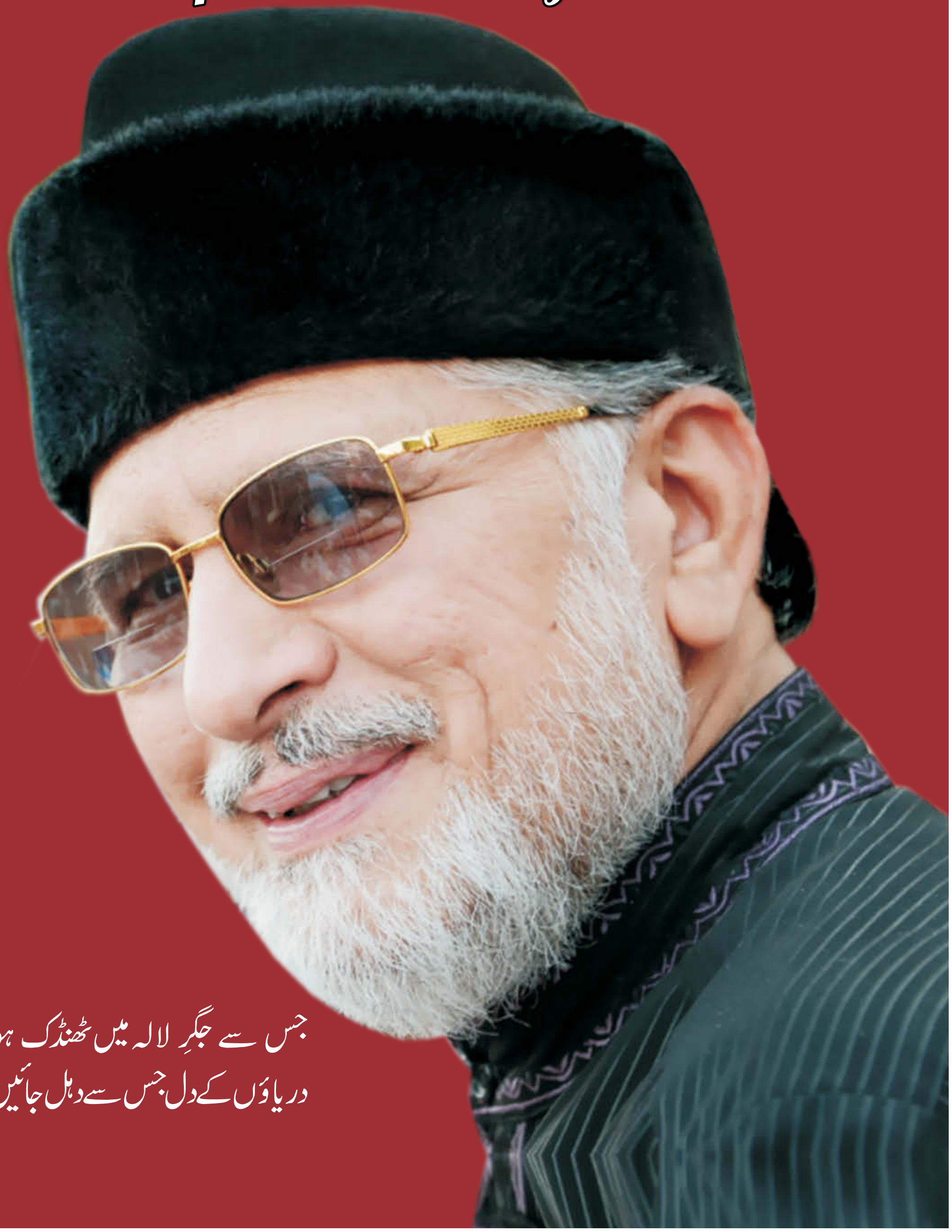

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

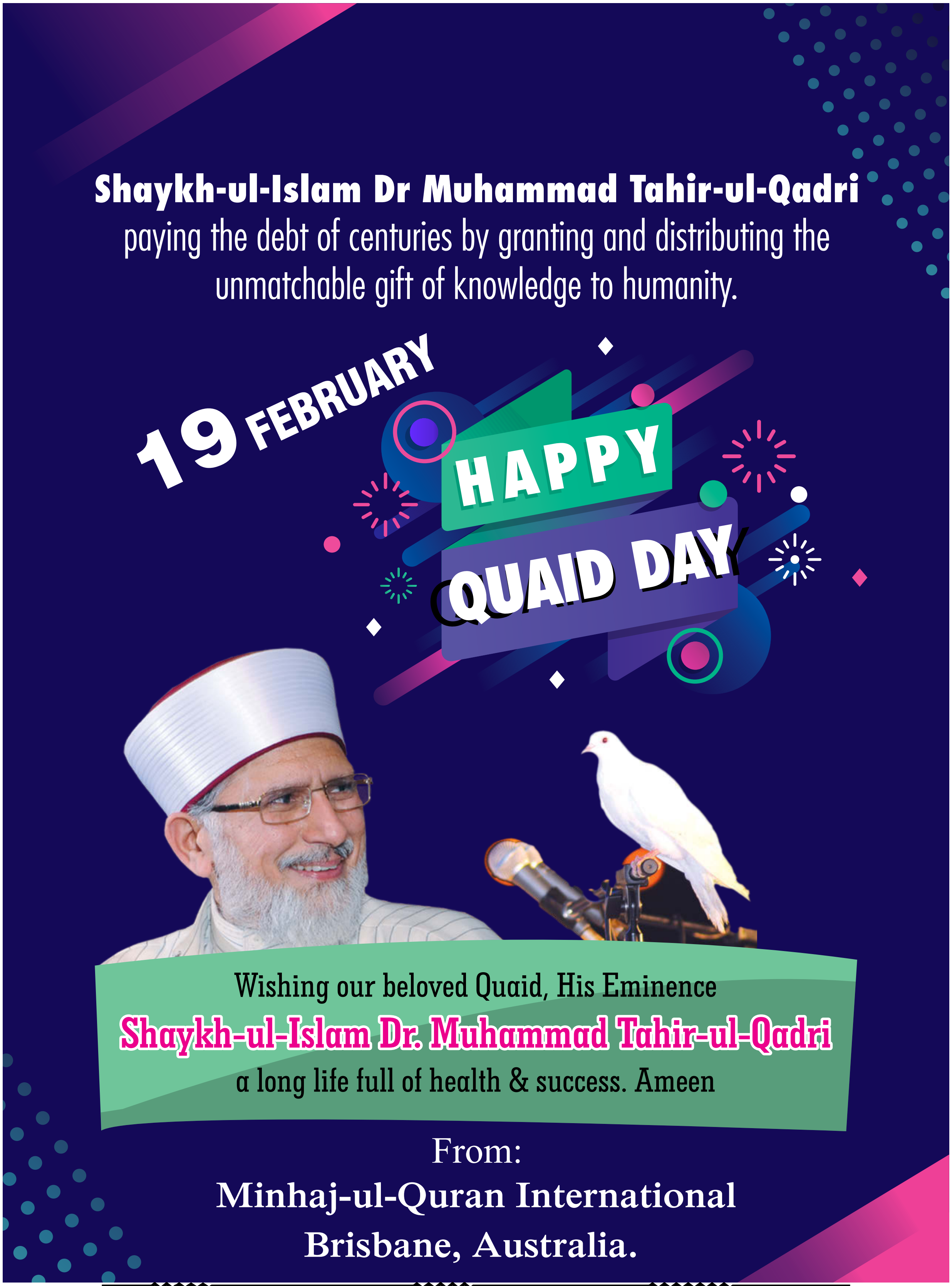
Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri
paying the debt of centuries by granting and distributing the
unmatchable gift of knowledge to humanity.
19 FEBRUARY
HAPPY
QUAID DAY
Wishing our beloved Quaid, His Eminence
Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri
a long life full of health & success. Ameen
From:
Minhaj-ul-Quran International
Brisbane, Australia.

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جلد شمارہ 2 جمادی الاول - جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ / فروری 2018ء

بفیضان نظر

قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیرسرپرستی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ

زیرنگرانی

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

چیف ایڈیٹر نور اللہ صدیقی

ایڈیٹر محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ

محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی

محمد رفیق نجم، محمد ندیم چودھری

مجلس مشاورت

خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم

جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان

منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصراللہ معینی

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی

محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر محمد اشفاق انجم گرافکس عبدالسلام

خطاطی محمد اکرم قادری عکاسی قاضی محمود الاسلام

خصوصی اشاعت

حسن ترتیب

(اداریہ) قائد انقلاب ایک اُمید، ایک روشنی	چیف ایڈیٹر	4
امام جلال الدین سیوطیؒ اور شیخ الاسلام کے مابین علمی و فکری مماثلت	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	6
تبدیلیٔ نظام کی یکتا و توانا آواز	علامہ غلام مرتضیٰ علوی	22
فکرِ اسلامی کا تحفظ بذریعہ علم و امن	ڈاکٹر نعیم مشتاق	30
شیخ الاسلام کے اسالیبِ تصنیف و تالیف	شیخ عبدالعزیز دباغ	36
شیخ الاسلام کے بارے قومی و بین الاقوامی نامور شخصیات کے تاثرات	عبدالحفیظ چودھری	41
شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی کاوشوں کا اجمالی جائزہ	محمد فاروق رانا	57
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا اسلوبِ تحریر	ڈاکٹر مختار احمد عزمی	65
عربی زبان میں شیخ الاسلام کی علمی و تحقیقی خدمات	ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی	72
2017ء: شیخ الاسلام کی تعلیمی، تربیتی اور انقلابی مصروفیات	محمد یوسف منہاجین	79
Minhaj University		92
A Torchbearer of Peace	Dr. Zahid Iqbal	96

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

www.minhaj.info

www.facebook.com/minhajulquran

email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس وسالانہ خریداران)

minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)

smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت خصوصی شمارہ: 60 روپے

سالانہ خریداری: 350 روپے

بدل اشتراک مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

افلاک پر ہے دھوم کہ آتے ہیں وہ رسول ﷺ

افلاک پر ہے دھوم کہ آتے ہیں وہ رسولؐ
جن کے تمام لفظ ہیں چشمے علوم کے
تاریخ جن کے نقشِ قدم پر ہے گامزن
وہؐ ارتقا کی آخری منزل کی آرزو
ساری بشارتوں کا وہی مرکزِ سخن
سارے تمدنوں کی تمنا حضورؐ ہیں
ساری بصیرتوں کا وہی نقطۂ کمال
ساری بصارتوں کا وہی حسنِ دلنشیں
سورج کرے حضورؐ کی دہلیز کو سلام
خوشبو پڑی رہے درِ آقاؐ پہ آج بھی

سردارِ کائناتؐ کا بے حد ادب کرو
اللہ سے مصطفیٰ کا وسیلہ طلب کرو

افلاک پر ہے دھوم کہ آتے ہیں وہ رسولؐ
ہر انقلاب جن کی قیادت کے واسطے
ارضِ دعا پہ چشمِ تمنا بچھائے ہے
اس کو ازل سے اُنؐ کے تمدن کی ہے تلاش
اُنؐ کے لیے ہوائیں ادب سے کھڑی رہیں
اُنؐ کا وجود باعثِ تسکینِ قلب و جاں
لکھنے لگا ہوں آپؐ کی توصیف آج بھی
بادِ صبا گلاب بکھیرے سرِ قلم
ہر حسن اُنؐ کی راہ گزر میں ہے منتظر
آئے سرُور اُنؐ کے قدم چوم چوم کر

محشر تلک مَیں اپنا مقدر سنوار لوں
خود کو نقوشِ پائے نبیؐ میں اتار لوں

(ریاض حسین چودھریؔ)

میرے قائد

میرے قائد تو نے گلشن کو وہ نکہت دی ہے
جس نے برفاب خیالات کو حدّت دی ہے

عشقِ سرکارِ مدینہ کی جلا کر شمع
اس پہ دیوانوں کو مر مٹنے کی دعوت دی ہے

کب سے آنکھیں تھیں سرابوں کے عذابوں میں گھری
میرے قائد نے ملت کو حقیقت دی ہے

زندگی کربِ مسلسل میں مسلسل گذری
تو نے آ کر اسے تسکین کی دولت دی ہے

تیری دانش نے کیا چشمِ جہاں کو خیرہ
تیرے افکار نے اسلام کو جدّت دی ہے

تیری للکار نے طاغوت کے بت توڑ دیئے
تیری تدبیر نے شیطاں کو ہزیمت دی ہے

تیرے سر پر ہے جو نعلینِ نبی کا سایہ
اب میں سمجھا کہ تجھے کس نے یہ جرأت دی ہے

شاملِ حال شہنشاہِ مدینہ کا کرم
ربِّ اکبر نے تجھے عزت و شہرت دی ہے

نورؔ کیوں وجد میں آ کر نہ قصیدے لکھے
ایسے قائد کی خدا نے جسے سنگت دی ہے

(نوراحمد نورؔ)

اداریہ

قائدِ انقلاب، ایک اُمید، ایک روشنی

پاکستان کی سیاسی تاریخ میں بہت ساری سیاسی تحریکیں چلیں،ان میں حکومتوں کو ختم کرنے اور جمہوریت کو بحال کرنے جیسی تحریکیں بھی شامل تھیں اور پھر ان تحریکوں کی تکمیل پر جو سیاسی و عوامی ثمرات یا مضمرات سامنے آئے ان پر بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا مگر مستقبل کا غیر جانبدار مورخ جب بھی پاکستان کے سیاسی مدوجزر پر قلم اٹھائے گا تو وہ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تحریکی اور سیاسی جدوجہد کے بغیر اپنا مضمون مکمل نہیں کر سکے گا۔ ماضی میں جو تحریکیں چلیں ان کا ٹائٹل جمہوریت کی بحالی تھا مگر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جدوجہد حقیقی جمہوریت کی بحالی کیلئے تھی، فرد کی معاشرتی عزت نفس کی بحالی کیلئے تھی، سیاست کی بجائے ریاست بچانے کیلئے تھی، آئینی الیکشن کمیشن کی تشکیل اور دھاندلی سے پاک انتخابی نظام کیلئے تھی، آئین و قانون کی بالادستی اور انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے تھی، سویلین اداروں بالخصوص پولیس کو سیاسی اثر و رسوخ سے پاک کرنے کیلئے اور انہیں حقیقی معنوں میں ریاست کے وفادار اور عوام کے خدمت گزار ادارے بنانے کیلئے تھی، پارلیمنٹ کو بدعنوان عناصر سے پاک کرنے کیلئے تھی۔ مورخ یہ بھی لکھے گا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کسی ریاستی عہدے کی خواہش کیے بغیر یہ قومی خدمت انجام دیتے رہے اور انہوں نے اس سفر میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے زخم بھی کھائے، سٹیٹس کو کی حامی قوتوں نے 17 جون کو ان کے کارکنوں کی لاشیں بھی گرائیں، چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا مگر ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کے محبِّ وطن کارکنان نے وقت کی طاغوتی طاقتوں کے سامنے نہ سر جھکایا اور نہ ہی خوف زدہ ہوکر بھاگے بلکہ اشرافیہ کے ماورائے آئین و قانون اقدامات کے خلاف پوری جرأت کے ساتھ میدان میں کھڑے رہے اور آج تک حصولِ انصاف اور اس ظالم نظام کے چہرے کو بے نقاب کرنے کے لیے عملی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہیں۔ لاشیں گرنے اور پورا پنجاب سیل ہونے کے باوجود اشرافیہ عوامی تحریک کے کارکنان کا راستہ نہ روک سکی۔ افسوس! یہاں انصاف و بنیادی حقوق کے حصول کے لیے بھی احتجاج اور دھرنے ناگزیر ہوچکے ہیں، پوری قوم گواہ ہے کہ 72 دن کے دھرنے کے نتیجے میں ہی شہدائے ماڈل ٹاؤن کی ایف آئی آر درج ہوئی اور اس وقت کے آرمی چیف کی مداخلت پر شہدائے ماڈل ٹاؤن کے مظلوم ورثاء کو ایف آئی آر کے اندراج کا بنیادی حق ملا۔ ہمارے نظام کا یہ المیہ ہے کہ جب تک ریاست کے طاقتور اداروں کی طاقتور شخصیات نوٹس نہ لیں تب تک غریب کو انصاف نہیں ملتا۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جدوجہد ہمیشہ آئین کی عملداری اور قانون کی سربلندی کیلئے رہی ہے اور وہ برملا اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ان کی جدوجہد آئین کے بنیادی پہلے چالیس آرٹیکلز سے کبھی باہر نہیں گئی۔ امن پسندی کی ایک خوبصورت مثال جنوری 2013ء کے لانگ مارچ کی ہے، لاکھوں افراد پر مشتمل یہ لانگ مارچ جو انتخابی اصلاحات اور آئینی الیکشن کی تشکیل کیلئے لاہور سے اسلام آباد کی طرف کیا گیا، یہ ملکی تاریخ کا واحد عوامی پرامن احتجاج تھا کہ جس میں نہ تو کوئی پتا ٹوٹا نہ کوئی گملا اپنی جگہ سے ہلا اور ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنے اس دعویٰ کو سچ کر دکھایا کہ انہوں نے اپنے کارکنوں کو امن کی تعلیم اور تربیت دی اور ان کے کارکن امن کے سفیر ہیں۔ اس کے بعد انہی امن کے سفیروں پر جب 17 جون 2014ء کے دن قیامت ڈھائی گئی تو جدید ہتھیاروں سے مسلح سیکڑوں پولیس اہلکاروں، شوٹرز اور سنائپرز نے فائرنگ کی مگر ردِعمل میں کسی کارکن نے قانون ہاتھ میں نہیں لیا اور پھر پونے چار سال گزر جانے کے بعد بھی انصاف کیلئے آئینی اور قانونی راستہ اختیار کیا۔ حصول انصاف کی جدوجہد میں ایک نیا موڑ اے پی سی کی شکل میں آیا جب ملک کی تمام بڑی جماعتوں نے شہدائے ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اپنی غیر مشروط حمایت کا یقین دلایا۔ شریف برادران کو سانحہ کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور حصول انصاف تک شانہ بشانہ اور قدم بہ قدم چلنے کی یقین دہانی کروائی، اس کے باوجود سربراہ پاکستان عوامی تحریک نے حصول انصاف کی جدوجہد کو آئین، قانون اور امن کے دائرے کے اندر رکھنے کا اعلان کیا اور آج بھی وہ انصاف کیلئے انصاف کے اداروں کی طرف دیکھ

رہے ہیں۔ مورخ امن پسندی اور حب الوطنی کے اس شاندار مظاہرے کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکے گا کہ لاشیں اٹھانے اور بدلے کی سکت رکھنے کے باوجود ڈاکٹر طاہرالقادری نے قانون ہاتھ میں لیا نہ اپنے کارکنوں کو لینے دیا۔ یہاں اس امر کا تذکرہ بھی ناگزیر ہے کہ پاکستان میں سسٹم اور ادارے عملاً غیر فعال ہو چکے ہیں، جب تک کوئی لاش لے کر ایوان وزیراعلیٰ یا کسی پریس کلب کے سامنے نہ لائے، اس کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی، اگر ایف آئی آر درج ہو بھی جائے تو غیر جانبدار تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کا مرحلہ نہیں آتا۔ اگر ہم قصور کی 8 سالہ معصوم زینب کے واقعہ کو بطور مثال پیش کریں تو اس ظالم نظام کی اصلیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ زینب کے انصاف کیلئے سب سے پہلے میڈیا کھڑا ہوا، پھر اس کے بعد عوام کھڑے ہوئے، پھر اس کے بعد سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کھڑی ہوئی، پھر آرمی چیف کھڑے ہوئے تب جا کر شہباز حکومت اور پنجاب پولیس کی آنکھیں کھلیں اور دھڑا دھڑ فرانزک ٹیسٹ بھی ہوئے اور ڈی این اے بھی،اس کے باوجود پولیس ملزمان تک نہ پہنچ سکی، جبکہ زینب کے ورثاء اول روز سے جس شخص پر شک و شبہ کا اظہار کررہے تھے اس کو پولیس نے ایگزامن نہیں کیا، ورثاء کے بے حد اصرار پر ملزم کو پکڑا گیا اور پھر سائنسی تجزیات پر وہ ملزم قرار پایا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس گرفتاری کا کریڈٹ سب سے پہلے معصوم زینب کے ورثاء کو جاتا ہے، دوسرا کریڈٹ عوام، میڈیا، سپریم کورٹ اور آرمی چیف کو جاتا ہے کہ جن کے نوٹس لینے پر پولیس حرکت میں آئی۔ سوال یہ ہے کہ کیا انصاف اس وقت ہی ملے گا جب عوام،میڈیا، عدلیہ اور آرمی چیف کھڑے ہونگے؟ کیا مہذب جمہوری ملکوں میں انصاف کی فراہمی کا یہ پیمانہ ہے؟ اس حوالے سے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء اور میڈیا تو کھڑے ہوئے مگر ابھی ریاست کے دیگر طاقتور ادارے کھڑے نہیں ہوئے ورنہ سانحہ کے ملزمان اب تک قانون کے کٹہرے میں ہوتے۔ ان کا یہ کہنا بھی بجا طور پر مبنی برحقائق ہے کہ زینب کے قاتل کو گرفتار کرنے کیلئے پولیس اور اداروں کو بے پناہ مشکلات کا سامنا رہا مگر سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ملزمان کے چہرے تو کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں، وہ قانون کی گرفت سے باہر کیوں ہیں؟۔

یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کیلئے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ظالم نظام کی تبدیلی کا نعرہ بلند کرتے ہیں کہ جب تک یہ نظام اور اس کے محافظ موجود ہیں قاتلوں کو تحفظ ملتا رہے گا اور غریب حصول انصاف کیلئے سڑکوں پر رلتا رہے گا۔ دسمبر 2012ء میں پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے موجودہ ظالم نظام کے چہرے سے نقاب ہٹاتے ہوئے کہا تھا ”یاد رکھ لیں دولت کا مزاج ہے کہ دولت کبھی عوام کو اٹھنے نہیں دیتی، اگر دولت کے سامنے غریب سر اٹھائے گا تو دولت اس کے سر کو کچل دے گی، اگر طاقت کے سامنے کمزور سر اٹھائے تو طاقت کمزور کے سر کو کچل دے گی، اگر سیاست کے سامنے کوئی مظلوم اور محروم سر اٹھائے گا تو سیاست اس محروم کا سر کچل دے گی۔ یہاں سب کچھ طاقتور کے قبضے میں ہے، سیاست بھی طاقتور کے پاس ہے، جمہوریت بھی طاقتور کے پاس، قانون بھی طاقتور کے پاس اور انصاف بھی طاقتور کے پاس ہے،حتی کہ یہاں عزت، خوشحالی، حفاظت سب کچھ طاقتور کے پاس ہے۔“ طاقتور کے بے رحمانہ اظہار کا منظر حال ہی میں قوم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک طاقتور شخص کو جھوٹ بولنے پر سپریم کورٹ نے نااہل قرار دیا تو اس طاقتور، دولت مند شخص نے سپریم کورٹ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اگر اس کے راستے میں قومی سلامتی کے ادارے آئے تو اس نے نیوز لیک سکینڈل کی شکل میں قومی سلامتی کے ادارے پر حملہ کر دیا، اگر اس کے ماورائے آئین و قانون اقدامات کے خلاف سیاست راستے میں آئی تو اس نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی شکل میں 14 لاشیں گرا دیں۔ اگر طاقتور دولت مند طبقہ کے کسی حاکم کو نیب اربوں کی بے ضابطگیوں پر محض طلب کرے تو وہ طاقتور الٹا نیب کو دھمکیاں دیتا ہے۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا سیاسی انقلابی فلسفہ معاشی اور سماجی حوالے سے طاقت کا توازن قائم کرنا ہے اور ایک ایسا نظام تشکیل دینا ہے جو آئین و قانون کے تابع ہو اور جس میں امیر اور غریب کی عزت، زندگی، جان و مال کا تحفظ ایک جیسا محترم اور مقدم ہو۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 67 ویں سالگرہ کے موقع پر ہم انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور وہ اسی آن بان شان کے ساتھ اہل پاکستان اور ملت اسلامیہ کیلئے ایک امید اور روشنی بنے رہیں۔ (چیف ایڈیٹر)

نابغۂ روزگار
ہمہ جہت شخصیت

امام جلال الدین سیوطی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مابین علمی و فکری اور تحقیقی مماثلت

تاریخ اسلام کا ہر دور ایسے مجددین اور شیوخ الاسلام سے مزین رہا ہے
جنہوں نے اپنے اپنے زمانے میں پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کیا

خصوصی تحریر: ڈاکٹر حسن محی الدین القادری

یہ حقیقت اَظہر من الشّمس اور زبان زدِ عام ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا شمار اُن نابغۂ روزگار اَربابِ علم وحکمت میں ہوتا ہے جو ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں اور جن کی مساعی اور جہدِ مسلسل کا دائرۂ کار زندگی کے ہر شعبے پر محیط نظر آتا ہے۔ وہ بیک وقت دنیوی علوم پر بھی دسترس رکھتے ہیں اور دینی علوم پر بھی مہارتِ تامہ کے حامل ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کی ان پر خاص عنایت ہے کہ وہ وقت کی نبض پر ہاتھ رکھ کر ہر مرض کی درست تشخیص کرتے ہوئے مسائل کی نشان دہی کے ساتھ ساتھ ان کا حل بھی تجویز کرتے ہیں۔

تاریخِ اِسلام کا ہر دور ایسے مجددین اور شیوخ الاسلام سے مزین رہا ہے، جنہوں نے اپنے اپنے زمانے میں پیش آمدہ مسائل کا شافی و کافی حل پیش کیا اور مشکلات کی گرداب میں پھنسی اُمت کو بآسانی باہر نکال کر اپنا فریضہ بطریقِ احسن سر انجام دیا ہے۔ حقائق اس بات پر قوی دلالت کرتے ہیں کہ ان کی علمی وفکری تحقیقات رہتی دنیا تک امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں گی، کیوں کہ تاریخ کے اَوراق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ شیوخ الاسلام کے فیوضات تسلسل کے ساتھ نسل درنسل آگے منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اس حوالے سے امام اعظم ابوحنیفہ ہوں یا امام دار الہجرۃ مالک بن انس، امام شافعی ہوں یا امام احمد بن حنبل، امام بخاری ہوں یا امام مسلم، امام ابو عبد اللہ زکریا الانصاری ہوں یا سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی سے لے کر امام جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ تک ہر شیخ الاسلام اپنی علمی فیوضات اور فکری تحقیقات کے گراں قدر سرمائے کو پشت در پشت آگے منتقل کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

اِسی مبارک سلسلے کے تناظر میں جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت اور علمی کارناموں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ان تمام شیوخ الاسلام اور مجددین کے فیوضات کی جھلک مجددِ رواں صدی کی ذاتِ بابرکات میں نمایاں نظر آتی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میری زیرِ تکمیل تصنیف 'شیوخ الاسلام' سے ماخوذ ہے۔ اس کتاب میں تاریخِ اسلام کے نمایاں ۶۳ شیوخ الاسلام کے تذکار تحریر کیے گئے ہیں اور شیوخ الاسلام کی زندگی کے نمایاں اور متعدد گوشوں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے جب کہ آخر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت اور علمی و فکری اور تحقیقی منفرد وممتاز خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ مگر زیرِ نظر مضمون میں شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی (۸۴۹-۹۱۱ھ) اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مابین علمی وفکری اور تحقیقی مماثلت کا مختصر ذکر کیا جارہا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے امام جلال الدین سیوطیؒ سے روحانی استفادہ بھی کیا ہے اور کسبِ علم بھی۔ امام جلال الدین سیوطی نے عالمِ رُویا میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اپنا روحانی فرزند اور شاگرد ہونے کی نعمت عطا کی ہے۔ اِس لیے امام جلال الدین سیوطیؒ کا علمی وفکری رنگ شیخ

الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے علمی وفکری آہنگ کی ترنگ میں دکھائی دیتا ہے اور ہمیں امام جلال الدین سیوطیؒ کے بہت سے فیوضات اور علمی جہات کی فراوانی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت میں جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو امام جلال الدین سیوطیؒ کے ساتھ ساتھ دیگر شیوخ الاسلام کے فیوضات بھی بکثرت ملے ہیں جن میں management، administration، سائنس، فلکیات، کونیات و دیگر بے شمار میادین شامل ہیں۔ اِنہی فیوضات کا مظہر ہے کہ مجددِ رواں صدی ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دنیا کے نوے ممالک میں اپنی تحریک کا تنظیمی نیٹ ورک قائم کرتے ہوئے مختلف ادارے بنائے ہیں، یونی ورسٹی قائم کی اور تنظیمات کو فعال کیا ہے۔ واضح رہے کہ ہر دور میں شیخ الاسلام کی صفات مختلف رہی ہیں، جنہیں امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنے رسالے **التنبئة بمن يبعثه الله على رأس كل مائة** میں بیان کیا ہے۔ مگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت میں ہمیں ان تمام شیوخ الاسلام کی صفات مشترکہ طور پر مجتمع نظر آتی ہیں۔

ذیل میں ہم امام سیوطیؒ کی زندگی کی چند علمی وفکری گوشوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے روحانی فرزند اور تلمیذ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زندگی پر ان کی تاثیر دیکھیں گے کہ انہوں نے امام سیوطیؒ سے کتنا اِکتسابِ فیض کیا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ امام عبد الرحمٰن بن کمال الدین المعروف جلال الدین سیوطیؒ (۸۴۹-۹۱۱ھ) اپنے عہد کے عظیم محدّث، مفسر، مجتہد، متکلم، معلم، مفکر، محقق اور مصنف تھے، اُنہوں نے علومِ دینیہ اور علم وتحقیق کے میدانوں میں شان دار کارہائے نمایاں سر انجام دیے ہیں۔ دوسری طرف عصر حاضر میں اسی طرز پر ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت دکھائی دیتی ہے جو علمی، فکری اور تحقیقی جہات میں شرق تا غرب اور عرب وعجم میں ایک منفرد وممتاز حیثیت رکھتی ہے اور عقلِ سلیم کا حامل ہر صاحبِ علم اُن کے علمی مقام کا معترف ہے۔ دونوں عظیم ہستیوں کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو ان میں حیرت انگیز مماثلت نظر آتی ہے۔

گزشتہ سال کے وسط میں اپنے دورۂ مصر کے دوران جب راقم نے مفتی الدیار المصریۃ ڈاکٹر شوقی ابراہیم علّام سے ملاقات کی اور انہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب **الإرهاب وفتنة الخوارج** (فتویٰ) اور دیگر کتب پیش کیں تو وہ محبت و وارفتگی میں بے ساختہ پکار اٹھے کہ 'جب شیخ الاسلام کا کام دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی حیات میں ہی پانچ سو سے زائد کتب لکھ ڈالی ہیں اور اتنے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں تو وہ ''سیوطی العصر'' لگتے ہیں'۔

زیر نظر مضمون میں دونوں ہستیوں کی اِنہی علمی وفکری اور تحقیقی مماثلتوں کو قارئین کے سامنے لانا مقصود ہے جو ہمیں ان دونوں شخصیات کے زمانۂ طالب علمی سے لے کر تصنیف و تالیف کے مراحل تک واضح طور پر نظر آتی ہیں۔

۱۔ بچپن کے حالات

(ا) امام سیوطیؒ کی تعلیم وتعلّم میں مشغولیت کا عالم

امام سیوطیؒ کی عمر پانچ سال اور سات ماہ تھی کہ سایۂ پدری سے محروم ہوگئے۔ انہوں نے آٹھ سال سے بھی کم عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اوائل عمری ہی میں **عمدة الأحكام**، **منهاج النووي**، **ألفية بن مالك** اور **منهاج البيضاوي** جیسی کتب اَزبر کر کے اپنے زمانے کے مستند علماء سے اجازاتِ علمیہ حاصل کر لیں۔ بعد ازاں امام سیوطی نے جلال الدین المحلی اور الزین العقبی جیسے شیوخ سے اِکتسابِ علم کیا۔

امام جلال الدین سیوطی باقاعدہ علمِ حدیث کی طرف ماہِ ربیع الاوّل ۸۶۴ھ میں راغب ہوئے۔ انہوں نے الشمس السیر امی پر 'صحیح مسلم' (علاوہ قلیل حصہ کے)، **الشفاء**، **الفية ابن مالك** اور **التسهيل** کا کچھ حصہ قرأت کیا۔ آپ نے ان سے **التوضيح**، **شرح الشذور**، **المغني في أصول فقه الحنفية** اور **شرح العقائد للتفتازاني** کے کثیر حصے بھی سماع کیے۔ امام سیوطی نے الشمس المرزبانی الحنفی پر **الكافية** اور اس کی شرح، مقدمۂ ایساغوجی اور اس کی شرح کایاتی کی قرأت کی اور ان سے **المتوسط**، **الشافية** اور اس کی شرح جاربردی اور **الفية** عراقی کا سماع کیا۔ انہوں نے علم الفرائض اور حساب کو الشہاب الشارمساحی سے پڑھا اور پھر

البلقینی سے حدیث کے بے شمار دروس لیے اور الشرف المناوی کی وفات تک ان سے اخذِ علم کرتے رہے۔

امام سیوطی نے دیارِ مصریہ کے محقق سیف الدین محمد بن محمد الحنفی، علامہ التقی الشمنی اور الکافیجی سے بھی کسبِ علم کیا۔ انہوں نے العز الکنانی پر بھی علمی قرأت کی، مجد الدین ابن السباع اور العز بن محمد المیقاتی سے علم المیقات اور محمد بن ابراہیم الدوانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم أجمعین سے علم الطب حاصل کیا۔ بعد ازاں انہیں اپنے اساتذہ سے اِفتاء اور ان تمام علومِ دینیہ کی تدریس کی بھی اجازت ملی۔ [ابن العماد، شذرات الذھب، ۸: ۵۱-۵۳]

اِس مختصر بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام سیوطی نے علوم کی تحصیل کے لیے باقاعدہ معتبر ماہر اساتذہ کے ہاں زانوئے تلمذ طے کیے۔ انہوں نے حدیث اور علوم الحدیث، فقہ و اصول الفقہ، علم الکلام، عربی لغت، علم المیقات، علم الطب اور دیگر علوم کو اس دور کے اکابر شیوخ و علماء سے حاصل کیا۔

(۲) بچپن سے شیخ الاسلام کا ذوقِ مطالعہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّظلہ العالی ۱۹ فروری ۱۹۵۱ء کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئے۔ امام سیوطی کی طرح شیخ الاسلام میں بھی فطری طور پر بچپن ہی سے حصولِ علم کی رغبت تھی۔ انہوں نے مروّجہ اسلامی نصاب 'درسِ نظامی' باقاعدہ پڑھنے سے قبل محض سات/ آٹھ سال کی عمر ہی سے علم العقیدہ و الکلام، تصوف و روحانیت اور فقہ و سیرت النبی ﷺ پر مشتمل کثیر کتب کا مطالعہ کیا اور اسی دوران کئی کتابیں ازبر کر لی تھیں۔

اُس دور میں مولانا محمد عمر اچھروی کی مقیاس کے نام سے کئی کتابیں طبع ہو چکی تھیں: 'مقیاسِ حنفیت'، 'مقیاسِ نور'، 'مقیاسِ صلوٰۃ'، 'مقیاسِ نبوت' وغیرہ۔ انہوں نے بچپن میں یہ ساری کتب پڑھ ڈالیں۔ اس کے علاوہ اسی زمانے میں مفتی احمد یار خان نعیمی کی کتاب 'جاء الحق' کا مطالعہ کیا۔ اسی زمانے میں شیخ عبد الحق محدّث دہلوی کی کتب 'تکمیل الایمان'، 'مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ' اور حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب پر 'جذب القلوب إلی دیار المحبوب ﷺ' آپ کے زیرِ مطالعہ رہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی کتب احکامِ شریعت، حیات الاموات، تقبیلِ ابہامین اور دیگر بھی اسی زمانے میں مطالعہ کیں۔ چونکہ یہ کتب کافی اَدق ہیں لہٰذا جو حصہ سمجھ میں نہ آتا وہ اپنے والد گرامی کی رہنمائی میں حل کر لیتے۔ اس دوران سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب کے بعض رسائل کا بھی مطالعہ کیا۔ پھر شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی کے بعض رسائل، 'فتاویٰ عزیزیٰ' اور 'تفسیر عزیزیٰ' اور امام یوسفؒ بن اسماعیل نبہانی کی کتاب 'شواهد الحق في الاستغاثة بسيد الخلق ﷺ' بھی پڑھی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کم عمری میں ہی تصوف کی کثیر کتب کا بھی مطالعہ کیا۔ اولیاء کرام کے احوال و کرامات پر مشتمل امام یوسف بن اسماعیل نبہانی کی کتاب 'جامع کرامات الأولیاء' کا اردو ترجمہ بھی مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ حضور غوثِ اعظم کی کتب 'فتوح الغيب'، 'الفيوض الرباني'، 'غنية الطالبين'، 'سرّ الأسرار'؛ داتا گنج بخش علی ہجویری کی 'کشف المحجوب'؛ مولانا غوث علی شاہ قلندر پانی پتی کی 'تذکرہ غوثیہ'؛ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کی اردو زبان میں کتب، شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کی تصانیف 'ہمعات'، 'فیوض الحرمین'، 'الإنتباہ في سلاسل أولیاء اللہ'، 'الدر الثمین في مبشرات النبي الأمین ﷺ'؛ شیخ عبد الحق محدّث دہلوی کی کتاب 'أخبار الأخیار'؛ حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے لے کر حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی تک سلسلۂ چشتیہ کے اکابر بزرگانِ دین کے احوال و واقعات اور ملفوظات پر مشتمل 'ہشت بہشت (آٹھ رسائل)'؛ شاہ محمد غوث گوالیاری کی کتاب 'جواہرِ خمسہ' بھی آپ کی علمی تشنگی کا سامان مہیا کرتی رہیں۔

گویا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی عمر کے پہلے عشرہ میں ہی یہ تمام کتبِ تصوف پڑھ چکے تھے۔ انہیں یہ تمام کتب اور مطالعہ کا ذوق اپنے والدِ محترم ہی کے توسط سے ورثہ میں ملا تھا۔

علاوہ ازیں 'مثنوی مولانا رومؒ' کا اردو ترجمہ اور اس پر مستزاد مولانا اشرف علی تھانوی کی 'کلید مثنوی' کے نام سے مبسوط شرح بھی بکثرت آپ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ ان کے مطالعہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی دیگر کتب اور رسائل جیسے 'فیصلہ ہفت مسئلہ'، 'شمائم

امدادیہ‘، ’امداد المشتاق‘، ’نشر الطیب في ذکر النبي الحبیب ﷺ‘ اور ’جمال الاولیاء‘ بھی کثرت سے رہتی تھیں۔ مولانا عبد الحی فرنگی محلی کی کتابوں کے قدیم طرز کے اردو تراجم بھی اسی زمانہ میں پڑھے۔ آج بھی یہ تمام کتب فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ کی لائبریری کے ’مکتبہ فریدیہ قادریہ‘ میں محفوظ ہیں اور ان پر آپ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے نوٹس بھی موجود ہیں۔ یہ تمام تفصیلات آپ کے خاص علمی ذوق اور نادر تربیت کا پتہ دیتی ہیں کہ انہوں نے بچپن میں وہ کتب کثرت کے ساتھ پڑھیں کہ شاید لوگ پختہ عمر میں بھی ان کے مطالعہ کی بساط نہ رکھتے ہوں۔

یوں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری میں بچپن ہی سے یہ علمی ذوق پروان چڑھا۔ پھر جیسے جیسے ان کے تعلیمی مدارج طے ہوتے چلے گئے، مطالعہ کی استعداد بڑھتی گئی اور کتب کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ آپ نے کتبِ عربیہ اور دینی تعلیم کی ابتدا اپنے والد گرامی کے ہاں ۱۹۶۲ء سے کی مگر باقاعدہ رسمِ بسم اللہ ۱۹۶۳ء میں مدینہ طیبہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی سے نسبتِ تلمذ سے ہوئی، جنہیں براہِ راست تلمذ اور خلافت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان سے حاصل تھی۔ اس طرح صرف ایک واسطے سے آپ کو اعلیٰ حضرت سے شاگردی کی نسبت نصیب ہوئی۔ جب آپ ۱۹۶۲ء میں ہفتم جماعت میں تھے تو سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ والد گرامی ڈاکٹر فرید الدین قادری نے آپ کو دینی علوم کی مبتدی کتب یعنی صرف، نحو، منطق، بلاغت اور لغت وغیرہ کی تعلیم کا بھی آغاز کرا دیا تھا۔ آپ دن میں عصری تعلیم کے لیے سکول جاتے اور شام کے اوقات دینی علوم کے حصول کے لیے وقف کرتے۔ آپ نے بعد ازاں فیصل آباد میں FSc کرنے کے دوران مزید اعلیٰ دینی علوم کے حصول کے لیے قطب آباد جھنگ میں فاضل استاد حضرت علامہ مولانا عبد الرشید رضوی جھنگوی کے ہاں زانوئے تلمذ طے کیے۔ حصولِ علم کے لیے آپ وہاں تین تین ماہ بھی لگاتار گزارتے تھے۔ اسی طرح آپ نے دورۂ حدیث کے بعد غزالی زماں مولانا سید احمد سعید کاظمی سے بھی خصوصی تلمذ کے ساتھ سندِ حدیث حاصل کی۔

۲۔ شیوخ و اساتذہ

(ا) امام سیوطی کے جلیل القدر شیوخ

امام سیوطی نے بذاتِ خود اپنے شیوخ پر ’حاطب لیل وجارف سیل‘ کے نام سے کتاب تصنیف کی ہے۔ اس تصنیف میں انہوں نے اپنے ان تمام شیوخ اور شیخات کا ذکر کیا ہے جن سے انہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، عربی اور دیگر علوم کو روایت کیا، سماع کیا یا پھر ان سے اجازات لی ہیں۔ ان کے شیوخ کی تعداد ۶۰۰ کے لگ بھگ تک جا پہنچتی ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس کی مزید تلخیص ’المنجم في المعجم‘ کے نام سے کی۔ انہوں نے اس میں ۱۹۵ شیوخ کے اسمائے گرامی کا تذکرہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ان کے شیوخ میں رجال و نساء دونوں شامل ہیں اور ان کا تعلق مصر، حجازِ مقدس، حلب اور دیگر علاقوں سے ہے۔ ذیل میں امام سیوطی کے بعض شیوخ کے نام درج کیے جا رہے ہیں:

۱. إبراهيم بن أحمد بن حسن ابن الغرس أبو إسحاق العجلوني

۲. إبراهيم بن أحمد بن يونس البرهان الغزی ثم الحلبي

۳. إبراهيم بن عبد الرحمن بن محمد المعروف بابن قاضي عجلون

۴. إبراهيم بن محمد بن عبد الله البرهان الديری القاضي الحنفي

۵. أحمد بن إبراهيم بن نصر الله العز أبو البركات العسقلاني

۶. أحمد بن الجمال عبد الله بن علي أبو العباس الكناني العسقلانی

۷. أحمد بن محمد بن عبد الرحمن بن عمر بن رسلان

۸. أحمد بن محمد الشهاب أبو الطيب الحجازی الأنصاري

۹. أحمد بن محمد أبو العباس الشمني الإسكندری ثم المصري

۱۰. خليل بن عبد القادر بن علي أبو عبد القادر النابلسي الشافعي

۱۱. عبد الرحمن بن علی الجلال أبو هريرة ابن الملقن

الأنصاري

١٢. محمد بن أحمد بن علي الشمس ابن قدامة الصالحي الحنبلي

١٣. محمد بن علي بن أحمد أبو عبد الله المصري الشاذلي

١٤. محمد بن محمد ابن ظهيرة أبو عبد الله المكي المالكي

١٥. محمد بن محمد العلاء المعروف بابن العفيف الإيجي

١٦. ألف بنت الحسن بن محمد ابن إدريس النسابة الحسني

١٧. ألف بنت الجمال عبد الله الكناني العسقلاني المصري الحنبلي

١٨. خديجة بنت علي بن عمر ابن الملقن الشافعي

١٩. خديجة بنت محمد ابن رسلان البلقيني

٢٠. فاطمة بنت التقي محمد ابن فهد القرشية الهاشمية المكية رحمة الله تعالى عليهم أجمعين [إياد خالد الطباع، الإمام الحافظ جلال الدين السيوطي: ٤٨-٦٨]

(۲) شیخ الاسلام کے اکابر شیوخ و اساتذہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذاتِ گرامی میں دنیا بھر کی شہرہ آفاق علمی و روحانی شخصیات کے لامحدود فیوضات مجتمع ہیں جن کے طرق سے آپ کی سند کا اِتصال ائمہ حدیث و تصوف اور حضور نبی اکرم ﷺ سے ہوتا ہے۔ حرمین شریفین، بغداد، شام، لبنان و طرابلس، مغرب و شنقیط (مراکش و موریطانیہ)، یمن (حضر موت) اور برِّصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے ان کے چند اکابر شیوخ کے نام حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ محدّث الحرم الشیخ علوی بن عباس المالکی المکی (یہ شیخ محمد بن علوی المالکی کے والدِ گرامی تھے، ان سے شیخ الاسلام نے ۱۹۶۳ء میں مسجد حرام (مکہ معظّمہ) میں سماع کیا تھا)۔

۲۔ الشیخ المعمّر حضرت ضیاء الدین احمد القادری المدنی

۳۔ الشیخ حسین بن احمد العسیران (آپ بیروت (لبنان) کے رہنے والے تھے اور انہوں نے سو سال کی عمر میں وفات پائی۔)

۴۔ حضرت الشیخ الدکتور فرید الدین القادری

۵۔ سیدنا الشیخ طاہر علاؤ الدین الجیلانی الآفندی البغدادی

۶۔ الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی (دمشق)

۷۔ الشیخ السید عبد المعبود الجیلانی المدنی (انہوں نے ۱۶۵ سال کی طویل عمر پائی اور یہ براہِ راست حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کے شاگرد تھے۔)

۸۔ محدّثِ اعظم علامہ سردار احمد قادری

۹۔ الشیخ السید ابو البرکات احمد محدث الوری

۱۰۔ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہی

۱۱۔ حضرت علامہ عبد الرشید الرضوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہم أجمعین۔

یوں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذاتِ گرامی میں دنیا بھر کی شہرۂ آفاق علمی و روحانی اکابر شخصیات کے بے شمار فیوضات مجتمع ہیں۔

۳۔ بحر العلوم ہونا - قدرِ مشترک

(۱) امام سیوطی - بحر العلوم شخصیت

تاریخ اسلام کی معدودے شخصیات ہیں جنہیں جامع العلوم و الفنون کہا گیا ہے۔ پھر اُن شخصیات میں بھی ہر علم و فن پر کتب تالیف کرنے کا شرف خال خال کو ہی نصیب ہوا ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی کا شمار بھی تاریخ کی اُنہی منفرد اور غیر معمولی علمی شخصیات میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ رب العزت نے دونوں طرح کے کمالات سے نوازا تھا۔ وہ اپنی ذات میں بحر العلوم شخصیت تھے۔ بایں وجہ خلقِ خدا کی علمی سیرابی کے لیے تصنیف و تالیف کا گراں قدر ذخیرہ بھی چھوڑ گئے۔ حافظ سیوطی کی جامع العلوم شخصیت اور اُن کی علمی خدمات کا اِعتراف جلیل القدر ائمہ کرام نے بھی کیا ہے۔

۱۔ علومِ دینیہ کے کثیر میادین اور اُن میں خدمات کے بارے میں بذاتِ خود حافظ جلال الدین سیوطی نے بھی اظہارِ خیال فرمایا ہے۔ امام سخاوی اِس حوالے سے لکھتے ہیں:

إنه رزق التبحر في سبعة علوم: التفسير والحديث والفقه والنحو والمعاني والبيان والبديع. ودون هذه السبعة في المعرفة: أصول الفقه والجدل والصرف ودونها الإنشاء والترسل والفرائض ودونها القراءات ولم آخذها عن شيخ، ودونها الطب. قال: وقد كملت

عندي آلات الاجتهاد بحمد الله. ولو شئت أن أكتب في كل مسئلة تصنيفاً بأقوالها وأدلتها النقلية والقياسية ومداركها ونقوضها وأجوبتها والمقارنة بين اختلاف المذاهب فيها لقدرت على ذلک.

''اُنہیں سات علوم: تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں تبحر حاصل ہے۔ اُنہیں ان سات علوم کے علاوہ اِن علوم کی بھی معرفت ہے: اصول الفقہ، جدل، صرف، کتابت، میراث اور ان کے علاوہ علم القرأت میں بھی، اگرچہ انہوں نے اسے کسی شیخ سے اخذ نہیں کیا اور اس کے علاوہ طب کی بھی معرفت ہے۔ وہ کہتے ہیں: بحمد اللہ! میں نے اپنے پاس اجتہاد کے ذرائع کی تکمیل کر لی ہے۔ اگر میں کسی بھی مسئلہ پر کوئی کتاب لکھنا چاہوں جس میں اس مسئلہ کے اَقوال، اس کے دلائلِ نقلیہ و قیاسیہ، اس کے مدرکات، نقیضات و جوابات اور بین المذاہب اختلافات (جیسی کثیر جہات) کا تقابل ہو تو مجھے اس پر بھی قدرت ہے''۔ [سخاوی، الضوء اللامع لأهل القرن التاسع، ٤/٦٧]

حافظ جلال الدین سیوطی نے اپنے اس قول میں مذکور چودہ علوم کی خود نشان دہی کر دی ہے کہ اُنہیں اِن علوم میں ملکہ حاصل تھا۔ اگر اُن کی کتب کی فہرست ہی ملاحظہ کی جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ اُنہیں مذکورہ علوم کے علاوہ بھی دیگر کئی علوم و فنون پر ملکہ حاصل تھا جیسے علوم القرآن، عقائد اور تاریخ وغیرہ۔ اس بحث سے یہ نتیجہ واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے درج بالا قول اپنی زندگی کے اوائل دور میں کہا ہوگا۔ پھر اللہ رب العزت نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے قلب و نظر اور فکر کے ظرف کو مزید علوم سے بھر دیا تھا۔

۲۔ امام نجم الدین الغزی (م ۱۰۶۱ھ) نے امام جلال الدین سیوطی کی جامع شخصیت کے تعارف میں تحریر کیا ہے:

الشيخ، العلامة، الإمام، المحقق المدقق، المسند، الحافظ، شيخ الإسلام. وكان في سرعة الكتابة والتأليف آية كبرى من آيات الله تعالى. ومحاسنه ومناقبه لا تحصى كثرة، ولو لم يكن له من الكرامات إلا كثرة المؤلفات مع تحريرها وتحقيقها لكفى ذلک شاهدا لمن يؤمن بالقدر.

''الشیخ، العلامہ، امام، محقق مدقق، المسند، حافظِ حدیث، شیخ الاسلام۔ وہ تالیف اور سریع الکتابت میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے واضح نشانی تھے۔ ان کے محاسن اور مناقب حدِ شمار سے باہر ہیں۔ اگر ان کی کرامات نہ بھی ہوں تو تحریر و تحقیق کے ساتھ ان کی بکثرت تالیفات ہی ہر اس شخص کے لیے جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے، گواہ ہیں''۔ [الغزی، الکواکب السائرة/٢، ١٤٢-١٤٤]

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اِن جمیع علوم میں سے حافظ جلال الدین سیوطی کی علم الحدیث میں خدمات ان کا طُغرائے امتیاز بنا۔ انہوں نے حدیثِ مبارک کے متعدد علوم مثلاً جمعِ متونِ حدیث، علم الجرح والتعدیل، علم الرجال، اسباب الحدیث اور دیگر پر اجتہادانہ قلم اٹھایا اور اس علم و فن کی گراں قدر خدمت سرانجام دی۔

۳۔ حافظ سیوطی کے علومِ حدیث میں مقام اور خدمات کو اُن کے ایک شاگرد شمس الدین الداودی (م ۹۴۵ھ) یوں تحریر کرتے ہیں:

عاينت الشيخ وقد كتب في يوم واحد ثلاثة كراريس تأليفاً وتحريراً، وكان مع ذلک يملي الحديث ويجيب عن المتعارض منه بأجوبة حسنة. وكان أعلم أهل زمانه بعلم الحديث وفنونه رجالًا وغريبًا ومتنًا وسندًا واستنباطًا للأحكام منه. وأخبر عن نفسه أنه يحفظ مائتي ألف حديث. قال: ولو وجدت أكثر لحفظته.

''میں شیخ کو بغور دیکھتا کہ وہ ایک دن میں تین رجسٹروں کو اِحاطہ تحریر و تالیف میں لے آتے، اس کے ساتھ وہ حدیث کی اِملاء کراتے اور اس پر اٹھنے والے اعتراضات کا بھی تسلی بخش جواب دیتے۔ وہ اپنے زمانہ میں علم الحدیث اور اس کے فنون - علم الرجال، غریب الحدیث، متنِ حدیث و سند حدیث اور اس سے مستنبط اَحکام - کے سب سے زیادہ عالم تھے۔ انہوں نے بذاتِ خود فرمایا کہ اُنہیں دو لاکھ احادیث زبانی یاد ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو میں اُنہیں بھی حفظ کر لیتا''۔ [ابن العماد، شذرات الذهب، ٨/٥٣]

(۲) شیخ الاسلام - بحر العلوم شخصیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے علمی و فکری اور تحقیقی مقام پر ساری دنیا گواہ ہے۔ انہوں نے آج تک ہر موضوع ٹھوس، جامع اور قاطع دلائل کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے قرآن مجید اور حدیثِ رسول ﷺ کو ہر تحریر و تقریر کا محور و مرکز بنایا ہے۔ انہوں نے مضبوط استدلال کو اپنی شناخت بنایا۔ اِسی بناء پر اپنا ہو یا غیر، ہر کوئی ان کی علمی ثقاہت، تحقیقی وجاہت اور فکری واضحیت کا معترف ہے۔

مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بلند علمی مرتبے اور ہمہ جہت خدمات پر ماضی قریب اور عصرِ حاضر کی مقتدر مذہبی، روحانی، سماجی، سیاسی اور ثقافتی شعبوں سے تعلق رکھنے والی چند نامور شخصیات کے تاثرات یہاں درج کیے جا رہے ہیں:

۱۔ جب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عمر پندرہ سال تھی شیخ المشائخ حضرت خواجہ پیر قمر الدین سیالوی نے ۱۹۶۶ء میں حضرت سید ابو البرکات، حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری، حضرت خواجہ غلام محی الدین المعروف بابو جی گولڑہ شریف اور حضرت خواجہ خان محمد تونسہ شریف کی موجودگی میں دار العلوم سیال شریف کی تقریب میں آپ کو تقریر کا حکم دیا۔ خواجہ صاحب کے حکم کے مطابق آپ نے دس منٹ خطاب کیا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی نے آپ کی پیشانی چومتے ہوئے فرمایا:

''لوگو! آپ نے اس بچے کا خطاب تو سن لیا ہے، میں آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بچے پر فخر ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہی بچہ عالمِ اسلام اور اہلِ سنت کا قابلِ فخر سرمایہ ہو گا۔ میں تو شاید زندہ نہ ہوں لیکن آپ میں سے اکثر لوگ دیکھیں گے کہ یہ بچہ آسمانِ علم وفن پر نیرِ تاباں بن کر چمکے گا۔ اس کے علم وفکر اور کاوش سے عقائدِ اہلِ سنت کو تقویت ملے گی اور علم کا وقار بڑھے گا۔ اہلِ سنت کا مسلک اس نوجوان کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی کاوشوں سے ایک جہاں مستفید ہوگا''۔

۲۔ غزالی زماں قطبِ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی نے ایک مرتبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے متعلق فرمایا:

''اللہ پاک نے انہیں بہت صلاحیتیں عطا کر رکھی ہیں، مجھے اس نوجوان سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ سب لوگ گواہ ہو جائیں اور میری یہ بات غور سے سن لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے میں فیوضاتِ محمدی ﷺ کا ایسا نور رکھ دیا ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھے گا اور ایک عالم کو فیض یاب کرے گا۔ کاش! تم بھی اس نور کو پھلتا پھولتا دیکھ سکو۔ اللہ کرے ان کے اس علمی، فکری اور روحانی نور سے پورا عالم اسلام اور دنیائے اہلِ سنت روشن و منور ہو جائے۔ اِن شاء اللہ ایسا ہوگا''۔

۳۔ فروری ۱۹۹۷ء میں منہاج القرآن کے شہرِ اعتکاف کے دورہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے الشیخ الدکتور عبد الرزاق السعدی، مفتی اعظم عراق معتمد العام اسلامک آرگنائزیشن عراق، نے فرمایا:

''مجھے یہ دیکھ کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ منہاج القرآن کے اس تربیتی مرکز کے روحانی سرپرست سیدنا طاہر علاء الدین الگیلانی کا مرکز فیض بھی بغداد ہے اور اس مرکز منہاج القرآن کا نام بھی بغداد ٹاؤن ہے، تو یہ خطہ نام اور کام کے اعتبار سے سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی سے منسوب ہو کر عالم اسلام کا عظیم روحانی مرکز بن گیا ہے۔ فیضِ غوثیت مآب کی یہاں منتقلی اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرکز کے قائد شیخ ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے اِحیاءِ امت کے لیے بہت بڑا کام لینا ہے۔ ادارہ منہاج القرآن بیک وقت ایک عظیم روحانی تربیت گاہ بھی ہے اور علمی و فکری مرکز بھی۔ اس کے تحت منہاج یونی ورسٹی جو عالم اسلام کو انقلابی، فکری اور روحانی قیادت دے رہی ہے، اس تحریک کے بانی نے جتنا عظیم مرکز بنایا ہے دنیا میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ شیخ ڈاکٹر طاہر القادری کی تصانیف اور خطابات پوری دنیا میں روحانی فیض عام کر رہے ہیں۔ میں نے کئی تحریکیں، تنظیمیں اور علمی مراکز دیکھے مگر حقیقت یہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن جیسا نہ مرکز دیکھا، نہ تحریک دیکھی اور نہ ہی قائد دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قائد کو اَن گنت خوبیوں سے نوازا ہے۔ وہ ایک اَعلیٰ منتظم بھی ہیں، معلم بھی، روحانی مربی بھی ہیں اور اِنقلابی راہنما

بھی۔ وہ ایک مصلح سیاست دان بھی ہیں اور شفیق باپ بھی۔ حدیثِ نبوی میں ولی کی پہچان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ’جب اسے دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے‘۔ اللہ کی قسم! ڈاکٹر طاہر القادری کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد کسی ایسی شخصیت کو بھیجتا ہے جو دینی اَقدار کا اِحیاء اور تجدید کرتا ہے اور اس صدی کا یہ عظیم منصب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو عطا ہوا ہے۔

میں پوری دنیا میں بڑے بڑے علماء کرام سے ملا ہوں اور فقہاء سے بھی لیکن میں نے ڈاکٹر طاہر القادری کی طرح کا کوئی شخص بھی نہیں دیکھا جس میں بیک وقت علم کے ساتھ جہاد کا جذبہ بھی ہو اور قیادت کے اعلیٰ اوصاف کے ساتھ وہ روحانی مربی بھی ہو۔ اتنی جامع صفات شخصیت جس میں ہر خوبی یکساں نظر آئے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کی دلیل ہوا کرتی ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا وجود تمہارے لیے حجت ہے۔ میں نے آج تک اپنے والدین اور اپنے شیخ کے علاوہ کسی شخص کی دست بوسی نہیں کی لیکن آج سے میں شیخ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی دست بوسی کو اپنے لیے سعادت سمجھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عمر دراز فرمائے اور انہیں صحت وعافیت عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو اور حوضِ کوثر سے ان کے ہاتھوں جام نصیب ہوں۔

۴۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے چند سال قبل جامعہ الازہر مصر میں شیوخ اور طلباء کے کثیر اجتماع سے ’المذهب المختار في الحديث الضعيف‘ کے موضوع پر خطاب کیا تو ان کے خطاب کے بعد جامعہ الازہر کے علوم الدین اور فلسفہ ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر ڈاکٹر طہٰ حبیشی نے اپنی گفتگو میں حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا:

’’میرے بیٹو! میں جب محترم المقام صاحب فضیلت شیخ الاسلام کے خطاب کے لیے آیا تو مجھے مسرت کا احساس ہو رہا تھا کہ میں آج ایک محدّث کے سامنے بیٹھوں گا اور یہ بات حق ہے (کہ آپ ایک عظیم محدّث ہیں)؛ لیکن خطاب نے (میری سوچ کے برعکس) ایک بالکل مختلف رنگ اختیار کر لیا۔ بھلا وہ کون سا رنگ ہے جو خطاب نے اختیار کیا؟ بے شک خطاب نہایت عمدہ اَذواق کا حسین امتزاج تھا، جس میں اُصولِ فقہ کی ابحاث حجیت کے پردہ پر آشکار ہوئیں۔ ہم سب پر یہ لازم کرتا ہے کہ ہم اصولِ فقہ پڑھیں تاکہ کلمہ حجیت اور اس کا مدلول جان سکیں۔ پھر یہ دوسرا کلمہ جس کا اضافہ شیخ نے کیا ہے، وہ سنتِ مطہرہ کا کلمہ ہے۔ سنتِ مبارکہ مطالبہ کرتی ہے کہ حدیث رِوایتاً اور دِرایتاً پڑھیں، یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث اور علوم الحدیث پڑھیں۔ بعد ازاں آپ نے قرآن مجید کے موضوع سے متعلقہ آیات بھی بیان فرمائیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ (فقہ اور حدیث کی طرح) آپ تفسیر میں بھی کامل مہارت و اِدراک رکھتے ہیں۔ ہم نے اس خطاب سے پہلے اور اس کے بعد بھی شیخ الاسلام کو سنا کہ وہ بہت خوب صورتی سے تفسیر، حدیث، فقہ اور عقیدہ کے مابین باہمی ربط پیدا کرتے ہیں۔ یہ شے توحید میں آپ کے بہت زیادہ فہم و اِدراک کی غمازی کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی مکرم ﷺ کے درمیان یہ تعلق ہے کہ نبی مکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی وحی کے واحد شاہد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی لیے معصوم بنایا کہ آپ ﷺ کے بارے میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ آپ ﷺ کی روایت روایتِ آحاد ہے۔ میرے بیٹو! آج کا خطاب بیک وقت کئی علوم کا حسین اِمتزاج تھا‘‘۔

۵۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان، جسٹس سید سجاد علی شاہ فرماتے ہیں:

’’ڈاکٹر طاہر القادری ایک عظیم اور ذہین انسان اور ایک شعلہ بیان مقرر ہیں۔ وہ اپنی تنظیم کو نہایت منظّم انداز میں لے کر رواں دواں ہیں۔ میں نے سب سے اہم بات جو ان میں دیکھی ہے کہ وہ وسیع المطالعہ ہیں۔ وہ ہر موضوع پر بلا جھجک کئی کئی گھنٹے گفتگو کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تحریک کو بڑے اچھے انداز میں منظّم کیا ہوا ہے، نہ صرف ملک بھر میں ان کی شاخیں ہیں بلکہ پوری دنیا میں ان کے بڑے بڑے اسلامک سنٹرز ہیں۔ جہاں مثبت انداز میں اسلام کو پیش کیا جا رہا ہے اور تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے بہت بڑی منہاج یونی ورسٹی بھی قائم کی ہے جہاں سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے دینِ اسلام کی وسیع پیمانے پر

خدمت کی ہے اور بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں''۔

۶۔ سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ، جسٹس غلام مجدد مرزا نے آپ کے متعلق کہا:

''ڈاکٹر طاہر القادری کی ذاتی عظمت، اَن تھک جد و جہد، اُن کے اَفکار و کردار کی خوبصورتی، ان کی پاکیزگی اور ان کا نیک سیرت و باکردار ہونا یہ سب چیزیں مل کر انہیں گلشنِ اسلام کا ایک منفرد پھول بنا دیتی ہیں۔ ان کی زندگی کا مشن اسلام کی خدمت اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیغام کا ابلاغ و فروغ ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کو علومِ جدیدہ و قدیمہ دونوں پر عبور اور ملکہ حاصل ہے۔ انہوں نے جس انداز اور طریق پر ادب و تعظیمِ رسول ﷺ اور اِتباع و اِطاعتِ رسول ﷺ کی تحریک کا آغاز کیا ہے، اس نے انسانیت کے قلب و روح کو ایک نئی خوبصورتی عطا کی ہے اور اللہ کے بندوں کو ایک نئی خوشبو سے معطر کر دیا ہے''۔

۷۔ سابق چیف آف آرمی سٹاف، مرزا اسلم بیگ نے شیخ الاسلام کی ہمہ جہت شخصیت کو ان الفاظ میں سراہا ہے:

''میرے خیال میں ڈاکٹر طاہر القادری کے فکری مقام اور علمی وسعت کو ناپنا بہت مشکل کام ہے۔ ایک منفرد بات اور حیرت انگیز امر یہ ہے کہ ایک شخص اتنے مختصر عرصہ میں وہ سب کچھ کر ڈالے جو ڈاکٹر طاہر القادری نے کیا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں ڈاکٹر طاہر القادری پیدا ہوئے اور اب اتنا بڑا علمی نام، بے شمار تصانیف اور اتنی زیادہ زمین پر نظر آنے والی عملی خدمات اور اتنے زیادہ ادارے اور دنیا کے بے شمار ممالک میں تنظیمی نیٹ ورک اور وہ بھی اتنے کم اور انتہائی مختصر عرصے میں، یہ سب کچھ دیکھ کر انسان محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری روایتی علماء سے کلیتًا مختلف شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ تنگ نظر نہیں ہیں اور ایک ہی سمت نہیں سوچتے ہیں۔ درحقیقت ڈاکٹر طاہر القادری ایک متبحر عالمِ دین بھی ہیں، ایک مفکر بھی ہیں، ایک روحانی رہنما بھی ہیں، ایک معاشرتی مصلح بھی ہیں، ایک سیاسی مدبر بھی ہیں اور ساتھ ساتھ ایک عظیم قائد بھی ہیں''۔

۸۔ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل، شیخ الاسلام کی ذات پر یوں لب کشائی کرتے ہیں:

''ڈاکٹر طاہرالقادری ایک God Gifted انسان ہیں۔ آپ عظیم اسکالر اور بہترین مقرر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ کے پاس نہ صرف دینی علوم کا خزانہ موجود ہے بلکہ دنیاوی و سائنسی علوم پر بھی کامل دسترس ہے۔ نوجوان نسل ڈاکٹر طاہرالقادری سے اسی بناء پر بہت متاثر ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ کمال بھی حاصل ہے کہ آپ اسباب Create کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور آپ کی شخصیت میں Diversity اور تنوع ہے جس سے نوجوان نسل آپ کی جانب مائل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نوجوانوں کی علمی، فکری اور عملی تربیت کر رہے ہیں۔ آپ کا علمی مقام مستند ہے جو اتحادِ امت مسلمہ کا تصور دیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نوجوانوں کو سائنسی علوم کی ترغیب دی ہے جس کی وجہ سے وہ آپ کی شخصیت سے inspired ہیں۔ بہر حال میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے بارے میں اتنا کہوں گا:

He is an Intelligent, Energetic, Honest, Honourable and Hardworking Leader.

آپ نوجوانوں کے لیے Absorbing شخصیت کے مالک ہیں اور آپ ایک عظیم معلم، اعلیٰ مربی اور نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں''۔

۹۔ ۵ اگست ۲۰۰۳ء کو سابقہ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے منہاج القرآن اسلامک سنٹر لندن میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے ملاقات کی۔ وہ منہاج القرآن کے اَہداف اور مقاصد سے بے حد متاثر ہوئیں۔ انہوں نے اس موقع پر منہاج القرآن انٹرنیشنل کی تاحیات ممبر شپ حاصل کی اور کہا:

''منہاج القرآن فرقہ واریت، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے اور بین المذاہب مکالمہ اور رواداری کے فروغ کے لیے یہ سب کچھ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ جب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسی شخصیت دنیا کو اسلام کے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش کرتی ہے تو مجھے خوشی اور اطمینان ہوتا ہے اور اس پر فخر کرتی ہوں کہ ہم عالم گیر مذہب اسلام کے پیروکار ہیں''۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے منہاج القرآن کے مختلف شعبہ جات کا دورہ کرتے ہوئے کہا:

''منہاج القرآن انٹرنیشنل اسلامی دنیا میں اِسلام کی حقیقی روح پھیلانے اور بہت سے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے میں مصروف ہے جو بہت قابلِ تعریف ہے۔ میں نے ویلفیئر سسٹم اور منصوبہ جات کا بغور جائزہ لیا ہے اور MQI کے مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا ہے۔ میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ پاکستان سے باہر کوئی دوسری تنظیم منہاج القرآن انٹرنیشنل کا مقابلہ نہیں کر سکتی''۔

عرب و عجم کے ممتاز اور ملک کے معروف اَہلِ علم کی طرف سے مذکورہ بالا معدودے اِقتباسات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو جامع العلوم و الفنون بنایا اور ہمہ جہت خوبیوں سے نوازا ہے۔ آپ نے اِنہی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے معاشرے میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی تمام جہات سے اصلاح کرنے کی ٹھانی اور ہر جہت پر کام کرتے ہوئے اس کا حق ادا کیا ہے۔

۴۔ کثیر تصانیف - ایک اور وجہِ مشترک

(ا) امام سیوطی - صاحبِ تصانیفِ کثیرہ

امام جلال الدین سیوطی نے علوم القرآن و التفسیر، حدیث وعلوم الحدیث، فقہ و اصول الفقہ، لغت، نحو، علم الاصوات، ادب، بلاغت، تاریخ، تراجم و اَعلام و اَنساب، منطق، کلام اور دیگر متعدد علوم وفنون پر قلم اٹھایا اور بے بہا خزانے جمع کر دیے۔ ان کی تمام تصانیف ان کی زندگی میں شرق تا غرب مثلاً حجازِ مقدس، شام، حلب، روم، مراکش، یمن اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں تک پھیل گئیں۔

علامہ خیر الدین زرکلی (م ۱۳۹۶ھ) حافظ سیوطی کے تعارف میں لکھتے ہیں:

إمام حافظ مؤرخ أديب. له نحو ٦٠٠ مصنف، منها الكتاب الكبير والرسالة الصغيرة.

''وہ امام، حافظِ حدیث، مؤرخ اور ادیب ہیں۔ ان کی تقریباً ۶۰۰ کتب ہیں، ان میں بڑی کتاب سے لے کر چھوٹے رسالے تک سب شامل ہیں''۔ [زرکلی، الأعلام، ۳/ ۳۰۱]

امام سیوطی کی نمایاں کتب کے نام حسبِ ذیل ہیں:

۱. الاتقان في علوم القرآن
۲. الدر المنثور في التفسير بالمأثور (چار جلدیں)
۳. التوشيح شرح الجامع الصحيح
۴. الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج
۵. الجامع الصغير في حديث البشير النذير ﷺ
۶. جمع الجوامع في الحديث
۷. الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة
۸. تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي
۹. حسن المقصد في عمل المولد
۱۰. الخصائص الكبرى
۱۱. التعظيم والمنة في أن أبوي النبي ﷺ في الجنة
۱۲. الحاوي للفتاوى
۱۳. الأشباه والنظائر في الفقه
۱۴. تاريخ الخلفاء
۱۵. تبييض الصحيفة بمناقب الإمام أبي حنفية
۱۶. التعليقة المنيفة على مسند أبي حنيفة
۱۷. أحياء الميت بفضائل أهل البيت
۱۸. إرشاد المهتدين إلى بصرة المجتهدين
۱۹. أزهار المتناثرة في الأخبار المتواترة
۲۰. أسباب الحديث
۲۱. أنباء الأذكياء لحياة الأنبياء
۲۲. أنوار الحلك في إمكان رؤية النبى ﷺ والملك
۲۳. بشرى الكئيب بلقاء الحبيب
۲۴. التحبير في علوم التفسير
۲۵. تجريد العناية في تخريج أحاديث الكفاية
۲۶. تحفة الآثار في الأدعية والأذكار
۲۷. تحفة الجلساء برؤية الله تعالٰى للنساء
۲۸. التنبئة بمن يبعثه الله على رأس كل مائة
۲۹. تهذيب الأسماء

۳۰. الثغور الباسمة فی مناقب فاطمة ؓ

۳۱. الخبر الدال علی وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال

۳۲. دیوان الشعر

۳۳. رسالة في الصلاة علی النبي ﷺ

۳۴. الروض الأنیق في مسند الصدیق ؓ

۳۵. شرح الصدور بشرح أحوال الموتی والقبور

(۲) شیخ الاسلام - عدیم النظیر مصنف

گزشتہ چالیس سالوں میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اُردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں تقریباً ۵۳۵ کتب زیورِطبع سے آراستہ ہوچکی ہیں۔ دنیا کی کئی زبانوں میں ان کتب کے تراجم بھی ہو رہے ہیں۔ اگرچہ پرنٹنگ پریس کو شروع ہوئے دوتین صدیاں بیت چکی ہیں، لیکن تاریخ میں ایسا نہیں ہوا کہ کسی کی زندگی میں ہی اس کی پانچ سو سے زائد کتب طبع ہوئی ہوں۔ یہ بلا شبہ شیخ الاسلام کی ایک انفرادی اور تجدیدی خدمت ہے۔ علوم القرآن ہوں یا علوم الحدیث؛ ایمانیات اور عبادات ہوں یا اِعتقادیات (اُصول و فروع)؛ سیرت و فضائلِ نبوی ہوں یا ختمِ نبوت اور تقابلِ اَدیان؛ فقہیات ہو یا اَخلاق وتصوف یا اَوراد و وظائف؛ اِقتصادیات و سیاسیات ہو یا فکریات؛ دستوریات ہو یا قانونیات؛ شخصیات ہوں یا سوانح؛ سائنس ہو یا حقوقِ اِنسانی، عصریّات ہو یا اَمن ومحبت اور ردِّ تشدد و اِرہاب یا سلسلہ تعلیماتِ اِسلام؛ الغرض شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہر موضوع پر اُردو، عربی، انگریزی میں نادر کتب تالیف کی ہیں۔

برصغیر میں کئی صدیوں سے حدیث اور اُصولِ حدیث پر کام اور لٹریچر تعطل کا شکار تھا۔ زیادہ تر چھ سات سو سال پہلے کے کیے ہوئے کام پر ہی تکیہ کیا جارہا تھا۔ پچھلی دو صدیوں میں علمی نوعیت کے جو کام ہوئے ہیں وہ زیادہ تر حواشی اور شروحات کی نوعیت کے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ایک ایک موضوع اور اس کی جزئیات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث سے ثابت کر کے ایک compendium کی شکل میں پیش کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کا اِحسانِ عظیم ہے۔ پوری مغربی دنیا اور اور عالم عرب بھی ان کے بلند علمی مقام و مرتبہ کا معترف ہے اور ان سے بھر پور فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ ذیل میں حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بعض معرکہ آراء کتب کے نام تحریر کیے جا رہے ہیں:

۱۔ عرفان القرآن (قرآن حکیم کا اُردو ترجمہ)

۲۔ تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ، جزو اول)

۳۔ تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرہ)

۴۔ مَناهِجُ العرفان في لفظ القرآن

۵۔ العرفان في فضائل وآداب القرآن

۶۔ حروفِ مقطعات کا قرآنی فلسفہ

۷۔ تَسْمِيَةُ الْقُرْآن (تفسیر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

۸۔ لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق

۹۔ شانِ مصطفیٰ ﷺ میں قرآنی قسمیں ﴿كَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰى ﷺ﴾

۱۰۔ مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ

۱۱۔ اَلْمِنْهَاجُ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ ﴿فہم دین اور اِصلاحِ اَحوال وعقائد پر مجموعہ اَحادیث مع اُردو ترجمہ﴾

۱۲۔ هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلٰى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأوّل) : اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن وحدیث سے ضابطہ رُشد و ہدایت

۱۳۔ اَلْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة

۱۴۔ عاشقوں کا سفر ﴿رِحْلَةُ الْعَاشِقِيْن إِلَى الْبَلَدِ الْمُبَارَكِ الْأَمِيْن﴾

۱۵۔ حضور ﷺ کے نبوی خصائصِ مبارکہ ﴿اَلْمَكَانَةُ الْعَلِيَّة فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِيَّة﴾

۱۶۔ حضور ﷺ کے دُنیوی خصائصِ مبارکہ ﴿اَلْمِيْزَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّة﴾

۱۷۔ حضور ﷺ کے برزخی خصائصِ مبارکہ ﴿اَلْعَظَمَةُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْبَرْزَخِيَّة﴾

۱۸۔ حضور ﷺ کے اُخروی خصائصِ مبارکہ ﴿اَلْفُتُوْحَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْأُخْرَوِيَّة﴾

۱۹۔ حضور ﷺ کے شمائلِ مبارکہ ﴿اَلْجَوَاهِرُ النَّقِيَّة فِي الشَّمَائِلِ النَّبَوِيَّة﴾

۲۰۔ حضور ﷺ کے خصائلِ مبارکہ ﴿اَلْمَطَالِبُ السَّنِيَّة فِي

الْخَصَائِلِ النَّبَوِيَّة﴾

۲۱۔ صحابہ کرام و اَہلِ بیت اَطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب ﴿اَلنَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ علیہم السلام﴾

۲۲۔ جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 60 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ﴿خَيْرُ الْمَآب فِيمَنْ بُشِّرَ بِالْجَنَّةِ مِنَ الْأَصْحَاب رضی اللہ عنہم﴾

۲۳۔ بابِ مدینۂ علم علیہ السلام ﴿اَلْقَوْلُ الْقَيِّم فِي بَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْم علیہ السلام﴾

۲۴۔ حدیث ردِّ شمس کا تحقیقی جائزہ ﴿اَلْقَوْلُ السَّوِيّ فِي رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِيّ علیہ السلام﴾

۲۵۔ حدیثِ ولایتِ علی علیہ السلام کا تحقیقی جائزہ ﴿اَلْكِفَايَة فِي حَدِيْثِ الْوِلَايَة﴾

۲۶۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے فضائل ومناقب ﴿اَلدُّرَّةُ الْبَيْضَاء فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاء علیہا السلام﴾

۲۷۔ حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل ومناقب ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْن فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنَيْن علیہما السلام﴾

۲۸۔ ذِکرِ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (احادیثِ نبوی کی روشنی میں) ﴿ذِكْرُ مَشْهَدِ الْحُسَيْن علیہ السلام مِنْ أَحَادِيْثِ جَدِّ الْحُسَيْن ﷺ﴾

۲۹۔ اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ علیہ السلام (عربی مع اُردو ترجمہ)

۳۰۔ اَلْمُنْتَقَى لِأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

۳۱۔ کتابُ التّوحید (جلد اوّل)

۳۲۔ کتابُ التّوحید (جلد دُوم)

۳۳۔ کتاب البدعة (بدعت کا صحیح تصور)

۳۴۔ کتاب التوسل (وسیلہ کا صحیح تصوّر)

۳۵۔ مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت

۳۶۔ کتاب الشفاعة ۳۷۔ عقیدۂ علمِ غیب

۳۸۔ حیاۃُ النبی ﷺ ۳۹۔ شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ

۴۰۔ میلادُ النبی ﷺ ۴۱۔ تحفظِ ناموسِ رِسالت

۴۲۔ مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ اوّل و دُوم)

۴۳۔ سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دُوم تا دہم)

۴۴۔ عقیدۂ ختمِ نبوت ۴۵۔ الحکم الشرعی

۴۶۔ توبہ و اِستغفار

۴۷۔ دَلَائِلُ الْبَرَكَاتِ فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (بارگاہِ رِسالت مآب ﷺ میں اڑھائی ہزار درود وسلام کا ہدیہ عقیدت و محبت: عربی مع اُردو ترجمہ)

۴۸۔ اِقتصادیاتِ اِسلام ﴿تشکیل جدید﴾

۴۹۔ بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

۵۰۔ بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت

۵۱۔ معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

۵۲۔ قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)

۵۳۔ قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)

۵۴۔ اِسلامی فلسفۂ زِندگی

۵۵۔ اِیمان، یقین اور اِستقامت

۵۶۔ علم اور مصادرِ علم

۵۷۔ میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

۵۸۔ اِسلامی اور مغربی تصوّرِ قانون کا تقابلی جائزہ

۵۹۔ اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

۶۰۔ قَرَابَةُ النَّبِيّ ﷺ

۶۱۔ اِمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ: امام الائمہ فی الحدیث (جلد اوّل تا سوم)

۶۲۔ اِسلام اور جدید سائنس

۶۳۔ تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

۶۴۔ دہشت گردی اور فتنۂ خوارِج (مبسوط تاریخی فتویٰ)

۶۵۔ اِسلام دینِ اَمن و رحمت ہے

۶۶۔ فروغِ اَمن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب

۶۷۔ اِسلام میں اِنسانی حقوق

۶۸۔ اِسلام میں خواتین کے حقوق

۶۹۔ اِسلام میں اَقلیتوں کے حقوق

۷۰۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام ۱ تا ۱۱

71. The Glorious Qur'an (English Translation of Irfan-ul-Qur'an)

72. Islam on Mercy & Compassion

73. Muhammad ﷺ: The Merciful

74. Prophetic Virtues & Miracles (*al-Minhaj al-Sawi* [Part I])

75. Righteous Character & Social Interactions (*al-Minhaj al-Sawi* [Part II])
76. *Mawlid al-Nabi* ﷺ: Celebration and Permissibility
77. The Book on Divine Oneness (Kitab al-Tawhid) Volume 1
78. Muhammadan Blessings (Collection of Prophetic Prayers and Spiritual Practices)
79. Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings
80. Interest-Free Banking in Islamic Perspective

اِن کتب کے علاوہ مختلف النوع موضوعات پر کثیر اَربعینات کی طباعت آپ کا نادر الوجود تحقیقی کام ہے۔

مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اُردو، عربی اور انگلش میں 50 کتب پر مشتمل ’فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب‘ بھی مرتب فرمایا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے جو کسی محقق یا عالم دین کے حصے میں نہیں آیا اور آپ نے تجدیدِ دین کا حق ادا کرتے ہوئے دین اِسلام کا حقیقی پُر اَمن چہرہ دنیا کے سامنے واضح فرمایا ہے۔

۵۔ شیخ الاسلام کا خطیبانہ تفرّد

امام جلال الدین سیوطی بلاشبہ ایک زمانہ مدرّس رہے اور تدریسی ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ مگر جب اُن کی عمر چالیس سال ہوئی تو دنیا وما فیہا کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے دھیان میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے اِفتاء اور تدریس کی ذمہ داری بھی ترک کر دی اور اس کی بجائے تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ [ابن العماد، شذرات الذهب، ۸/۵۳]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مذکورہ بالا تمام مماثلت کے ساتھ علمی، فکری اور تحقیقی میدان میں امام سیوطی سے اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ وہ بلا مبالغہ دورِ حاضر کے بے مثال و بے نظیر خطیب اور مقرر ہیں۔ ان کی تصنیف و تالیف کے میدان میں صلاحیتیں بعد میں ظاہر ہوئیں، اس سے پہلے ہی آپ بلند پایہ خطیب اور مقرر بن چکے تھے۔ یہ بھی فی زمانہ آپ ہی کا خاصا ہے کہ انہوں نے خطابت اور تقریر کو نکتہ آفرینی اور شعلہ بیانی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے علم وفکر اور تحقیق میں رَنگ دیا ہے۔ آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ بھارت، مشرق بعید، عرب ممالک، آسٹریلیا، جاپان، یورپ، امریکا اور کینیڈا تک اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں ہزارہا خطابات کیے اور لیکچرز دیے ہیں۔ تصنیف و تالیف کی طرح آپ کے خطابات کے موضوعات بھی عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق دین کے جمیع جوانب پر محیط ہوتے ہیں۔ دنیا و آخرت سے متعلق شاید ہی کوئی ایسا موضوع ہو جس پر آپ نے دلائل و براہین سے گفتگو نہ کی ہو۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی گفتگو اور خطاب جہاں علمی موتیوں سے مزین ہوتا ہے وہیں فصاحت و بلاغت میں بھی بے مثل و بے نظیر ہوتا ہے۔ نہ صرف خطابات بلکہ عام گفتگو میں بھی الفاظ کے چناؤ اور ادائیگی کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ مسندِ خطابت اور وعظ ونصیحت کے دوران باقاعدہ تیاری کے ساتھ بیٹھتے ہیں مگر دیگر محافل یا نجی مجالس میں جب غیر رسمی گفتگو فرماتے ہیں تو اس میں بھی الفاظ کی حسنِ ادائیگی برقرار رہتی ہے۔ ان کی گفتگو میں بلا کی شائستگی، خوبصورتی اور فصاحت (eloquence) ہوتی ہے۔ حتی کہ اگر آپ اپنی مادری زبان پنجابی بول رہے ہوں تو اس میں بھی ویسی ہی خوبصورتی دکھائی دیتی ہے۔ اس میں بھی الفاظ بغیر تذبذب اور تردد کے آپ کے منہ سے پھولوں کی طرح جھڑ رہے ہوتے ہیں۔ نیز دیگر زبانوں یعنی انگلش، عربی اور فارسی میں بھی گفتگو ایسی ہی فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بین الاقوامی زبان انگریزی میں بھی سیکڑوں لیکچرز ہیں اور ان لیکچرز میں الفاظ کا تکرار بھی نہیں ہے۔ جس زبان میں بھی گفتگو کرتے ہیں اس میں الفاظ کی محتاجی نظر نہیں آتی۔ جب گفتگو شروع کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ الفاظ قطار در قطار دست بستہ منتظر کھڑے ہیں۔

ان کی انگریزی زبان پر دسترس کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انگریزی سمیت مختلف زبانوں میں آپ کئی اصطلاحات کے خالق ہیں۔ مغربی لوگ آپ کے مستعمل الفاظ پر بعض اوقات یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہمیں لغات (dictionaries) میں یہ الفاظ ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خلقِ خدا نے ان کے فصیح و بلیغ انداز سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی خطابت اور گفتگو سے استفادہ کرتے ہوئے شرق تا غرب اردو اور انگریزی کے ہزارہا لوگ مقرر ہو گئے۔ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ اکثریت کو اپنے مافی الضمیر کے اظہار کا قرینہ اور بات کرنے کا سلیقہ شیخ الاسلام کے خطابات سُن کر ہی نصیب ہوا ہے۔

عربی زبان میں فصاحت کا عالمی سطح پر اعتراف

آپ کی لغتِ عرب میں مہارت بھی قابلِ دید ہے۔ عربی میں خطابت اور ذخیرۂ لفظی کو سن کر بڑے بڑے عربی دان انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں کہ یہ الفاظ کہاں سے نازل ہورہے ہیں؟ آپ کی بڑی خوبی موقع کی مناسبت سے موزوں الفاظ کا استعمال ہے۔ اس سے آپ کی عربی زبان میں فصاحت و بلاغت اور دست رس ظاہر ہوتی ہے اور آپ بلاشبہ اہلِ زبان شمار ہوتے ہیں۔

۱۔ راقم کو یاد ہے کہ ضعیف حدیث سے استدلال اور اس سے حجت قائم کرنے پر جب شیخ الاسلام نے الازہر یونی ورسٹی میں فنِ حدیث کے مستند اساتذہ، پروفیسرز، شعبہ علوم الحدیث کے سربراہان اور دیگر اہلِ علم وفن شیوخِ عرب کی موجودگی میں تین سے چار گھنٹے تک عربی میں خطاب فرمایا تو وہ سب اہلِ زبان حیران وششدر رہ گئے۔ انہوں نے بعد ازاں اقرار کیا کہ ہم الازہر میں استاد اور اس شعبہ کے صدر ہو کر بھی اس موضوع پر اس طریقے سے بیان نہیں کر سکے جو آج شیخ نے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے غیرِ عرب عجمی ہو کر کئی گھنٹے تک وہاں ایسی علمی کیفیت طاری کر دی کہ حاضرین و سامعین میں سے ہر شخص اپنے گرد و پیش سے بے پروا ہمہ تن گوش ہو کر ان کی طرف متوجہ تھا۔ ان پر سکتے کی ایسی کیفیت طاری تھی کہ جیسے وہ کسی صاحبِ لغت کے منہ سے سچے موتیوں کی برسات ہوتے دیکھ رہے ہوں۔

۲۔ نومبر ۲۰۱۶ء میں مراکش کے دورہ کے دوران راقم، شیخ الاسلام کی سنگت میں تھا۔ ہم فاس پہنچے۔ وہاں کے روحانی بزرگ شیخ عبد اللہ الحداد، حضرت شیخ الاسلام سے بڑی عقیدت محبت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے تمام اجازات بھی لی ہیں اور خود کو عقیدتاً ان کا شاگرد کہتے ہیں۔ انہوں نے ایک زاویۃ السلام بنایا ہے جس میں سالکین کی تربیت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے زاویہ میں آپ کو دعوت دی۔ جب آپ تشریف لے گئے تو وہاں ان کے طلباء، فاس کے علماء اور مستفیدین کی قابلِ ذکر تعداد جمع تھی۔ شیخ عبد اللہ الحداد نے شیخ الاسلام کا تعارف کرواتے ہوئے گفتگو کرنے کے لیے استدعا کی۔ شیخ الاسلام نے عقیدۂ رسالت پر ایمان افروز خطاب کیا تو وہاں پر موجود حاضرین کی آنکھوں سے چھما چھم آنسو برسنے لگے۔ فاس اور مراکش میں علمی گہرائی اور استدلال و استنباط کرنے والے علماء نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں، جس کی بنا پر وہ تشنہ تھے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اُن کی علمی پیاس بجھتے ہوئے دیکھی۔ جب شیخ الاسلام کا خطاب ختم ہوا تو سب نے بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا، کوئی ہاتھ چوم رہا تھا اور کوئی معانقہ کر رہا تھا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطاب کے بعد شیخ عبد اللہ الحداد نے تمام حاضرین کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔ ان میں بڑے بڑے علماء، پروفیسرز اور مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے مگر وہ سب آپ کے سامنے گنگ ہو گئے اور برملا معذوری کا اظہار کرنے لگے کہ بظاہر تو ہم عرب ہیں مگر حقیقی عرب تو جناب ہیں۔ عربی لغت میں ایسی فصاحت ......؛ ہم تو بے زبان ہو گئے ہیں۔ پھر وہ معانقہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ علم کا ایسا سمندر ہیں جو ہم بیان نہیں کر سکتے۔

ماحصل

زیرِ نظر تحریر کا مقصد فقط یہ ہے کہ اسلام کی ان دو عالی مرتبت شخصیات یعنی امام جلال الدین سیوطی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مابین پائی جانی والی علمی وفکری اور تحقیقی مماثلتوں کو اہلِ علم کے لیے بالخصوص اور عامۃ الناس کے

لیے بالعموم واضح کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ مضمون ہٰذا کو درج ذیل نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے:

۱۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّظلہ العالی فطری طور پر بچپن سے علم کی طرف خصوصی رغبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دونوں ہستیوں پر یہ خاص عنایت تھی۔ یہ عطا شاید اس وجہ سے تھی کہ دونوں نابغہ عصر شخصیات اپنے اپنے زمانے میں پنپنے والے مختلف فتنوں سے بخوبی نبرد آزما ہوسکیں۔

۲۔ دونوں شیوخ الاسلام کو اپنے زمانوں کے اکابر علمی و روحانی شیوخ اور اساتذہ کی قربت میسر رہی ہے۔ امام سیوطی کو ایسے شیوخ نصیب ہوئے جنھوں نے ان کی صحیح سمت کا تعین کیا اور وہ کبھی بھٹکے نہیں۔ گویا مَا زَاغَ الْبَصَرُ کا فیضِ وافر نصیب ہوا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو بھی حضرت فرید ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادری اور علامہ عبد الرشید رضوی صاحب جیسے تبحر اور متفنن اَہلِ علم کی صحبت و سرپرستی میسر رہی ہے۔ نیز عرب و عجم کے بہترین اساتذہ سے حصولِ علم کا موقع نصیب ہوا ہے۔ درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص کرم ہوتا ہے۔ حکیم الامت نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

۳۔ دونوں شیوخ عبادت، زُہد و ورع اور تقویٰ میں بھی کمال پر فائز ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی اپنی جبینِ نیاز کو رکوع و سجود کی لذتوں سے مزین رکھا۔ انہیں بچپن سے ہی مصلے سے شغف، محبتِ الٰہی، رِقت وخشیت اور ذِکر و اَذکار کا حصہ وافر نصیب ہوا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بیان کیا کرتے ہیں کہ میری نمازِ تہجد کی عادت اتنی اوائل عمری میں پختہ ہوگئی تھی کہ مجھے یاد بھی نہیں۔

۴۔ دونوں شیوخ الاسلام کی حضور نبی اکرم ﷺ سے والہانہ محبت، قلبی وارفتگی اور عشقی تعلق بچپن سے ہی عروج پر تھا۔ اس نسبت کا اتنا زیادہ کرم ہوا کہ آقا ﷺ کے در سے بے پناہ خیرات نصیب ہوئی اور دونوں کا سلسلہ علم تھمانہیں اور وہ اپنی علمی فراوانیوں کے ساتھ ہر دور اور قوم کو سیراب کر رہے ہیں۔ یہ غلامیِ مصطفیٰ ﷺ کا فیضان ہی ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری فکری و اِنقلابی اور وسیع تنظیمی نیٹ ورک کے ساتھ پوری دنیا میں اُمت کی سیرابی کا اہتمام کررہے ہیں۔

۵۔ دونوں شخصیات کے 'بحر العلوم' اور 'جامع العلوم والفنون' ہونے کا اِعتراف ان کے زمانے کے معتبر و مستند ائمہ و علماء اور اَہلِ علم نے کھلے دل سے کیا ہے۔ یہ ان کے بلند و بالا علمی مقام کی زمینی گواہی ہے جسے جھٹلانا کسی بھی صاحبِ عقل کے بس کی بات نہیں۔

۶۔ دونوں شیوخ میں یہ خوبی بھی مشترک اور وسیع ہے کہ دونوں اپنے اپنے دور کے عدیم المثال مصنف ہیں۔ تاریخ میں مختلف النوع موضوعات پر تصنیف و تالیف میں امام جلال الدین سیوطیؒ اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ صاحبانِ علم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ماضی بعید اور قریب میں جس شخصیت نے بھی قلم اٹھایا وہ کسی خاص موضوع یا چند موضوعات تک محدود رہا، مگر ربِّ ذو الجلال والاکرام نے تاریخِ اسلام میں ان دو شخصیات کا ایسا انتخاب کیا ہے کہ ان کے قلم کی وسعت کو ماپنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

۷۔ جب امام جلال الدین سیوطی کی عمر چالیس سال ہوئی تو وہ خلوت میں چلے گئے۔ پھر انہوں نے جو شاہ کار خلوت میں تخلیق کیے، وہ جلوت میں نہیں ہوئے تھے۔ گویا خلوت میں امام جلال الدین سیوطی کا قلم ایسا چلا کہ چہار سو اُن کے علمی اَنوار وتجلیات سے منور ہوئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بھی اَوائل دور میں جب ترجمہ قرآن اور تفسیر کا آغاز کیا تھا تو اس کے لیے خلوت کا ہی اِنتخاب کیا۔ بلکہ آپ نے اپنی سب سے پہلی کتاب 'اَلْأَرْبَعِيْن فِي فَضَائِلِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ' بھی اکیس سال کی عمر میں اپنے محلے کی مسجد میں دورانِ اِعتکاف لکھی تھی۔ اُس وقت کی خلوتوں سے میسر آنے والا نور آج تک دنیا کو روشن کر رہا ہے۔ آپ جلوت میں بھی رہے مگر تخلیقات کا عمل جوں کا توں جاری رہا ہے۔ ملکِ پاکستان میں مختلف النوع مصروفیات میں اضافہ کے سبب جب علمی وفکری کاموں کے لیے خاطر خواہ وقت میسر نہ آیا تو آج سے بارہ سال قبل برطانیہ کی سرزمین پر ہجرت کرتے ہوئے معنوی خلوت اِختیار کی اور

اس دوران قرآن حکیم کے ترجمہ 'عرفان القرآن' کا کام مکمل کیا۔ پھر کینیڈا شفٹ ہوئے اور وہاں آقا ﷺ کی عطا کردہ خیرات سے بُراقی قوت کے ساتھ بے پناہ شاہ کار تخلیق کیے۔ یعنی اتنی سرعت کے ساتھ تحقیقات کو مکمل کیا کہ ہر آنکھ دنگ رہ گئی۔ آپ نے علوم الحدیث میں سیکڑوں کتب تالیف کیں۔ اِنسدادِ دہشت گردی اور فروغِ اَمن کا اِسلامی نصاب تشکیل دیا۔ اَن گنت موضوعات پر سو سو خطابات کی سیریز ریکارڈ کروائیں۔ اس کے بعد آپ نے وقت کے حکمرانوں کو للکارا اور ظالموں کے سامنے عملاً کلمہ حق کہتے ہوئے جلوت اِختیار کی۔ اگرچہ آپ نے اپنے اَوقات اور زمانے کو جلوت وخلوت میں تقسیم کیا ہوا ہے، تاہم جب آپ خلوت میں جاتے ہیں تو اَوقاتِ جلوت کی کمی کو پورا کرلیتے ہیں۔ کئی کئی مہینے جلوت میں رہتے ہیں تو کئی کئی مہینے خلوت میں بھی رہتے ہیں۔ دن کو اِنقلابی کام کر رہے ہوتے ہیں تو شب بھر گھر میں تجدیدی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ جب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مسلسل جد و جہد اور سعی پیہم کو دیکھتے ہیں تو ہر زبان بے ساختہ پکار اُٹھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں طی زمانی، طی لسانی، طی کلامی اور طی قلمی سے بہت زیادہ نوازا ہے۔

۸۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ کا اُمتِ مسلمہ پر بہت بڑا فضل و اِحسان یہ بھی ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو قلمی وتحریری وسعت عطا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں تقریر وخطابت کے بے مثال فن سے بھی نوازا ہے۔ تاریخ اسلام میں ہمیں ایسی شخصیات بہت ہی کم دکھائی دیتی ہیں جو اعلیٰ محقق و مدرس اور مصنف ہونے کے ساتھ اسی پایہ کی مقرر اور خطیب بھی ہوں۔ ان تمام اَوصاف کی حامل شخصیات میں ہمیں مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سرفہرست نظر آتے ہیں۔ اس پر ہم اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں جتنا بھی سجدۂ شکر بجا لائیں اتنا ہی کم ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اپنے محبوب اور مقرب بندوں کی صحبت و سنگت میں صراطِ مستقیم پر اِستقامت سے گامزن فرمائے۔ (آمین بجاہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ)

❁❁❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی 67 ویں سالگرہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

A Blend of Islamic Studies & Modern Sciences

ADMISSION OPEN
B.S
Session: Spring 2018-22

Islamic Studies
Four Years Programme with Shariah

English
Four Years Programme with Shariah

Uloom-e-Shariah
Al Shahada-al -Sanawiya
Al-Sahada-al-Aaliya
Al-Shahada-al-Aalamiya

M.Phil
Islamic studies
Two Years Programme
Session: Spring 2018-20

Short Courses
★ Irfan-ul-Quran
★ English & Arabic
★ Computer
★ Naat & Khitab
★ and others

Hostel Facility Available

• Highly Qualified, Experienced & Dedicated Teaching Faculty
• Well Equipped IT Department & Library
• Affordable Fee Structure
• Multimedia Class Rooms

MINHAJ COLLEGE FOR WOMEN
www.minhaj.edu.pk/mcw E-mail: mcw@minhaj.edu.pk.
unimcw@gmail.com 042-35116784-5, 042-35111013

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک مصلح، ایک ریفارمر

محافظِ اسلام و انسانیت

تبدیلئ نظام کی یکتا و توانا آواز

بلاسود بینکاری کا نظام، انتخابی اصلاحات، فتویٰ برائے انسداد دہشتگردی

نصاب امن کی تشکیل، بین المسالک و بین المذاہب ہم آہنگی کا عالمگیر پیغام

غلام مرتضیٰ علوی

اللہ رب العزت نے بشر کو پیدا کیا اور اسے تمام علوم سے نوازنے کے بعد اس کے سر پر تاجِ خلافت رکھتے ہوئے اپنا نمائندہ مقرر کردیا۔ پھر تمام مخلوقات کو اس کے تابع کرکے اشرف المخلوقات کے اعزاز سے نوازا۔ پیدائش سے موت تک کا سفر طے کرنے کے لیے اسباب پیدا کیے اور نظام کائنات کو بحال رکھنے کے لئے قوانین بنائے۔ اپنے بندے کو امرِ کن کی شان عطا کرکے اس میں تصرف کا اختیار عطا فرما دیا۔ اب اللہ کی شان کا مظہر ہوتے ہوئے کوئی پلک جھپکتے ہزاروں میل کی مسافت سے تخت بلقیس لے آیا تو کوئی جنات سے مسجد تعمیر کرواتا رہا، کسی نے زمین پر حکومت کی تو کسی نے ہواؤں کو مطیع بنایا، کسی نے جنوں کو غلام بنایا تو کسی کی خدمت پر اللہ نے ملائکہ کو معمور کر دیا۔ یہ رب کا خلیفہ ہی ہے جو کبھی زیرِ زمین قبر کے عذاب کو دیکھتا ہے تو کبھی عرش پر ملائکہ کی گفتگو سنتا ہے، کسی نے قوم کی آزادی کے لئے فرعون کو للکارا تو کسی نے حق کی خاطر نارِ نمرود میں چھلانگ لگا دی، کسی نے لاکھوں مربع میل فتح کیا تو کسی نے تن تنہا 90لاکھ کو کلمہ پڑھا دیا، کسی نے ایک ایجاد سے انسان کو ستاروں سے آگے دیکھنے کی طاقت دی تو کسی نے اپنی ایجاد سے انسان کو اپنے اندر جھانک کر نئی دنیا دریافت کروائی۔ الغرض اس کائنات میں ہزاروں انسان ایسے آئے جن میں سے ہر ایک نے تنہا لاکھوں افراد سے بڑھ کر معاشرے میں کردار ادا کیا، اکیلے قوموں کی سوچ بدلی، ملکوں کے نقشے اور جغرافیے تبدیل کئے، بعض نے تنہا مردہ قوموں کو زندگی بخشی تو بعض نے اپنے لئے نیا جہاں خود تخلیق کرلیا۔ ہر ایک نے اللہ کی عطا کردہ قوتوں سے اس کے نائب ہونے کا ثبوت دیا۔

اللہ رب العزت نے عالم بشریت کی رہنمائی کے لیے انبیاء و رسول مبعوث فرمائے بلکہ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنا نائب بنایا اور اپنے حبیب حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ درختوں کو حکم دیتے تو وہ زمین کا سینہ چیر کر سجدے کرتے، پتھر کلمہ پڑھتے، آپ ﷺ کے اشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوا اور ڈوبا ہوا سورج واپس پلٹا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مختصر ترین وقت میں محدود وسائل کے ساتھ دنیا میں سب سے بڑا ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ لوگوں کے اخلاق، کردار، اعمال، سوچ، فکر، نظریات اور عقائد الغرض ہر شے بدل گئی۔

رواں صدی ہجری میں قوم و امت کو درپیش چیلنجز

ہر دور میں ایسے نابغہ روزگار اور یکتائے زمانہ افراد ہوئے ہیں جنہوں نے عروج و زوال کی تاریخ خود لکھی ہے۔ ایسی ہی ایک ہستی جو گزشتہ نصف صدی سے زمانے کے ہر طوفان کا مقابلہ اور ہر فتنہ کی آگ کو تنہا بجھا رہی ہے اور جس نے ملکی اور بین الاقوامی طاقتوں کی ہر سازش کو اللہ کے کرم اس کی عطا کردہ توفیق اور علم و حکمت سے ناکام کیا ہے۔ یہ شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ایک ہزار کتب لکھ

کر یورپ اور عرب وعجم کی علمی پیاس بجھائی۔ انہوں نے علم حدیث میں قدم اٹھایا تو 14 سو سالہ تدوین حدیث کی تاریخ میں 30 جلدوں میں جامع السنہ کی صورت میں ایک غیر معمولی باب کا اضافہ کیا۔ محض 4 دہائیوں میں پوری دنیا میں تنظیمی نیٹ ورک قائم کیا۔ فتنہ قادیانیت ہو یا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سازشیں، فتنہ انکار حجیت حدیث ہو یا ضعیف حدیث کا فتنہ، انکار علمِ تصوف ہو یا تعلیمات صوفیاء سے روگردانی، سود کا متبادل نظام ہو یا احتساب کا لائحہ عمل، ملکی تعلیمی مسائل کا حل ہو یا نصاب تعلیم کی پیچیدگیاں، 70 سالہ بوسیدہ عدالتی نظام کے مسائل ہوں یا مقروض معیشت کے مسائل، انتخابی نظام میں اصلاحات ہوں یا متناسب نمائندگی کا متبادل نظامِ انتخاب، بین الاقوامی سطح پر گستاخیِ رسول کا فتنہ ہو یا اہانتِ قرآن، پوری دنیا میں دہشت گردی کا ناسور ہو یا تہذیبوں کے تصادم کا خطرہ الغرض پچھلی نصف صدی میں جن فتنوں نے سر اٹھایا، معاشرے کو کوئی چیلنج درپیش ہوا یا کسی علمی، فقہی، معاشی حتیٰ کہ سائنسی مسئلے پر قوم، امت یا انسانیت نے رہنمائی مانگی تو تنہا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اللہ کی توفیق اور اس کے عطا کردہ علم و رحمت کے سمندر سے فتنوں کی آگ کو بجھایا، انسانیت کی رہنمائی کی اور ہر چیلنج کا مقابلہ کیا۔

زیرنظر مضمون میں ہم اس امر کا جائزہ لیں گے کہ گزشتہ 38 سالوں میں ملکی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر آنے والے فتنوں، مسائل اور چیلنجز کا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کیسے مقابلہ کیا؟

ملکی وقومی سطح پر سیاسی و معاشی چیلنجز

پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں متعدد سیاستدان اور معیشت دان آئے، فلاحی اور سماجی خدمات دینے والے انسانیت کے ہمدرد آئے، حکمران آئے، ڈکٹیٹر آئے لیکن کوئی بھی اس ملک کے مسائل کو سمجھ کر اس کا حقیقی حل نہ دے سکا۔ ہر دورِ حکومت میں مسائل بڑھتے چلے گئے۔ وطن عزیز کو اس مختصر سی عمر میں کئی بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انڈیا اور افغانستان کی بیرونی جنگوں کے علاوہ قرضوں میں ڈوبی معیشت، انصاف کے لیے عدالتوں میں کئی کئی نسلوں کی ذلت و رسوائی، ہسپتالوں میں سہولیات نہ ہونے کے باعث دم توڑتے مریض، بم دھماکوں میں شہید ہوتے لاکھوں معصوم شہری، تعلیم سے محروم کروڑوں بچے، کلرک پیدا کرنے والا 100 سالہ پرانا تعلیمی نظام، سب سے بڑی نوجوان آبادی پر مشتمل بے روزگار معاشرہ، الغرض پولیس کا گھسا پٹا ظالمانہ نظام ہو یا دھاندلی پر مشتمل انتخابی نظام، ہر سمت پھیلی کرپشن ہو یا قومی وسائل پر قابض چند خاندان، بجلی کا بحران ہو یا پیٹرول کی قیمتوں میں ہر روز اضافہ، جس سمت دیکھا جائے مسائل اور بحرانوں کی ایک طویل لسٹ ہے جو چیلنج بن کر کسی مسیحا کی منتظر ہیں۔

پاکستان کے جملہ مسائل کا حل ’’نظام کی تبدیلی‘‘

پاکستان کی سیاسی تاریخ میں چند لیڈروں اور عبقری شخصیات کو چھوڑ کر زیادہ تر نے ملک کے مسائل میں اضافہ کیا لیکن پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسی شخصیت بھی آئی جس نے اپنی عملی سیاست کے آغاز سے 20 سال قبل طویل مطالعہ تحقیق اور ریسرچ کے بعد اس ملک کے جملہ مسائل کا واحد حل ’’نظام کی تبدیلی‘‘ تجویز کیا اور کہا کہ ہر سطح پر اس پرانے فرسودہ استحصالی نظام کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ پاکستانی تاریخ کی واحد شخصیت ہے جس کی پوری جنگ کسی پارٹی، فرد یا جماعت کے خلاف نہیں رہی۔ انہوں نے 25 مئی 1989ء کو اپنی سیاسی جماعت کی بنیاد رکھتے ہوئے یہ لفظ کہے کہ میری جنگ کسی پارٹی یا جماعت کے خلاف نہیں بلکہ اس فرسودہ استحصالی نظام کے خلاف ہے۔ الحمراء ہال، ایوان اقبال، PC اور فلیٹیز ہوٹل کے ہال ہوں یا 23 دسمبر 2012ء کو مینار پاکستان میں پاکستانی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ، گزشتہ 38 سالوں میں ڈاکٹر طاہر القادری نے ہر موقع پر ایک ہی بات کی ہے کہ چہرے نہیں نظام بدلو؛ سیاست نہیں، ریاست بچاؤ۔ اگر اس ملک کا مقدر بدلنا ہے تو اس کا نظام بدلو۔ اول دن سے بیسیوں TV چینلز پر سیکڑوں انٹرویوز میں پوری قوم اور اس کے اداروں کو سمجھایا کہ نظام کی تبدیلی کے بغیر مسائل بڑھ سکتے ہیں، کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔

خود غرض عوام اور ہوس پرست سیاستدان یہ سمجھتے ہیں کہ طاہر القادری کے دونوں دھرنے ناکام ہوئے۔ لیکن حقائق یہ ہیں کہ نہ طاہر القادری کی آواز دبی ہے نہ انہوں نے فکر چھوڑی ہے۔ مگر آج اداروں کی غفلت اور حکمرانوں کی ناکام پالیسیوں کے سبب پوری قوم بیک زبان ہے کہ طاہر القادری ٹھیک کہتے تھے۔ جس دن قائد انقلاب کی قیادت میں تبدیلی کا سورج طلوع ہوگا تب ملک کا ہر ادارہ اور قوم کہے گی کہ اگر 38 سال پہلے ہمیں یہ سمجھ آجاتا تو ہماری دو نسلیں ذلت و رسوائی کی موت نہ مرتیں۔ اگر ہم یہ بات وقت پر سمجھ لیتے تو بے روزگاری، غربت اور سیاسی و معاشی بدحالی کا دور اتنا طویل نہ ہوتا۔ جہاں اس قوم کے مؤثر افراد کی خاموشی اورعوام کی جہالت و ہٹ دھرمی پر تعجب ہے وہاں بے غرض، بے لوث، مخلص اور جرات مند قیادت کو سلام ہے جس نے 38 سالوں میں اس قوم کی بے حسی اور حکمرانوں کے ظلم و تشدد کے باوجود اپنے عزم اور جدوجہد سے ایک بال برابر پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کیا۔

نظام کے محافظ ظالم حکمرانوں نے 14 افراد کو شہید کیا اور 100 افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اس سب کے باوجود بھی آپ نے احتجاجی جدوجہد سے نظام بدلنے کی کوشش جاری رکھی، جس سے قوم کا شعور بلند ہوا، نظام اور اس کے سیاسی محافظ بے نقاب ہوئے۔ آج 38 سال گزر جانے کے باوجود شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ظالمانہ استحصالی نظام کے محافظوں اور جابروں کو عبرت ناک انجام تک پہنچانے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ ان کی استقامت بتاتی ہے کہ

وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقین ہے کہ چشمہ یہیں سے نکلے گا

اسلام کو درپیش معاشی چیلنج

پاکستان میں اسلام کو کئی چیلنجز درپیش ہوئے۔ 1993ء میں پنجاب کے ایک صوبائی وزیر نے اعلان کر دیا کہ اسلام کے پاس سود کا متبادل معاشی نظام نہیں ہے لہٰذا ہم اسی سودی بینکاری نظام کے تحت چلنے پر مجبور ہیں۔

اس موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اعلان کیا کہ اسلام میں سود سے پاک بینکاری نظام موجود ہے۔ حکومت دنیا کے جس معیشت دان کو چاہے بلالے، میں بلاسود بینکاری نظام پیش کروں گا۔ آپ نے حکومت کو TV پر مناظرے کا چیلنج دے دیا۔ جب حکومت نے کوئی جواب نہ دیا تو ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 1993ء میں لاہور موچی دروازہ کے گراؤنڈ میں 4 گھنٹے مسلسل خطاب کرتے ہوئے بلاسود بنکاری نظام کا خاکہ پیش کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے عطا کردہ نظام کو دور حاضر میں قابل عمل ثابت کر دیا مگر اس وقت کی حکومت نے اس کا اطلاق کرنے سے معذرت کر لی۔

احتساب کا حقیقی اور واضح لائحہ عمل

وطن عزیز کے سیاسی مسائل میں سے سب سے بڑا اور اہم مسئلہ احتساب کا نہ ہونا ہے۔ ملک کا گھسا پٹا عدالتی نظام صرف مجبور و بے بس اور کمزور شہریوں کو چھوٹی موٹی کرپشن پر احتساب کے شکنجے میں جکڑنے کے لیے رہ گیا ہے۔ قوم کے ہر فرد کا عدالتی نظام پر اس قدر ایمان اٹھ چکا ہے کہ زبان زد عام ہے کہ حکمرانوں کا حقیقی احتساب نہیں ہوسکتا۔ طاقتور کو قانون کے سامنے نہیں جھکایا جاسکتا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے قوم اور اس کے اداروں کو جھنجھوڑنے کے لیے عظیم الشان احتساب مارچ کیا۔ یہ پاکستان کی سیاسی تاریخ کا پہلا مارچ تھا جو سیاسی کلچر کی طہارت کے لیے تھا۔ مارچ کے اختتام پر جہاں قوم کو پیغام دیا وہاں انتخابات سے قبل احتساب کا مکمل لائحہ عمل بھی دیا۔ آپ نے واضح کہا کہ ملک کے مسائل کا حل نظام کی تبدیلی میں ہے اور نظام کی تبدیلی کے لیے قیادت کی تبدیلی ضروری ہے اور قیادت بدلنے کے لیے احتساب اور انتخابی نظام میں اصلاحات ضروری ہیں۔ اُس وقت آپ نے احتساب کا نظام دیتے ہوئے کہا کہ اس کا آغاز سیاستدانوں سے کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ قومی و صوبائی سطح کے 500 سیاستدانوں کو لے لیں، چاروں ہائیکورٹس اور سپریم کورٹ میں ایک ایک سو سیاستدان تقسیم کر دیئے جائیں اور پوری قوم سے کہا جائے کہ ایک ماہ تک آپ کے کیس بند رہیں گے۔ تمام عدالتی مشینری 500 سیاستدانوں کا احتساب

کرے۔ ان کے سیکڑوں جرائم میں سے ایک جرم بھی ثابت ہوجائے تو اس کو نااہل کرکے ہمیشہ کے لیے سیاست سے آؤٹ کردیا جائے۔ صرف ایک ماہ میں قوم کو کرپشن سے نجات دی جاسکتی ہے لیکن قوم اور اس کے موثر طبقات کو یہ بات سمجھ نہ آئی۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے احتساب کے نظام کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ جس کے اثاثے اس کی آمدن سے زائد ہوں تو انکوائری کے بجائے اس شخص سے پوچھا جائے کہ اس نے اضافی آمدن کہاں سے لی۔ اگر ثابت کردے تو درست، بصورت دیگر اسے گرفتار کرکے اس کے اثاثے ضبط کرلیے جائیں۔ تعجب ہے کہ اس دور کی عدلیہ کو یہ بات سمجھ نہ آئی لیکن آج اُسی اصول کے تحت وفاقی وزیرخزانہ اسحاق ڈار کے بینک اکاؤنٹ منجمد کردیئے گئے اور اسے اشتہاری قرار دے دیا گیا۔ اس پر مزید تعجب یہ ہے کہ اس قانون کے تحت بقیہ سیاستدانوں کا احتساب کیوں نہیں ہوسکتا! حقیقت یہ ہے کہ کوئی اس کرپشن کے کلچر کو حقیقی طور پر بدلنا ہی نہیں چاہتا۔

ملک کے سیاسی و انتخابی مسائل اورحل

اس ملک کے سیاسی افق میں 70 سالوں میں جس کو جو سیاسی و انتخابی نظام ذاتی طور پر بہتر لگا اس نے وہ نظام اپنایا یا قانون کو اپنی مرضی کے مطابق بدل دیا۔ کسی نے صدارتی نظام رکھا تو کسی نے پارلیمانی، کسی نے نیشنل سیکیورٹی کونسل بنائی تو کوئی امیرالمومنین بننے کے لیے خواب دیکھنے لگا، کسی نے جاہلوں کو اسمبلیوں سے نکالنے کے لیے گریجوایشن کی شرط عائد کی تو کسی نے ایوان کو مچھلی منڈی بنانے کے لیے وہ شرط ختم کردی، کبھی فوجی ڈکٹیٹروں نے الیکشن کرواکر جمہوریت چلائی تو کبھی منتخب سیاسی حکمرانوں نے خود ملک میں فوجی عدالتیں بنائیں، کسی نے تیسری مرتبہ حکمران بننے کے لیے آئین میں ترمیم کرلی تو کسی نے نظریہ ضرورت پر عمل کرتے ہوئے ایمرجنسی کے نفاذ کو جائز قرار دیا، کسی نے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دلوایا تو کسی نے چور دروازے سے قانون پاس کرواکر ان کو دوبارہ سیاسی مقام دلوانے کی کوشش کی، کسی نے 62,63 کی شق کا اضافہ کرکے کرپٹ، بدعنوان اور چوروں کا راستہ روکا تو کسی نے اسمبلی کو توڑنے کا اختیار اپنے پاس رکھ لیا، الغرض آئین میں ترمیم کی ایک طویل فہرست ہے۔ ہر صاحب اقتدار نے اپنے دورحکمرانی کو طول دینے کے لیے نظام میں سے اپنا راستہ بنایا، قوانین بدلے، اپنا دورحکمرانی پورا کیا اور قوم کے عذابوں میں اضافہ کیا۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 38 سالہ سیاسی سفر میں ہر موقع پر سیاسی مسائل کا حل دیا۔ جن میں سے اہم ترین حسب ذیل ہیں:

۱۔ سیاسی نظام کی پاکیزگی کے لیے احتساب کا لائحہ عمل

۲۔ سیاست میں سب کو نمائندگی دلوانے کے لیے متناسب نمائندگی کا نظام

۳۔ مشرف دور میں مکمل بلدیاتی انتخابی نظام دیا جس کے مطابق ایک مرتبہ الیکشن ہوئے اور ہر طبقے کو نمائندگی میسر آئی اور اختیارات منتقل ہوئے۔

۴۔ 23 دسمبر 2012ء کو پاکستانی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ کرکے مفاہمت کے نام پر سیاسی مک مکا کو بے نقاب کرتے ہوئے انتخابی نظام میں اصلاحات کو ناگزیر قرار دیا۔

۵۔ انتخابی اصلاحات کے نفاذ کے لیے دھرنا دیا اور حکمرانوں اور اس کے اتحادیوں کو پوری قوم کے سامنے اعتراف کروایا کہ واقعتاً ان انتخابی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

مگر کوئی ان کی آواز کو سمجھ نہ سکا۔ پھر وہی ہوا کہ تمام سیاسی جماعتوں نے مل کر اس نظام میں ذرہ برابر تبدیلی نہ ہونے دی۔

دہشت گردی کے مسائل کا حل

دہشت گردی کے ناسور نے اس قوم کے 70 ہزار سے زائد معصوم شہریوں اور فوجی جوانوں کو موت کی نیند سلادیا۔ دہشت گردی نے خوف و ہراس کا ایسا ماحول پیدا کردیا ہے کہ عوام تو درکنار کوئی حکومتی ادارہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔ ہر طرف لاشوں کے انبار لگ گئے، معاشرے کا ہر طبقہ متاثر ہوا، پورا ملک ایمرجنسی کی کیفیت سے دوچار ہوگیا، کروڑوں نہیں اربوں روپے ماہانہ سیکیورٹی اور تحفظ کے لیے خرچ ہونے لگے۔ کبھی راہِ نجات اور کبھی ضربِ عضب کے آپریشنوں میں لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے۔ الغرض پوری قوم حالت جنگ میں مبتلا ہوگئی۔

۱۔ ایسے میں جب پاکستانی افواج کو ان دہشت گردوں سے

نمٹنے کے لیے شرعی دلیل کی ضرورت پڑی۔

۲۔ جب حکمران دہشت گردوں کے تحفظ کے لیے ان سے مذاکرات کا ڈھونگ رچا رہے تھے۔

۳۔ جب دہشت گردوں کے سہولت کاروں کو کوئی بے نقاب نہیں کر رہا تھا۔

۴۔ جب کسی کو اندرونی دہشت گردی کے اسباب سمجھ نہیں آ رہے تھے۔

۵۔ جب کسی کے پاس متبادل بیانیہ نہیں تھا۔

۶۔ جب بعض لوگ حرام موت مرنے والے دہشت گردوں کو شہید کہہ رہے تھے۔

تو تنہا ایک شخص نے پوری قوم اور اداروں کی رہنمائی کی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں دہشت گردی کے خلاف 700 صفحات پر مشتمل فتویٰ دے کر واضح کیا کہ معصوم شہریوں کا قتل جائز سمجھ کر انہیں قتل کرنے والے مسلمان نہیں بلکہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں بلکہ جہنم کے کتے ہیں۔ وہ کسی بھی کیفیت میں ہوں ان کو عاد و ثمود کی طرح قتل کرنا لازم ہے۔

جب حکمران اور ہر سیاسی جماعت دہشت گردوں سے مذاکرات کا راگ الاپ رہی تھی اور حکمران مذاکرات کی آڑ میں دہشت گردوں کو ملک سے فرار کروا رہے تھے تو تنہا ایک شخص متعدد ٹی وی چینلز پر قرآن و حدیث کے دلائل کی قوت سے کہہ رہا تھا کہ ان سے مذاکرات کرنا غیر شرعی، غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور غیر آئینی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دہشت گردوں کو قومِ عاد اور قومِ ثمود کی طرح قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا انہیں طاقت سے کچلا جائے۔ اگر وہ ہتھیار پھینکیں، اپنے آپ کو قانون کے حوالے کریں تو پھر عدلیہ ان کے جرم کو دیکھ کر فیصلہ کرے۔

یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری تھے جنہوں نے قرآن و احادیث کی روشنی میں واضح کیا کہ دہشت گردوں کے سہولت کار ان کے شریک جرم ہیں۔ ان کو گرفتار کرکے دہشت گردوں کی طرح سخت ترین سزا دینا بھی لازم ہے۔ جب کسی پر دہشت گردی کے اسباب واضح نہیں تھے تو اس وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پوری قوم پر واضح کیا کہ دہشت گردی انتہا پسندی کا نتیجہ ہے اور انتہا پسندی تنگ نظری کی پیداوار ہے۔ جب تک تنگ نظری کا خاتمہ نہیں ہوگا تو انتہا پسندی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نہ صرف اسباب واضح کیے بلکہ ان کا حل بھی دیا ہے۔

مدارس میں نصاب کی تبدیلی سے لے کر سیاسی کلچر میں تحمل و برداشت کے رویے تک شیخ الاسلام نے ہر ہر پہلو سے تنگ نظری اور انتہا پسندی کے خاتمے کا لائحہ عمل دیا۔ جب کسی کو متبادل بیانیے کا شعور تک نہ تھا تو ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اردو اور انگلش میں 25 کتابوں پر مشتمل نصابِ امن، متبادل بیانیے کی صورت میں پیش کردیا۔

جب دہشت گردوں کے سہولت کار میڈیا پر حرام موت مرنے والے دہشت گردوں کو شہید کہہ رہے تھے تو اس وقت شیخ الاسلام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا کہ دہشت گردوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہونے والے فوجیوں کا درجہ عام شہداء سے 10 گنا زیادہ ہے۔

الغرض ہر ہر اٹھنے والے سوال کا جواب دیا، یہاں تک کہ ایک ماہ قبل بتادیا کہ مذاکرات ناکام ہونگے۔ مگر افسوس! بے ضمیر حکمران اور مصلحت کا شکار ادارے ہزاروں لوگوں کو شہید ہوتا دیکھتے رہے۔

تعلیمی مسائل اور ان کا حل

جیسے حکماء بیان کرتے ہیں کہ قبض اُم الامراض ہے، اسی طرح جہالت تمام مسائل اور بربادیوں کی جڑ ہے۔ 70 سالہ دور میں محض محمد خان جونیجو مرحوم کے نئی روشنی پراجیکٹ یا ہائر ایجوکیشن کمیشن میں ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کے دور کو نکال دیا جائے تو جہالت کے فروغ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اکیسویں صدی کے اس ترقی یافتہ معاشرے میں سیکڑوں گاؤں اور قصبے آج بھی سکولوں سے محروم ہیں۔ اگر تعلیم کے سیکٹر میں نجی سکولوں کو نکال دیا جائے تو حکومت کا دامن علم سے خالی ہے۔ قوم کو جاہل رکھنا آمروں اور سیاستدان کے ایجنڈے میں شامل رہا ہے۔

ماضی میں ایک دفعہ حکومتی سطح پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ملکی مسائل اور ان کے حل پر رہنمائی مانگی گئی تو آپ نے کہا کہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ جہالت اور اس کا حل تعلیمی ایمرجنسی ہے۔ آپ

نے کہا کہ اگر ملک کا مستقبل روشن کرنا ہے تو کم از کم 10 سے 15 سال کے لیے تعلیمی ایمرجنسی لگائی جائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے“ کے تحت ہر بچے پر پڑھنا لازم کردیا جائے اور بچوں کو سکول نہ بھیجنا والدین کے لیے جرم قرار دیا جائے۔ اس پر کہا گیا کہ لائحہ عمل تو درست ہے مگر اس ایمرجنسی کے بعد کروڑوں طلبہ سکول آئیں گے تو اتنے سکول کی عمارتیں فرنیچر اور اساتذہ کہاں سے آئیں گے۔ خزانہ تو خالی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ جیسے ملک کے کئی محکمے واپڈا، ریلوے، ہسپتال، فیکٹریاں اور کارخانے تین تین شفٹ میں کام کرتے ہیں اسی طرح سکولز کو تین شفٹ کردیا جائے۔ ساڑھے پانچ گھنٹے کے تدریسی دورانیے کی تین شفٹیں لگائیں۔ یوں ایک اینٹ مزید لگائے اور ایک کرسی مزید خریدے بغیر انہی وسائل کے ساتھ قوم کو تعلیم دی جاسکتی ہے۔ سوال کرنے والے حیرت میں گم تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ دو شفٹوں کے اساتذہ کے لیے تنخواہ کہاں سے آئے گی تو آپ نے کہا کہ آپ نسلوں کو سنوارنا چاہتے ہیں تو اس قوم کے دو فرد صدر اور وزیر اعظم اپنی رہائش کے لیے سرکاری گھر چھوڑ دیں اور ذاتی رہائش گاہ پر آرام کریں تو اتنا بجٹ بچ جائے گا کہ تمام اساتذہ کو تنخواہ دی جاسکتی ہے۔ مگر افسوس! مذاکرات کی ٹیبل پر پڑی بجٹ میں منظور شدہ اخراجات کی کاپی حکمرانوں سے قوم کی تعلیم کی بھیک مانگتی رہی لیکن روشنی ہارگئی اور تاریکی اسی طرح قوم پر مسلط رہی۔ ہاں دکھلاوے کے لیے بعض شہروں کے چند سکولز کو پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے طور پر کرائے پر دے دیا گیا اور کمیونٹی سکول کے نام پر چند ادارے بنادیئے گئے۔

بین الاقوامی فتنے، مسائل اور چیلنجز

اسلام دینِ دعوت ہے۔ کائنات کے ہر فرد تک اسلام کا پیغام پہنچانا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ اگر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نمائندوں کو روم، ایران، یمن کی سلطنتوں اور دیگر شہروں، ملکوں اور قبیلوں کو دعوت اسلام کے لیے نہ بھجواتے؛ اگر خلفائے راشدین کے دور میں لاکھوں مربع میل تک دعوتی و تبلیغی وفود نہ بھجوائے جاتے؛ اگر چین، برصغیر سے لے کر افریقی ممالک تک صحابہ کرام کی ہجرتیں نہ ہوتیں تو آج دین اسلام صرف دین حجازی ہوتا۔ اگر محمد بن قاسم کے ساتھ آنے والے 12 ہزار مجاہدین اسی سرزمین کو اپنی قیام گاہ نہ بناتے؛ اگر سرزمین حجاز، غزنی، کابل اور دیگر وسط ایشیائی ریاستوں سے سیکڑوں صوفیاء کرام اپنے وطن چھوڑ کر برصغیر کی شہریت اختیار نہ کرتے تو ہمارے آباؤ اجداد ہندو یا سکھ ہوتے۔ اگر لاہور کو حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ اپنا وطن نہ بناتے اور حضرت معین الدین چشتیؒ اجمیری ہند میں قدم رنجا نہ فرماتے تو ایک کروڑ سے زائد لوگ کیسے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے۔

60ء کی دہائی سے یورپ میں مقیم ہونے والے لاکھوں پاکستانی مسلمانوں کا اس معاشرے میں ایڈجسٹ ہونا، اس معاشرے میں اپنی نسلوں کو حلال و حرام کی تمیز پر قائم رکھنا، دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ integration کو ممکن بنانا، دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے ناسور کے باعث مسلمانوں کے خلاف پیدا ہونے والی نفرت کا خاتمہ کرنا، یورپ میں بسنے والے مسلمانوں کے مزدور طبقات کی حیثیت کا معاشرے کی ترقی میں کردار کا تعین کرنا، اس معاشرے میں پروان چڑھنے والی مسلمان نسلوں کے ایمان، کلچر اور اقدار کا دفاع ممکن بنانا، اور مستقبل میں یورپ میں مسلمانوں کے استحکام کے تقاضوں کو پورا کرنا کیونکر ممکن ہوگا؟ اس جیسے سیکڑوں سوال تھے جن کا دور حاضر میں مفصل اور مدلل جواب اشد ضروری تھا۔

یہ وہ مسائل اور چیلنجز ہیں جن کی خاطر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری گذشتہ 38 سالوں سے 100 سے زائد ممالک میں دعوت و تبلیغ اور اصلاح احوال کی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ کبھی ورلڈ اکنامک فورم میں معاشرے میں حقیقی امن کے قیام پر تجاویز دیتے دکھائی دیتے ہیں تو کبھی لندن ویمبلے ارینا میں تمام مذاہب کو یکجا کرکے حضور ﷺ کی شانِ رحمت انسانیت پر آشکار کرتے ہیں۔ ہر سال یورپ کے مسلمانوں کو جمع کرکے الہدایہ کیمپ کے ذریعے مسلمانوں کی نئی نسلوں کو تنگ نظری اور انتہا پسندی سے پاک کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض یورپ میں امت مسلمہ کے وقار کی بحالی ہو یا ان کے معاشی استحکام کا مسئلہ، mortegage کے مسائل ہوں یا یورپ میں عید کا چاند دیکھنے کا مسئلہ، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری شرق سے غرب تک

امت مسلمہ کی رہنمائی کرتے نظر آتے ہیں۔ ذیل میں ان چند مسائل اور چیلنجز کی وضاحت کی جارہی ہے جن کے حل اور مقابلے میں شیخ الاسلام نے تنہا پوری امت مسلمہ کی رہنمائی کی ہے۔

یورپ میں گستاخیِ رسالت کے خاتمے کی جدوجہد

ڈنمارک کی سرزمین سے گستاخی رسالت کا آغاز ہوا تو پورے یورپ میں کشیدگی کی لہر دوڑ گئی۔ پوری امت اور خصوصاً پاکستان میں جلسے جلوسوں اور احتجاج کا آغاز ہوگیا۔ پاکستان میں جلاؤ گھراؤ شروع ہوگئے۔ ایسی صورت حال میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے UNO، امریکہ، یورپی یونین کے تمام ممالک کے سفراء، وزراء اعظم اور صدور کو ایک کھلا خط لکھا جس میں ان کے ملکی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کا حوالہ دے کر ان ممالک کو دعوت دی کہ وہ انسانیت کے امن کی خاطر تمام مذاہب کے بانیوں اور انبیاء کا احترام کریں۔ جب یورپی معاشرے میں آزادیِ اظہارِ رائے کے باوجود وہاں عزت نفس کے قوانین موجود ہیں تو پھر محسن انسانیت ﷺ کی شان میں گستاخی کیوں؟ اگرچہ اس سفارتی کوشش سے گستاخی کا سلسلہ تو نہیں رکا لیکن عالمی ضمیر پر دستک جاری رہی۔

چند سال قبل ڈنمارک میں ہی انتہا پسندی کے خلاف ایک کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے گستاخی رسالت کے قانون کا دفاع کرتے ہوئے دلائل کے ذریعے گستاخی رسالت کے اس فتنے کو ہمیشہ کے لیے دفن کردیا۔ آپ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخی رسالت کی سزا کا قانون سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دور نبوت کا ہے۔ آپ کے دور نبوت میں اللہ، نبی اور آسمانی کتاب (تورات) کی گستاخی کی سزا رجم (پتھر مار مار کر ہلاک کرنا) تھی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اس قانون کو جاری رکھا اور دین اسلام میں بھی اسی قانون کو جاری رکھا گیا۔ آپ نے ان کی کتب کے حوالے دے کر یہ بات ثابت کی اور فرمایا کہ آج کے بعد کوئی یہودی اور عیسائی اگر اپنے نبی پر یقین رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ کسی بھی نبی کی گستاخی سے باز رہے، اس لیے کہ یہ ان کے اپنے انبیاء کا بنایا ہوا قانون ہے۔

یورپی معاشرے میں مسلمانوں کے معاشرتی مسائل

پاکستان سے جاکر یورپ میں بسنے والے مسلمان وہ تھے جو کسی دوسرے مسلک کی مسجد میں اللہ کی عبادت کرنے نہیں جاتے تھے۔ وہ مختلف مسلک اور عقیدہ رکھنے والے لوگوں سے ہاتھ ملانا یا ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ جو مسلمانوں کے کسی دوسرے مسلک کی مذہبی تقاریب میں شریک نہیں ہوتے تھے، اب انہیں ایک ایسے معاشرے میں ایڈجسٹ ہونا تھا جہاں اس کا پڑوسی غیرمسلم تھا۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں میلوں تک مسجد موجود نہ تھی، جہاں کسی اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں حلال گوشت تلاش کرنے کے لیے کئی کلومیٹر سفر کرنا پڑتا تھا۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم نہ تھی، جہاں ان کے بچوں اور بچیوں کو چھٹی کلاس سے سوئمنگ اور ڈانس لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ انہیں ایک ایسی سوسائٹی میں رہنا تھا جہاں 10 سالہ بچے کی ذاتی اور نجی زندگی میں مداخلت کی اجازت نہ تھی۔ جہاں 18 سالہ نوجوان بیٹا یا بیٹی کئی دن یا مہینے گھر واپس نہ آئے تو والدین خون کے آنسو پینے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے تھے۔ جہاں مہینوں، ہفتوں اور سالوں میں کی جانے والی اولاد کی تربیت ایک دن یا رات میں برباد ہوجانے کا خطرہ ہو۔

ان ساری آزمائشوں کے ساتھ ساتھ ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہے کہ پھر کسی نائن الیون کے بعد ہمیں راتوں رات ملک چھوڑنا پڑسکتا ہے، کب کس وقت immigration کے قواعد بدل جائیں۔ کب محض معمولی سی داڑھی رکھنے پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزام پر گرفتار کرلیا جائے۔ اپنے ایمان کا تحفظ کرنا، اولادوں کا ایمان بچانا، ان کی دینی تعلیم و تربیت کرنا اور پھر انہیں بہترین عصری تعلیم دے کر معاشرے کا مفید شہری بنانا ایک ایسی آزمائش تھی جس کی سنگینی کو سمجھنے کے لئے بھی ایک نسل کا وقت درکار ہے۔

یہ وہ سب چیلنجز تھے اور ہیں جن کی وجہ سے ڈاکٹر طاہرالقادری ہر انٹرویو سے دوہری شہریت اور بیرون ملک سفر کا طعنہ سننے کے باوجود اور ہر لمحہ اس ملک میں رہنے اور انقلاب کی جدوجہد جاری رکھنے کی شدید خواہش کے باوجود دنیا بھر میں

اپنا دعوتی و تبلیغی سفر جاری رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے اور اپنی اولادوں کے ایمان کے تحفظ کے ساتھ اس معاشرے میں ایڈجسٹ کرنے کے لیے ڈاکٹر طاہرالقادری نے جو کردار ادا کیا ہے وہ 38 سالوں پر محیط ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے ہزاروں صفحات کی ضخامت درکار ہے۔ ذیل میں ہم چند خدمات کی لسٹ شامل کررہے ہیں:

۱۔ جب شیخ الاسلام سے پوچھا گیا کہ غیر مسلموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا جائز ہے تو آپ نے واضح کیا کہ اگر کھانے والی شے حلال ہے تو ہر ایک کے ساتھ بیٹھ کر کھانا جائز ہے۔ آپ نے مسلمانوں اور اہل کتاب کے باہمی تعلق کو قرآن و حدیث سے واضح کیا۔ جس سے مسلمانوں میں اس سوسائٹی میں جینے کی جرات پیدا ہوئی۔

۲۔ آپ نے 70 سے زائد ممالک میں تنظیمات، دفاتر اور اسلامک سینٹرز قائم کرکے یورپ میں بسنے والوں کو خدمت دین کے لیے ایک منظم پلیٹ فارم عطا کیا۔

۳۔ ہفتہ وار حلقہ درود، ماہانہ اجتماعات، محافل میلاد، الہدایہ تربیتی کیمپ، سیمینارز اور پروگراموں کا ایسا جال بچھایا کہ نوجوان نسل کو دینی و اخلاقی تربیت کے لیے مکمل ماحول میسر آیا۔

۴۔ بیرونی دنیا میں 100 سے زائد مساجد اور دینی تعلیم کے مراکز قائم کیے جہاں بچے بچیوں اور ان کے والدین کے لیے بھی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ Daily اور Week End کلاسز کا اجراء کیا گیا۔

۵۔ منہاج یونیورسٹی کے سیکڑوں اسکالرز کو دنیا بھر میں بھجوا کر یورپ میں مقیم مسلمانوں کی اگلی نسلوں کی تعلیم و تربیت کے مستقل بندوبست کا اہتمام کیا۔

۶۔ افریقہ، امریکہ، یورپ اور ایشیائی ریاستوں میں اسلام دین امن و رحمت، محمد ﷺ پیغمبر امن و رحمت، انسانی حقوق اور بین المذاہب رواداری پر درجنوں نہیں، 38 سال میں سیکڑوں کانفرنسز، سیمینارز اور اِجلاس منعقد ہوئے۔ ویمبلے ارینا میں تمام مذاہب کو جمع کرکے امن کے قیام کے لیے دعا مانگی گئی۔ اس کے بعد شیخ الاسلام نے تمام مذاہب کے افراد کو جمع کرکے حضور نبی اکرم ﷺ کی شان رحمت پر خطاب فرمایا۔ بیسیوں ٹی وی چینلز پر انٹرویوز دیئے، متعدد یونیورسٹیز، کالجز اور اداروں میں اسلام کے تصور جہاد پر خطابات کیے۔ ہر موقع پر سوال و جواب کی نشستیں منعقد کیں۔ اس طویل جدوجہد کے نتیجے میں یورپ کے مسلمانوں کا وقار بلند ہوا اور انہیں عزت و وقار اور جرأت کے ساتھ جینا نصیب ہوا۔

۷۔ یورپ کے کئی ممالک میں حکومتوں کے ساتھ مل کر مصالحتی کونسلز کا قیام عمل میں لایا تاکہ یورپ میں مقیم پاکستانی مسلمانوں کے گھریلو اور ازدواجی مسائل کو عدالتوں میں لے جانے کے بجائے مصالحتی کونسلز میں حل کرلیا جائے۔

۸۔ رؤیت ہلال کے مسئلے میں یورپ کے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف کو ختم کرنے کے لیے تحقیق کرکے قمری کیلنڈر تیار کردیا کہ وہ عید کے تعین میں اختلاف سے بچ سکیں۔

۹۔ دنیا بھر میں دہشت گردی کے اکثر واقعات کے سبب غیر مسلم، مسلمانوں سے جو نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اس سے مسلمانوں میں بھی ردعمل کے جذبات ابھرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر میں امت مسلمہ پر ہونے والے ظلم وستم کے باعث مسلمانوں میں انتقام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس سے اسلام اور کفر کے درمیان نہ ختم ہونے والی نفرت اور جنگ کا آغاز ہونے کا خطرہ تھا۔ شیخ الاسلام نے الہدایہ کیمپوں کے ذریعے یورپ کے مسلمانوں کو انتہا پسندی سے بچانے اور دہشت گردی میں ملوث ہونے سے روک کر یورپ میں مسلمانوں کا مستقبل محفوظ کردیا ہے۔

الغرض ڈاکٹر طاہرالقادری نے 38 سالہ جدوجہد میں شرق سے غرب تک پوری دنیا کو اسلام اور پیغمبر اسلام کا جو تعارف کروایا اس کے نتیجے میں الحمدللہ انڈیا کا وزیراعظم ہو یا صدر اوبامہ، چائنہ کا صدر ہو یا UNO کا جنرل سیکرٹری ہر ایک نے اعلان کیا ہے اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ الحمدللہ دین اسلام اب یورپ میں اپنی بقاء اور دفاع کی جنگ نہیں لڑ رہا بلکہ دینِ دعوت بن کر انسانیت کو امن و ?سلامتی کے دائرے میں داخل کررہا ہے۔

❁❁❁❁❁

فکرِ اسلامی کا تحفظ بذریعہ علم و امن

شیخ الاسلام کی تحریر و تقریر اور شریعت اسلامیہ کے بیان میں سائنسی نظم ملے گا

ڈاکٹر نعیم مشتاق

قرآن مجید کے مطابق اگر نبی کریم ﷺ سے محبت نہ ہو تو اسلام سے محبت نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کے سارے راستے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ سے محبت سے ہوکر گزرتے ہیں۔ محبتِ رسول ﷺ کے بغیر محبت الٰہی کا کوئی تصور نہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھنا چاہتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کی پیروی کرو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo

"(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے"۔ (سورہ آلِ عمران ۳:۳۱)

اسی لیے مولانا جلال الدین رومیؒ نے عشق کی حقیقی تعریف یوں بیان فرمائی ہے:

عشقست طریق و را پیغمبر ما
"عشق نبی کریم ﷺ کی پیروی کا ہی نام ہے"۔
(دیوان شمس، رباعی ۵۷)

اسلام میں عشقِ رسول ﷺ ہی حقیقی ولایت ہے، کراماتِ اولیاء اسی عشقِ رسول ﷺ کی ظاہری علامات ہیں۔ دین اسلام اور نبی کریم ﷺ سے محبت کا ایک انداز آپ ﷺ کے غلاموں سے عقیدت و محبت بھی ہے۔ جنہیں آپ ﷺ کا دور نصیب نہیں ہوا، وہ اپنے اپنے ادوار میں غلامانِ مصطفیٰ سے محبتوں کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی محبتوں کے فیض کو پا رہے ہیں۔ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ سے محبت درحقیقت محبتِ رسول ﷺ ہی کی ایک شکل ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ نے یہی تصور حدیث نبوی ﷺ کے حوالے سے بڑی خوبصورتی سے یوں سمجھایا ہے:

گفت طوبیٰ مَن رَآنی مُصطفیٰ
"مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کیلئے جس نے مجھے دیکھا"
وَالّذی یُبصرُ لِمَن وَ جھی یَری
"اور جو اُسکو دیکھے جس نے میرا چہرہ دیکھا"
ھمچنیں تا صدچراغ را نقل شُد
"اِسی طرح اگر وہ سو چراغوں میں منتقل ہوئی"
دیدن آخر لَقائے اصل بُد
"آخری کا دیکھنا، اصل کی ملاقات تھی"
خواہ ازنورِلسپیں بستاں تو آں
"خواہ آخری روشنی سے تو وہ لے"
ہیچ فرقے نیست خواہ ازشمع داں
"کوئی فرق نہیں خواہ شمع سے سمجھ لے"
خواہ نوراز اوّلیں بستاں بجاں
"خواہ پہلے والے سے تُو دل و جان سے روشنی لے"
خواہ از نورِ لسپیں فرقے مداں

''خواہ آخری روشنی سے، کوئی فرق نہ سمجھ''

خواہ بیں نورازچراغ آخریں
''خواہ روشنی آخری چراغ کی دیکھے''

خواہ بیں نورش زشمعِ غابریں
''خواہ اُس کی روشنی گذرے ہوؤں کی سمجھ''

اللہ نے جس کے اندر کا چراغ روشن کیا ہوگا اُسے ابوبکر، عمر، عثمان وعلی (رضی اللہ عنہم) کے چہروں میں نورِ محمدی ﷺ بھی نظر آجائے گا، اُسے یہی نورِ محمدی ﷺ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ کے چہروں سے نکلتا نظر آجائے گا، یہی نورِ محمدی ﷺ کبھی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات کی شکل میں ظہور پذیر ہوگا تو کہیں یہ قدوۃ الاولیا حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی بن کر برصغیر پاک و ہند میں تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھوائے گا۔۔۔ اور کہیں یہ نورِ محمدی ﷺ اسلام اور پاکستان پر حملہ آور ملکی اور بین الاقوامی طاغوتی طاقتوں پر ضربِ طاہری بن کر نازل ہو رہا ہوگا۔ ہر وہ شخص جو اپنے اپنے دور کے غلامانِ مصطفی ﷺ سے جڑ جائے گا، اپنی آخرت سنوار جائے گا اور اپنی آئندہ نسلوں پر اس نور کا سایہ بھی قائم کر جائے گا۔ غلامانِ مصطفی ﷺ سے یہ تعلق محبت رسول ﷺ ہی کی ایک شکل ہے۔

یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی خدمت کی توفیق حاصل ہو جائے تو اس کی شخصیت اور کردار سے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ بلکہ ایسے انسان سے عقیدت و محبت درحقیقت اللہ اور اس کے نبی ﷺ سے ہی محبت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ انہی کے پیغام کی برکت تھی جس نے ایک عاجز انسان کو اس قابل بنا ڈالا کہ دنیا کے لاکھوں لوگ اس سے محبت وعقیدت کا دم بھرتے ہیں۔ یہ سُنت ِنبوی ﷺ پر عمل کی برکت ہوتی ہے کہ لوگ اسے قابل احترام و لائقِ محبت سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا. (سورہ مریم ۱۹:۹۶)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو (خدائے) رحمٰن ان کے لیے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا''۔

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نیک عمل کرنے والے ایمان داروں سے خدا تعالیٰ خود محبت کرتا ہے اور زمین پر بھی ان کی محبت اور مقبولیت اتاری جاتی ہے۔ مومن ان سے محبت کرنے لگتے ہیں، ان کا ذکرِ خیر ہوتا ہے اور ان کی موت کے بعد بھی ان کی بہترین شہرت باقی رہتی ہے۔ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ جو بندہ سچے اور مخلص دل سے اللہ کی طرف جھکتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں کو اس کی طرف جھکا دیتا ہے اور وہ اس سے محبت اور پیار کرنے لگتے ہیں۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کا فرمان ہے: بندہ جو بھلائی یا برائی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اسی کی چادر اوڑھا دیتا ہے''۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد۳، ص۳۵)

جنہیں آپ ﷺ کا دور نصیب نہیں ہوا، وہ اپنے اپنے ادوار میں غلامانِ مصطفیٰ سے محبتوں کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی محبتوں کے فیض کو پا رہے ہیں

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اِن محبوب بندوں کے وہ کون سے اعمالِ حسنہ ہیں جن کی بدولت دنیا میں اِن سے محبت وعقیدت کے مظاہر ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں یہ امر ذہن نشین رہے کہ ایسے لوگ مخلوقِ خدا کی بھلائی، حقوق کی بحالی اور امن وسلامتی کے فروغ کے لیے ہمیشہ مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ اِس کام کی انجام دہی کے لیے وہ کسی قسم کے لالچ، ریاء اور دکھلاوے کا شکار نہیں ہوتے بلکہ پیکرِ محبت وخلوص بن کر انسانیت کے درمیان محبت و امن کو فروغ دیتے اور نفرت و حقارت کے کانٹے ہٹانے کے لیے ہمہ وقت سرگرداں نظر آتے ہیں۔ ایسی ہی شخصیات میں ہمیں فی زمانہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا نام سرفہرست نظر آتا ہے۔ انسانیت اور مسلمانوں کے لیے آپ کی خدمات کا دائرہ کار ہمہ جہتی ہے، جس کے بیان کے لیے ہزاروں صفحات درکار ہیں۔ آیئے شیخ الاسلام کی 67 ویں سالگرہ کے موقع پر ہم ان کی بے پناہ خدمات میں سے اِن صفحات پر بین

المذاہب رواداری و بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اُن کی علمی وفکری خدمات کے اسلوب کوخراجِ تحسین پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

بین المذاہب رواداری و بین المسالک ہم آہنگی

ہمارے پاکستانی معاشرے کے کئی علمی وفکری شعبوں میں زوال کی طرح مکالمہ بین المذاہب کا موضوع بھی اجتہادی تحقیق سے محروم رہا ہے۔ اس میدان میں اب اجتہاد کی جگہ اندھا دھند تقلید نے لے لی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب اکثر وبیشتر (الاماشاء اللہ) مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے علماء کی تحقیق غلط فہمیوں کے ازالہ کی بجائے بذاتِ خود غلط فہمیاں پیدا کر رہی ہے۔ روایتی مناظراتی سوچ رکھنے والے مبلغین اور طرزِ تبلیغ سامعین میں افہام وتفہیم پیدا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور تعصب پیدا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ بعض مخصوص حالات میں اسلام مخالف اور متعصّبانہ رویوں کا خاتمہ کرنے کے لئے جارحانہ طرزِ تبلیغ درست مگر اسے قرآن و سنت کا پسندیدہ طرزِ تبلیغ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ قرآن ہمیں اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَن کی تاکید کرتا ہے۔

بین المذاہب رواداری کے فروغ کے تناظر میں آج اگر بین المذاہب مکالمہ پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں دونوں اطراف میں شدت نظر آتی ہے۔ نتیجتاً اس طرزِ عمل سے انسانیت محبت و امن کے بجائے نفرت وتعصب کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

مکالمہ بین المذاہب کی بات کریں تو آج ہمارا طرزِ تحریر، دلائل کی نوعیت اور موضوعات کا بار بار تکرار واضح کر رہا ہے کہ ہم آج بھی ذہنی سطح پر دورِ مناظرات سے نہیں نکل سکے۔

اس ماحول میں قرآن و سنت کی روشنی میں عملی تبدیلی کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کاوشوں کی بدولت ہی ہم بین المذاہب رواداری کوممکن بنا سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس سمت کیا تجدیدی کردار ادا کیا اور ان کا طرز اسلوب کن خصوصیات کا حامل ہے، آیئے اس پر روشنی ڈالتے ہیں:

پہلی خصوصیت: مسائل کا شرعی اسلوب

اسلام نے شرعی مسائل کی تحقیق کے لئے درج ذیل چار بنیادی دلائل تجویز کئے ہیں جنہیں مصادرِ شریعت اور ماخذِ قانون کہا جاتا ہے۔

۱۔قرآن ۲۔سنت

۳۔اجماع ۴۔ قیاس

اثباتِ احکام، استنباطِ مسائل اور ماخذ نتائج میں ان مصادر کی شرعی حجیت مذکورہ بالا ترتیب سے تسلیم کی گئی ہے۔تاکہ مسائل و احکام کے استنباط و استخراج میں ایک نظم اور ضابطہ قائم رہ سکے۔ (ڈاکٹر محمد طاہر القادری، تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب، صفحہ ۵)

اگر ہم شیخ الاسلام مدظلہ کے تمام خطبات اور کتب کا جائزہ لیں تو ہمیں شریعت اسلامیہ کے دلائل میں شرعی ترتیب اور سائنسی نظم ملے گا۔ شیخ الاسلام نے تو اس تقریر وتحریر میں دلائل کی ترتیب کے شرعی اصول وضوابط پر اُردو زبان میں ایک کتابچہ ’’تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب‘‘ بھی تحریر فرمایا ہے۔

دوسری خصوصیت: اسلامی ماخذ و دلائل

شیخ الاسلام مدظلہ کی گفتگو، لیکچرز اور کتب میں اسلامی علوم وفنون کا سمندر ملتا ہے۔ قاری اور سامع عقائد ونظریات پر واقف ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اسلاف کے علمی ذخیرہ سے بھی واقف ہوتا چلا جاتا ہے۔ خطاب کا عنوان تو مخصوص ہوتا ہے مگر شیخ الاسلام مدظلہ کے وسعت مطالعہ کے باعث ایک ہی خطاب سے سامع کی زندگی کے کئی مسئلے حل ہو جاتے ہیں اور اسے کئی سوالات کے جواب مل جاتے ہیں۔

راقم الحروف کو بین الاقوامی سطح پر بے شمار مسلم و غیرمسلم اسکالرز کو سننے کا اتفاق ہوا ہے مگر سوالات و جوابات کے سیشن میں جواب اس طرز پر دینا کہ موضوع زیر بحث پرمکمل تسلی وتشفی ہو جائے بلکہ موضوع سے متعلق خود ہی مزید سوالات کا تعارف کرواتے ہوئے جواب کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالتے جانا، یہ خصوصی شرف صرف شیخ الاسلام مدظلہ کے ہی حصے میں

آیا ہے۔ سوال و جواب کے سیشن کی صورت میں اسلامی دلائل کا وسیع ذخیرۂ علم بھی تحریک منہاج القرآن کا خصوصی شرف ہے جس میں دُنیا کی کوئی اور تحریک (اسلامی و غیر اسلامی) شامل نہیں۔ یہ بات ہم محض جذبات کی بنیاد پر نہیں بلکہ باقاعدہ تحقیق کی بنیاد پر عرض کر رہے ہیں۔

تیسری خصوصیت: سمندر کو کوزے میں بند کرنا

اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام مدظلہ کو قوتِ استنباط کی نعمت کے ساتھ ساتھ سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا بھی فن عطا کیا ہے۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

"گفت کوتہ بہتر ست" مختصر بات بہتر ہوتی ہے۔ (دفتر اول)

شیخ الاسلام مدظلہ ایک جملے میں سامعین کی برسوں سے الجھی ہوئی علمی گرہ کو کھول دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ مثالیں بھی ایسی بیان فرماتے ہیں جو نہ صرف نہایت سادہ اور روزمرہ کے مشاہدہ میں آنے والی ہوتی ہیں بلکہ اپنے علمی سرمائے کے طور پر محفوظ رکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔

شیخ الاسلام مدظلہ کا ہر جملہ اپنی جگہ ایک مکمل موضوع کی ترجمانی کرتا ہے اور وہ اپنے اگلے پچھلے جملوں سے بھی معنوی طور پر اس طرح جڑا ہوتا ہے کہ اُس جملے کی انفرادی و اجتماعی شانیں اکٹھی نمایاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ مگر یہ بات وہی محسوس کر سکتا ہے جس کا مطالعہ وسیع اور جاندار ہو اور جو مطالعہ کے سائنسی اصولوں سے بھی واقف ہو۔

اگر کسی شخص نے سطحی سوچ کی بجائے علم لدنی کی دولت سے مالا مال ہو کر مثنوی مولانا رومؒ پڑھی ہے تو وہ یہ بات بھی جانتا ہے کہ جس طرح مولائے رومؒ بڑے سے بڑا روحانی مسئلہ روزمرہ کے مشاہدے میں آنے والے واقعات کی مدد سے عقلی طرز استدلال پر حل کر جاتے ہیں، اُسی طرح یہ فیض ہمیں شیخ الاسلام مدظلہ کی شخصیت میں بھی بہت نظر آتا ہے۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں شیخ الاسلام مدظلہ کے بہت سارے خطابات پیش کیے جا سکتے ہیں۔

چوتھی خصوصیت: ضبط وتحمل کا مظاہرہ

غیر ضروری مناظرات ہمیشہ سے علمائے اسلام کے نزدیک ناپسندیدہ رہے ہیں کیونکہ اس سے فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہوتے ہیں۔ امام غزالیؒ نے احیاء علوم الدین میں مناظرات کے فسادات پر مکمل ایک باب بھی تحریر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

" واضح ہونا چاہیے کہ جو مناظرہ اس غرض کیلئے ہو کہ خود جیتنا اور دوسرے کو شکست دینا، لوگوں میں اپنے فضل و شرف، خوش تقریری اور فخر کو دکھلا کر اپنی طرف مائل کرنا ہو تو ایسا مناظرہ اُن تمام عادتوں کا منبع ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور شیطان کے نزدیک اچھی ہیں۔ باطن کی برائیوں (یعنی کبر، حسد، مرض، شہرت و عہدہ کی محبت وغیرہ) کو اس مناظرے سے وہ نسبت ہے جو ظاہر کی خرابیوں مثلاً زنا، گالی، قتل و چوری وغیرہ کو شراب پینے سے ہے۔ مثلاً: جس طرح کوئی شخص شراب پینے کو چھوٹی بُرائی سمجھ کر پی جائے اور پھر نشہ کی حالت میں اس سے باقی خرابیاں بھی سرزد ہوں، بالکل اسی طرح جس شخص کے دل میں مناظروں کے ذریعے عوام الناس میں ایک فریق کی محبت کم کرنا اور اپنے فتح یاب ہونے سے شہرت اور عہدہ کی طلب حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ہر طرح کی خباثتیں اس کے دل میں چھپی ہوئی ہیں اور گندی عادتیں اس کی شخصیت میں جمع ہیں"۔

(امام غزالی، احیاء علوم الدین، باب العلم، ص۱۰۲)

جواب دینے کے لئے انسان کو علمی وفکری اعتبار سے مضبوط ہونا پڑتا ہے۔ دعوت صرف وہی شخص دے سکتا ہے جس کی اپنے عقائد ونظریات پر گہری نظر ہو اور فکری و اصحیت کے ساتھ ساتھ دعوت وتبلیغ کے حکیمانہ پہلوؤں سے بھی پوری طرح آگاہ ہو۔

مختلف احباب کی جانب سے دیگر مذاہب کے علماء کے ساتھ ہونے والی گفتگو اور طرز اسلوب کا موازنہ اگر ہم شیخ الاسلام کی تحریر وتقریر اور طرز اسلوب سے کریں تو ہم بآسانی یہ

جان جائیں گے کہ شیخ الاسلام کی گفتگو میں دیگر احباب کی نسبت اخلاقی رواداری اور صبر وتحمل کا اظہار بہت زیادہ اور جابجا نظر آتا ہے اور اس طریق پر دعوت اسلام کا حق بخوبی ادا ہوتا ہے۔ دیگر احباب اپنی گفتگو میں دلائل جیتنے کی کوشش میں نظر آتے ہیں مگر شیخ الاسلام کا طرزِ گفتگو دلائل کے ساتھ ساتھ دل جیتنے کی سعید کاوشوں کا مظہر ہے۔

پانچویں خصوصیت: مذہبی رویوں کی اصلاح

لسانی، علاقائی اور مذہبی تعصّبات سے نفرتوں اور دلوں کی بھڑک اٹھنے والی آگ کے ماحول میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جہاں ہر طبقہ زندگی کے لئے ہر شعبہ حیات میں بے مثال و لازوال خدمات سرانجام دیں وہاں مذاہب کے درمیان محبت، اخوت اور امن کو فروغ دینے کے لئے بھی ان کا کردار قابل صد ستائش ہے۔ مذہبی علماء کے بارے میں تنگ نظری اور دوسروں کو قبول و برداشت نہ کرنے کا جو تاثر پایا جاتا ہے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے اس سے یکسر مختلف اور قابلِ تحسین طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ جملہ کاوشیں بذاتِ خود جہاں شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کی ذہنی اور قلبی وسعت کا مظہر ہیں وہیں دوسرے مذاہب کے لئے تحفظ، مساوات اور رواداری کا پیغام بھی ہے۔ اس سے معاشرے میں مجموعی طور پر مثبت اقدار کو فروغ ملے گا۔

ہمارے آج کے مذہبی اور تبلیغی رویوں پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ لکھتے ہیں:

’’آج صورت حالات بعینہ یہی ہے کہ ہم اپنی بات ماننے والوں پر خوش ہوتے ہیں لیکن جو ہماری کسی بات سے اختلاف کرے اسے کافر بنا کر اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔ ہم نے دین میں اپنی اجارہ داریاں بنا رکھی ہیں۔ جس کے پاس کچھ اختیارات ہوں وہ دوسروں کو مسلک سے نکال دیتا ہے۔ جو تھوڑا بڑا ہو وہ دوسرے کو دائرہ اسلام ہی سے نکال دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ ہم نے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا کر سکول کے ہیڈ ماسٹر کی طرح داخل خارج کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے امت تو حضور ﷺ کی ہے لیکن امت سے نکالنے کا اختیار ہر کس و ناکس کے پاس ہے۔ اسی طرح دین اسلام تو اللہ کا ہے۔ وہ بندوں کے حال کو خود بہتر جانتا ہے لیکن دین کے داخل خارج کے انچارج بھی آج کے علماء دین بن گئے ہیں (الاّماشاء اللہ)۔ یہ شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالت نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ امر کس قدر افسوس ناک ہے کہ حضور ﷺ کی امت کے مذہبی وارث الاّماشاء اللہ، ملت کی پاسبانی کی بجائے دین کی مسندوں پر بیٹھے ہی گویا کافر ومشرک اور ملحد و بے دین کے القابات سے نوازنے کے لیے ہیں۔ دین کو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ٹکے ٹکے کے عوض بیچا جاتا ہے۔ شریعت کو اپنی ذاتی استعمال کی چیز سمجھتے ہوئے اپنی پسند وناپسند کے مطابق گھمایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نئی نسل اول تو علماء سے مانوس ہی بہت کم ہے اور اگر کوئی نوجوان اصلاحِ احوال کے لیے ان کے قریب چلا بھی جاتا ہے تو بجائے اصلاح احوال کے متنفر ہو کر اٹھتا ہے‘‘۔

(ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، لااکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ، ص ۴۱)

یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی خدمت کی توفیق حاصل ہو جائے تو اس کی شخصیت اور کردار سے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے

شیخ الاسلام ہمارے مذہبی رویوں میں آجانے والے بگاڑ کا ذمہ دار اُن نام نہاد داعیینِ اسلام کو قرار دیتے ہیں جو حکمت وبصیرت سے عاری اور علمی وفکری اعتبار سے کمزور ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

اپنے آپ کو قائد کہلوانے والے اس طرح کے نالائق افراد کے ہاتھوں تحریکیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ نالائق افراد کے ذریعے دی گئی دعوت کبھی مؤثر نہیں ہوتی۔ بہت سی تنظیموں اور تحریکوں کی دعوت کے بہتر دماغوں تک نہ پہنچنے اور انجام کار ناکام ہو جانے کی ایک وجہ یہ بھی رہی ہے کہ ان کی باگ ڈور

شیخ الاسلام کا ہر جملہ اپنی جگہ ایک مکمل موضوع کی ترجمانی کرتا ہے اور اپنے سیاق وسباق سے بھی معنوی طور پر اس طرح جڑا ہوا ہے کہ اُس جملے کی انفرادی و اجتماعی شانیں اکٹھی نمایاں ہو رہی ہوتی ہیں

جن افراد کے ہاتھوں میں دی گئی وہ صلاحیت واستعداد کے اعتبار سے اس کے اہل نہیں تھے جس وجہ سے لائق و ذہین اور زیرک دماغوں تک ان کی دعوت نہ پہنچ سکی۔ قدرتی بات ہے کہ ایک نالائق آدمی کی دعوت پر لائق اور اچھا ذہن رکھنے والے لوگ کان نہیں دھریں گے۔ اس کی دعوت پر لبیک کہنے والے اس سے کمزور تر ذہن رکھنے والے افراد ہی ہوں گے۔ اب یہ نکتہ قابل غور ہے کہ ایک تو داعی خود کمزور ہو، دوسرے اس کی دعوت مزید کمزور ہو اور نالائق افراد قبول کریں تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ مشن نالائق اور نااہل افراد کے ہاتھوں میں گردش کرتا رہے گا۔ بایں وجہ مستقبل میں بھی اچھے دماغ اس مشن کی طرف راغب نہیں ہوں گے اور یہی عمل بالآخر مشن کی ناکامی کا سبب بنے گا۔ (ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، سفر انقلاب، ص۱۵، مطبوعہ منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ لاہور)

چھٹی خصوصیت: فکرِ اسلامی کا تحفظ بذریعہ علم واَمن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِسلام کے علم و دانش اور اَعلیٰ تصوراتی محاذوں کے خلاف حملوں کا مقابلہ مخاصمت یا غیض وغضب کی فضا میں نہیں بلکہ تعلیم وتعلم، علم دوستی اور منطق کو فروغ دے کر کیا ہے۔ آپ وہ نابغۂ عصر ہیں کہ آپ کسی ایک محاذ پر نہیں بلکہ کثیر الجہات پہلوؤں سے اسلامی تعلیمات کے فروغ اور عالمی سطح پر اسلامی تعلیمات کے دفاع میں مصروف ہیں۔

شیخ الاسلام اور ان کی قائم کردہ تحریک کیا تصورِ دین دیتی ہے؟ دین کی تمام تعلیمات کن بنیادی تصورات (basic concepts) پر قائم ہیں اور ان تعلیمات کی بنیادی روح کیا ہے؟ اس حوالے سے انہوں نے فرمایا:

’’پانچ چیزوں سے ہمارے دین کا vision قائم ہوتا ہے اور یہ تحریک منہاج القرآن کی اِنفرادیت ہے:

1. محبت ومؤدت 2. اَمن وسلامتی
3. اَدب واِحترام 4. علم ومعرفت
5. خدمت وفتوت

گویا ان پانچ اشیاء پر تحریک منہاج القرآن کا تصورِ دین قائم ہے اور جب یہ پانچ چیزیں ملتی ہیں تو حقیقی تصورِ دین بنتا ہے۔ اِن پانچ نکات میں انتہا پسندی یا دہشت گردی کا ہلکا سا شائبہ تک بھی نہیں ہے اور یہی تحریک منہاج القرآن اور اس کی قیادت کی اِنفرادیت ہے‘‘۔

مذاہب کے درمیان آئے روز بڑھتے ہوئے خلیج کو پُر کرنے، تہذیبوں کے مابین تصادم کو روکنے اور بین المذاہب رواداری و بین المسالک ہم آہنگی، تحمل اور برداشت کو فروغ دینے اور امن، سکون ومحبت سے انسانیت کے دامن کو معمور کرنے کے لئے آج عالمی سطح پر ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہی کی معتدل ومتوازن آواز گونجتی دکھائی دیتی ہے۔

آج عالمی حالات جس سمت میں جارہے ہیں، ان کا ادراک کرتے ہوئے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لئے ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ہم آواز بننا ہوگا تاکہ ہم ان کی قیادت میں عالمی سطح پر اسلام کے بارے میں پیدا ہونے والے یا پیدا کئے جانے والے غلط نظریات کی اصلاح کے لئے اپنا کردار ادا کرسکیں۔

اللہ رب العزت کا بے پناہ شکر ہے کہ جس نے نہ صرف تحریک منہاج القرآن کی شکل میں اُمت مسلمہ کو اسلام کی علمی و فکری واضحیت مہیا کی بلکہ ضربِ طاہری سے اس پر حملہ آوروں کا سدباب بھی کیا تاکہ دنیا پر غلامانِ مصطفیٰ کے وجود سے نورِ محمدی ﷺ کا ظہور واضح ہو جائے۔

❁❁❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اسالیبِ تصنیف و تالیف

اعدائے اسلام نے دورِ انحطاط میں امت مسلمہ کو وسائلِ ایمان سے محروم کرنے کیلئے بنیادی عقائد میں تشکیک و ابہام پیدا کیے

شیخ عبدالعزیز دباغ

یہ تحریر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کے ساتھ تربیتی نشستوں کے دوران ان کی گفتگو کے نوٹس پر مشتمل ہے۔ اس سے پہلے یہ مواد قارئین کے سامنے نہیں آیا۔ (شیخ عبدالعزیز دباغ۔ نائب ناظم اعلیٰ ریسرچ)

اعدائے اسلام نے دورِ انحطاط میں امت مسلمہ کو وسائل ایمان و عمل سے محروم کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت دین اسلام کے بنیادی عقائد میں تشکیک و ابہام پیدا کر کے ان کے تشخص کو مجروح کیا اور امت کی psyche میں تشدد، منافرت اور جدلیاتی رجحانات کی ترویج پر محنت سے کام کیا۔ جس کی وجہ سے امت تفرقہ کا شکار ہوئی اور بنیادی عقائد پر اختلاف و انتشار کی وجہ سے ملی وحدت سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس صورت حال کا بغور مطالعہ کر کے انتہا پسندی کے رجحانات کا قلع قمع کرنے، دین اسلام کے بنیادی عقائد کی اصلاح، عالمی سطح پر ان کی ترویج، اختلاف و انتشار کی بیخ کنی، بین المذاہب ہم آہنگی، وحدتِ امت کی بازیابی اور عالمی سطح پر فروغ امن کی جدوجہد کا آغاز کیا۔ دنیا بھر میں مسلم یوتھ پر عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے سیکڑوں پروگرامز کئے اور گذشتہ تین دہائیوں میں حوصلہ افزا نتائج حاصل کئے۔

یہ ایک ایسی جدوجہد ہے جس کے لئے ایک وسیع البنیاد، علم و حکمت سے بہرہ مند، چاک و چوبند اور محنت کی عادی جماعت کی ضرورت ہوتی ہے جو تقسیم کار کی بنیاد پر شب و روز کام کرے اور عوامی شعور کی بیداری کے حصول کے بعد جملہ معاشرتی، معاشی اور سماجی وسائل کو حصولِ مقاصد کے لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق استعمال کرے تاکہ مصطفوی انقلاب کے سویرے کی گھڑی کو قریب تر لایا جا سکے۔ یہ ایک عظیم جدوجہد ہے جس کے لئے شیخ الاسلام نے ہزارہا مسائل، دشواریوں اور رکاوٹوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عالمی سطح پر دینِ اسلام کے صحیح تشخص کے احیاء اور دفاع کا معرکہ تن تنہا سر کیا ہے اور آج بھی صحت کے گھمبیر مسائل کے باوجود مصروفِ عمل ہیں اور والہانہ قیادت کرتے ہوئے تحریک منہاج القرآن کے قافلے کو منزل تک پہنچانے کی جہدِ مسلسل میں شب و روز ایک کئے ہوئے ہیں۔

آپ کا مشن بین الاقوامی اور کثیر الجہات ہے۔ جس کے پھیلاؤ کا احاطہ یہاں ممکن نہیں۔ اس تحریر کا مقصود یہ ہے کہ چونکہ مشن کا بنیادی ہتھیار ابلاغ ہے لہٰذا یہ دیکھا جائے کہ شیخ الاسلام نے اپنے پیغام کو عام کرنے کے لئے تحقیق و تدوین اور تصنیف و تالیف کے کن اسالیب کو اختیار کیا اور ان کی کیسے ترویج کی جس کی وجہ سے محض چار دہائیوں میں انہوں نے ہر اہم موضوع پر قلم اٹھایا، ہر شعبۂ زندگی میں اصلاح اور

تبدیلی کا پیغام رقم کیا اور دین اسلام کے بنیادی عقائد کی اصلاح و ترویج کے لئے قرآن و حدیث کی ہدایت کا مدلل ابلاغ کیا اور اس سلسلے میں احادیث نبوی کی تبویب جدید کر کے علماء، صلحاء، مشائخ اور یونیورسٹیز کے طلبا کے لئے بیک وقت ایک عظیم ذخیرہ مدون کر کے اس کی اشاعت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ نے اتنے قلیل وقت میں صدیوں کا کام سالوں یا چند عشروں میں کیسے سرانجام دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تجدیدی کام تائید ایزدی کے ساتھ ساتھ ان کی تصنیف و تالیف کی وہ ٹیکنالوجی ہے جسے عہد حاضر میں صرف کوئی مجددِ وقت ہی استعمال میں لا کر اس غیر معمولی اور محیرالعقول کارکردگی کو وجود بخش سکتا ہے۔

شیخ الاسلام کے اسالیب تصنیف

مشن کے ابلاغ کے ایک اہم تقاضے کی تکمیل کے لئے اوائل دور سے تصنیف و تالیف کی مختلف اَصناف رائج رہی ہیں اور مختلف طریقوں سے کتب کی تصنیف و تالیف کا کام ائمہ کرام سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اس کی کچھ تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱۔ قلمی تصنیف

یہ طریقہ تو معروف ہے جس کی وضاحت درکار نہیں ہے۔ اس میں مصنف اپنے قلم سے خود لکھتا ہے۔ چنانچہ براہ راست تصنیف کے اس طریقے کے مطابق شیخ الاسلام نے متعدد تصنیفات تخلیق کیں۔

۲۔ مراجعتی تصنیف

اپنے ہاتھ سے لکھی جانے والی کتب کے بعد یہ دوسرا طریقہ آتا ہے۔ یہ طریقہ بھی براہِ راست تصنیف کے زمرے میں آتا ہے، اس طریقہ میں مصنف خود کام کرواتا ہے۔ مثلاً ایک امام، شیخ اور استاد ہے۔ ان کے تلامذہ کام کر رہے ہیں، وہ انہیں کام دے رہے ہیں اور تلامذہ کام کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ بھی ہمارے ہاں متداول ہے، البتہ شکلیں جدا ہوتی ہیں۔ اس طریقہ میں شیخ/استاد اپنے تلامذہ کو ہدایات دیتا ہے کہ ''فلاں فلاں کتاب ہے، اس کتاب کے فلاں فلاں ابواب کو دیکھیں''، ''ان فصول کو دیکھیں''، ''یہ ابواب لیں''، ''یہاں سے تحقیق کریں''، یہ ''مواد لیں''۔ یہ طریقہ بھی افادات سے اوپر درجے کی سو فیصد تصنیفات میں آتا ہے کیونکہ اس میں کامل ثقاہت رہتی ہے۔ ایک ایک چیز جو دی جا رہی ہے وہ مرتب ہو رہی ہے، بلکہ شیخ/استاد کی نگرانی میں طلبہ ریسرچ کر رہے ہیں، کتب دیکھ رہے ہیں، کمپوز کر رہے ہیں، مواد نکال رہے ہیں، پھر مراجعت ہو رہی ہے، شیخ کی طرف رجوع ہو رہا ہے اور وہ اس کی توثیق کر رہے ہیں، پڑھ رہے ہیں، ردّ و بدل، حذف اور ترمیمات کر رہے ہیں؛ اور پھر اس کی ترتیب نو کے لئے اسے واپس دے رہے ہیں۔ گویا وہ پوری کتاب اس طرح متشکل ہو رہی ہے جیسے انہوں نے اپنے قلم سے لکھی۔ جو کام آپ نے اپنے ہاتھ سے کرنا تھا، وہ اپنی نگرانی میں ریسرچرز سے کروایا، اسے لفظاً لفظاً پڑھا، ترمیمات کیں، ترقیم تبدیل ہوئی، ابواب تبدیل ہوئے، تخریج ہوئی اور یوں اس کی تکمیل کر دی۔ اس طرح تصنیفات کو حتمی شکل دی جاتی ہے۔

۳۔ قولی تصنیف

افادات کا مطلب ہوتا ہے کسی کی گفتگو کو احاطہ تحریر میں لانا۔ تحریری صورت میں ڈھلنے کے بعد یہ گفتگو افادات کہلاتی ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام کے خطابات افادات بھی ہیں اور تالیفات بھی ہیں۔ جیسے علامہ اشرف علی تھانوی کی 'افاداتِ یومیہ' ہے۔ پہلے دور میں لوگ مجالس میں بیان کیا کرتے تھے اور ان کے تلامذہ براہ راست نقل کر لیتے تھے۔ پھر اس کی تصریح کر کے شائع کر دیتے تھے۔ اسے 'افادات' کہتے ہیں۔ 'صحیح بخاری' کی اردو میں شائع ہونے والی شرح 'انوار الباری' علامہ انور شاہ کاشمیری کے افادات ہیں۔ یہ ان کے درس ہیں جو مجالس میں ہوئے اور مولوی چراغ علی یا دیگر نے انہیں مرتب کیا ہے۔ لیکن اب یہ ان کے نام سے بھی معروف ہے

اور مرتب کے نام سے بھی۔

افادات میں ثقاہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں جس کا افادہ ہے اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ افادات ملفوظات کے معنیٰ میں بھی ہوتے ہیں۔ ’الفتح الربانی‘ اور ’غنیۃ‘ وغیرہ حضور سیدنا غوث الاعظمؓ کی جتنی مجالس اور خطابات چھپے ہوئے ہیں، یہ آپ کے خطابات و دروس اور ارشادات ہیں جنہیں آپ کے تلامذہ نے نقل کیا ہے۔ دنیا کو معلوم نہیں کہ کس نے مرتب کیا اور کس نے چھاپا۔ یہ کسی کو معلوم نہیں مگر یہ کتب حضور غوث پاک کی تصنیف کے نام سے چل رہی ہیں اور آج اُن ہی کی تصانیف کے نام پر ساری دنیا میں مشہور ہیں۔ ہمارے دور میں پیر سید وحید الدین نے ’ملفوظات اقبال‘ کے نام سے دو جلدیں شائع کی ہیں۔

افادات اور ملفوظات میں اتنی ثقاہت درکار ہوتی ہے کہ کسی ایک لفظ کا بھی فرق نہ ہو۔ اس طرح یہ مکمل طور پر صاحبِ کلام کی تصنیف ہو جاتی ہے، یعنی تصنیف قولی۔ جیسے آقا ﷺ کی حدیثِ تقریری ہے، یعنی کام کسی اور نے کیا، آپ ﷺ دیکھ کر خاموش رہے، آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا، تو وہ آپ ﷺ کی حدیث تقریری ہوگئی۔ اب اس کی سنت اس صحابی کی طرف نہیں بلکہ حضور ﷺ کی طرف جاتی ہے۔ قولی تصانیف اولیاء کرام، علماء، محدثین، ائمہ سے چلی آرہی ہیں، حتیٰ کہ فقہ کی سب سے بڑی اور جامع کتاب ’المبسوط‘ بھی افادات ہیں۔ شمس الائمہ سرخسی نے خود اپنے قلم سے نہیں لکھی، یہ ان کی قلمی تصنیف نہیں ہے۔ انہیں ایک کنویں میں پھینک دیا گیا تھا تو آپ کنویں کے اندر سے املاء کرواتے اور آپ کے تلامذہ کنویں کی منڈیر پر بیٹھ کر آپ کے بیانات کو نقل کرتے تھے۔ اب وہ کنویں سے بولتے تو انہوں نے ان کی آواز کو نقل کر لیا۔ آج ہم کیسٹ سے خطاب کو نقل کرتے ہیں۔ لہٰذا امام سرخسی کی ساری کتاب ’المبسوط‘ ایک transcribed book ہے جو بتیس (۳۲) جلدوں پر مشتمل ہے۔

تاریخ میں اس کی تفصیل تو نہیں لکھی گئی مگر یہ طے شدہ اَمر ہے اور انسانی ذہن بھی یہی کہتا ہے کہ جب امام سرخسی کو کنویں میں پھینکا گیا تھا، ان کے پاس کتب تو نہیں تھیں، مصادر و مراجع نہیں تھے، تو حافظہ کی بنیاد پر انہوں نے ساری چیزیں بیان فرما دیں۔ جن تلامذہ نے ان کے بیانات کو لکھا لامحالہ واپس جا کر انہوں نے اصل کتب اور مصادر سے مراجعت کی ہوگی؛ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ حضرت شیخ الاسلام کا فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھی ایسی ہی مراجعت کی جگہ ہے جہاں ریسرچرز خطابات کی تدوین کر کے مصادر و مراجع کی تخریج کرتے ہیں اور شیخ الاسلام کی زیرِ نگرانی مراجعت، ترمیمات اور تصحیحات کے مراحل سے گزر کر اس کام کی تکمیل کی جاتی ہے۔

خود امام اعظم امام ابوحنیفہ ﷺ کی چھ کی چھ کتابیں اسی نہج پر تالیف ہوئی ہیں۔ انہیں کتبِ ظاہر الروایۃ کہتے ہیں اور ان چھ کتب پر مذہبِ حنفی کی بنیاد ہے اور یہ تمام کتب امام اعظم کی ہی تصور ہوتی ہیں۔ انہی کو مذہبِ امام اعظم کہتے ہیں۔ یہ کتب بھی امام اعظم کی قلمی تصنیفات نہیں ہیں۔ انہیں امام اعظم ﷺ نے بیان کیا ہے، ان کتب میں کچھ املاء کروائی ہیں، کچھ امام محمد اور امام ابو یوسف کے سوالات ہیں اور ان کے جوابات آپ نے دیے ہیں اور کچھ آپ کے دروس ہیں۔ سو امام اعظم کے بیان، املاء، دروس، افادات اور ارشادات کو ایک نظم کے ساتھ ان کے شاگردوں نے مرتب کیا ہے۔ لہٰذا قلم امام محمد بن حسن شیبانی کا ہے اور بیان، کلام، مسائل، فہم، ذہن، تحقیق، ارشادات، اجتہاد امام اعظم ﷺ کا ہے۔ پس مرتب امام محمد ہوئے۔

الحاکم الشہید ایک حنفی فقیہ ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے ان چھ کتب کو ایک ہی کتاب میں یکجا کر دیا تھا اور اس کتاب کا نام الکافي رکھا۔

اسی طرح امام مالک کی کتاب ’المدونۃ الکبریٰ‘ فقہ مالکی کی بنیاد ہے مگر اس کے مرتب امام سحنون ہیں۔

کبھی ایسی کتب پر مرتب کا نام بھی چلتا ہے اور کبھی

صرف صاحبِ تصنیف کا نام آتا ہے۔

۴۔ اِفادات وملفوظات و اِرشادات

چوتھا طریقہ افادات کا ہے۔ اس میں مراجعت نہیں کرتے، توثیق نہیں لیتے۔ خطابات ہوئے، دروس ہوئے، تلامذہ نے ان کے نوٹس بنائے اور نقل کیے۔ پھر اپنی اپنی صلاحیت اور فہم کے مطابق انہیں مرتب کرکے چھاپ دیا۔ یہ بھی جائز ہے کہ جن کے افادات ہیں ان کا نام لکھ دیا جائے۔ اسے 'افادات' اور 'ملفوظات' کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔ اسے لوگ 'ارشادات' بھی لکھ دیتے تھے لیکن یہ اصطلاح تصوف میں استعمال ہوتی ہے۔ گویا تصنیفات کا یہ طریقہ ارشادات، ملفوظات اور افادات کا ہے۔

اگرچہ ایک آدمی افادات و ملفوظات کا بھی مرتب ہوتا ہے مگر اس میں یہ ضروری نہیں کہ مراجعت کی جائے اور اس کی توثیق کروائی جائے۔ لیکن یہ بات طے ہوتی ہے کہ یہ افادات شیخ/استاد کے ہیں اور انہی کے ارشادات کو مرتِب نے اپنی صلاحیت کے مطابق ترتیب دیا ہے۔

۵۔ سماعی/ توثیقی تصنیف

اس اسلوبِ تصنیف کی ایک مثال تھانوی صاحب کی سوانح حیات 'اشرف السوانح' ہے جسے نور الحسن مجذوب نے لکھا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے لکھنے کے بعد تھانوی صاحب کو لفظاً لفظاً پڑھ کر سنائی۔ یہ تھانوی صاحب کے کلمات ہیں نہ ملفوظات۔ یہ ان کے ارشادات ہیں جو ان کی مجالس میں بیان ہوتے تھے، یہ تھانوی صاحب کی تلقینات بھی ہوسکتی ہیں جنہیں اپنی معلومات کے مطابق نور الحسن مجذوب نے خود مرتب کیا مگر لفظ بلفظ ان کو پڑھ کر سنایا تو گویا یہ سماعی تصنیف ہوگئی، سننے کے بعد اس کی توثیق کردی تو یہ توثیقی تصنیف بھی ہوگئی لیکن لکھی نور الحسن مجذوب نے تھی۔ جیسے آپ کہتے ہیں کہ ائمہ حدیث کی اجازت سماع وقرأت سے بھی ہے اور قرات سے بھی ہے اور دیگر طرق سے بھی۔ تحمل حدیث اور اَخذ حدیث کے آٹھ طرق ہیں:

(۱) سماع، (۲) قرأت، (۳) اجازت، (۴) مناولہ، (۵) مکاتبہ، (۶) اعلام، (۷) وصیت، (۸) وجادۃ۔

ان آٹھ میں سے جو بھی آ گیا وہ شیخ کی اجازت ہوگئی، وہ شیخ کی طرف منسوب ہوگئی؛ خواہ بطریق سماع و قرأت ہو، بطریق مناولہ ہو، بطریق کتابت ہو یا بطریق اجازت ہو۔

افادات میں مرتب اپنی طرف سے کچھ نہیں کر رہا۔ اگر اپنی طرف سے کر رہا ہے تو پھر اس کی توثیق کروانا ضروری ہے تاکہ شیخ سماع کرکے توثیق کرے پھر اس کی تصنیف ہو جائے گی۔

۶۔ ماخوذ از اِفاداتِ فلاں (مرتّبہ)

کوئی مواد دوسرے نے مرتب کرکے چھاپ دیا۔ اگر اپنے طور پر اضافہ کیا ہو تو اس میں مرتب خود لکھے کہ ''یہ میرا کلام ہے''، ''یہ میری بات ہے''، ''یہ میرا بیان کردہ نقطہ ہے''، ''یہ میری توضیح ہے''۔ آغاز میں بیان کردے کہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ میرے شیخ کے افادات وارشادات ہیں اور جہاں جہاں خود اپنی طرف سے اضافہ کیا جاتا ہے تو اس کی تصریح کر دی جائے تاکہ پتہ چل جائے کہ یہ شیخ کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ افادات کا طریقہ ہوتا ہے۔

فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ویمن ریسرچز 'سلسلہ تعلیماتِ اسلام' پر کام کر رہی ہیں۔ اب 'سلسلہ تعلیماتِ اسلام' پر جو کام ہو رہا ہے، وہ شیخ الاسلام کی طرف نہیں بھیجا جاتا کہ وہ اسے دیکھیں۔ کتاب کا بنیادی مواد آپ کے خطابات اور تصانیف سے لیں گے اور سرورق پر ان کے نام کے ساتھ 'ماخوذ اَز اِفادات'، یا 'ماخوذ اَز تصنیفات وخطبات' لکھا جاتا ہے۔

تحریر وتصنیف کے بنیادی قاعدے

شیخ الاسلام ریسرچز کے ساتھ تربیتی نشستوں میں اِنہی اصول وضوابط سے بھی فیضیاب فرماتے ہیں۔ ایسی ہی نشستوں میں آپ نے تخلیقی تحریر لکھنے کے حوالے سے فرمایا ہے:

☆ سب سے پہلے موضوع کا ذہن میں تعین ضروری ہے۔

اس ضمن میں لازم ہے کہ مضمون اور اس کے جملہ پہلوؤں کو سامنے رکھا جائے۔ یہ تعیین اور تضمین کا مرحلہ کہلاتا ہے۔ پھر مضمون کی تضمین یعنی مضمون میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں، پھر شامل چیزوں سے اجتناب، تحدید (حدود کا تعین) یعنی کیا موضوع کی حد میں ہے اور کیا موضوع سے باہر ہے۔

☆ جب تضمین کر لی جائے یعنی مضمون میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں،تو پھر شامل نہ کی جانے والی چیزوں سے اجتناب کا مرحلہ آتا ہے اور حدود کا تعین کیا جاتا ہے اسے تحدید کہتے ہیں۔ یعنی کیا موضوع کی حد میں ہے اور کیا موضوع سے باہر ہے۔ جو کچھ موضوع میں شامل نہیں اسے چھوڑ دیا جائے۔

☆ موضوع کے مشمولات کی تمیز انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ روایات بیان کرنے میں ترجیحات دیکھیں۔ مثلاً ’’سچ کی ترغیب‘‘ موضوع ہے تو ایسی حدیث نہ لیں جس میں ہو کہ جو سچ نہ بولے اسے یہ سزا دی جائے گی۔ احکام اور ترغیب میں فرق ہے۔ احکام کے لئے احادیث صحیحہ یا حسن کی ضرورت ہے جبکہ ترغیب کے لئے نچلے درجے کی سند کی حدیث بھی لائی جاسکتی ہے۔

☆ تعیین، تضمین، تحدید اور تمییز مواد حاصل کرنے اور انہیں ضبطِ تحریر میں لانے کے بنیادی اصول ہیں جن کی پابندی نہ کی جائے تو محقق تحریر وجود میں نہیں آسکتی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ایک ہزار سے زائد کتب مکمل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے 530 کتب چھپ چکی ہیں اور باقی مسودات پر بیان کردہ طریقہ ہائے تصنیف و تالیف کے مطابق کام ہو رہا ہے۔ فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ آپ کا تحقیق وتصنیف کا ادارہ ہے جس میں 24 گھنٹے کام جاری رہتا ہے اور آپ کے بیرون ملک ہونے سے اس ادارے کی کارکردگی پر کوئی اثرات مرتب نہیں ہوتے کیونکہ انسٹیٹیوٹ میں مختلف پراجیکٹس پر کام کرنے والے ریسرچ اسکالرز ہمہ وقت آپ کے ساتھ ٹیلی فون اور ویڈیو لنک کی سہولت رکھتے ہیں اور آپ سے ہدایات لے کر کام جاری رکھتے ہیں۔ ❁❁❁❁❁

اسلام کی حقیقی تعلیمات امن ومحبت اور اجالوں کے پیامبر
بین المذاہب وبین المسالک رواداری وہم آہنگی کے لئے کوشاں

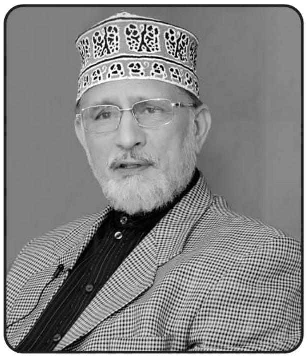

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کی 67 ویں سالگرہ کے پر مسرت موقع پر
ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نابغہ روزگار شخصیت کا سایہ امت مسلمہ پر قائم ودائم رکھے۔

نثار احمد چودھری (صدر)

عابد حسین (سیکرٹری جنرل)

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل تائیوان

Chief Zwelivelile Mandlesizwe Dalibhunga Mandela

(Grand Son of Nelson Mandela)

"The similitude of a good word is like a good tree. Its roots are firmly planted in the ground and its branches reach up to the sky; it bears its fruit perpetually (from season to season) by the command of its Creator" Al Qur'an 14:24

I want to convey my heartiest congratulations to Shaykh-ul-Islam Dr Tahir ul Qadri and the entire Minhaj-ul-Quran family on the 67th year celebrations. Through the ideas, wise words and impeccable actions of Shaykh-ul-Islam, Allah Almighty has blessed humanity. Today we witness that beautiful tree taking root all over the world in true service of humanity. His example extends to all endeavours and walks of life. We have witnessed with our own eyes what has been accomplished in the fields of education, social welfare, spiritual upliftment, interfaith dialogue, multilateral relations and even in the political sphere. To achieve this level of universal acclaim is no small feat. To build solid institutions in all these areas is truly an amazing sign of Allah's blessings (barakah) and grace (rahmah).This speaks to the sincerity of intention with which the Minhaj-ul-Quran tree has been planted. I have no doubt that it will continue to grow in leaps and bounds and I pray that Allah Almighty grants Shaykh-ul-Islam and his global family good health, strength, and the sustenance to continue this excellent work. In our recent visit to Lahore, Pakistan we were overwhelmed by what has been achieved in the service of Islam and humanity. We saw the firm foundations that have been planted in the realm of education from early childhood development to higher education at post graduate level. Not only is the quality of education of world standard but it is also supported by best of breed technology and innovation and offered on an elearning online platform comparable with the best in the world. It is truly a fulfillment of the first revelation from the Qur'an: Iqra! Read! Read in the name of thy Lord who created. Created man from a single cell. Read and thy Lord is most noble. He who taught the use of the pen. Taught man that which he knew not" Shaykh-ul-Islam has not only bequeathed humanity with a legacy of superlative educational institutions in his lifetime, he has also gifted us with a corpus of literature in a diverse multitude of disciplines probably unparalleled in our times. It was once estimated that theg reat Islamic Scholar Ibn Hajr was such a prolific writer that the sum of his intellectual output would equate to writing 40 pages for everyday that he lived. Shaykh-ul-Islam Dr Tahir ul Qadri's scholarship is of such an erudite standard that he already has 500 books published and as many in various stages of editing and production. Such an accomplishment can only be executed as a labour of love and effulgent blessing of one who walks in the light and footsteps of our leader Prophet Muhammad May Allah's choicest blessings and salutations be upon him.I was touched and deeply moved by what has been done in the realm of social welfare for orphans and women two of the most vulnerable categories of humanity today. As we sat with the orphan children and observed how well they were cared for and loved; we were reminded of the prophetic saying "I and the one who cares for an orphan will be together like this (and he pressed his two fingers together) in paradise." What a blessing and what an achievement. On the eve of Milad un Nabi we witnessed how non Muslims spoke words of poetry and praise on Prophet Muhammad. This is a veritable testimony of what Shaykh-ul-Islam and Minhaj-ul-Quran has accomplished in the field of interfaith dialogue and building good relations. I have no doubt that will go a long way in truly demonstrating the Prophet's legacy of being a 'mercy unto all mankind'.The world is in need of a new political paradigm that is embedded in a culture of good governance and service to humanity. The dominant global paradigm reduces people to servants of the system whereas Islam teaches us that "the leader of a people serves them". In this regard the distinguished work of Shaykh-ul-Islam is a beacon of hope and provides optimism for a better future.This acknowledgement and message of well wishes would be incomplete without commending the foot soldiers of Minhaj-ul-Quran here on the southern tip of Africa. They are truly worthy ambassadors who go to untold lengths to support our work and serve humanity in whatever capacity they are able to.As we join you in celebrating 67 years and as we reflect on the many achievements we wish you well for the future. May you grow from strength to strength and may your good tree grow to even greater heights in service to humanity.

معاصر سیاسی قائدین کے 67ویں سالگرہ پر پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے لیے تہنیتی پیغامات

تدوین واہتمام: عبدالحفیظ چوہدری

خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں

عمران خان (چیئرمین پاکستان تحریک انصاف)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اعلیٰ تعلیم یافتہ، دردمند، محب وطن پاکستانی ہیں، انہوں نے پاکستان کو جمہوری اقدار کا حامل ایک باوقار ملک بنانے کیلئے کٹھن جدوجہد کی، جانی ومالی قربانیاں دیں، ڈاکٹر طاہرالقادری نے ہمیشہ امن، بھائی چارے اور تکریم انسانیت کیلئے عملی جدوجہد کی ہے۔ طاہرالقادری کی علمی، فلاحی، مذہبی، سیاسی خدمات کو احترام وقدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خوشحال پاکستان کی جدوجہد میں ہم انکے شانہ بشانہ ہیں۔ میں انہیں 67ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور ان کی صحت کیلئے دعا گو ہوں۔

متبادل بیانیہ عظیم خدمت

آصف علی زرداری (کو چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک سیلف میڈ آدمی ہیں، انہوں نے اللہ کی مدد و نصرت اور محنت شاقہ سے اپنا نام بنایا، پوری دنیا میں اسلامک سنٹرز قائم کر کے اسلام کا انتہا پسندی سے پاک پیغام پہنچایا، دہشتگردانہ فکر کے خلاف متبادل بیانیہ دیا، اس پر ملت اسلامیہ اور پاکستان کے ہر شہری کو فخر ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت پورے عالم اسلام خصوصاً برصغیر کیلئے بڑی نعمت ہے۔ دہشتگردی کو کچلنے کیلئے ڈاکٹر طاہر القادری نے جو تحقیقی کام کیا وہ یقیناً وقت کی اہم ضرورت تھی۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی علمی، مذہبی، فلاحی و سیاسی خدمات کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں، پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بےنظیر شہید بھٹو نے بھی 5 اگست 2003ء میں منہاج القرآن اسلامک سنٹر لندن میں ڈاکٹر طاہر القادری سے ملاقات کی اور انکی تحریک کے اغراض و مقاصد، اشاعتِ اسلام، فروغِ علم و امن سے متاثر ہو کر منہاج القرآن کی تاحیات ممبر شپ اختیار کی۔ میں ان کی صحت و سلامتی کیلئے دعا گو ہوں۔ انکی 67 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

والدہ منہاج القرآن کی لائف ممبر تھیں

بلاول بھٹو (چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی)

میری والدہ شہید بےنظیر بھٹو کا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے ملاقاتوں کا ایک طویل سلسلہ رہا ہے۔ میری شہید والدہ تحریک منہاج القرآن کی لائف ممبر بھی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو ایسے سکالرز اور ریفارمرز کی ضرورت ہے جو دین اور دنیا کا ابہام سے پاک فہم رکھتے ہوں، ڈاکٹر طاہر القادری بھی ایک ایسی ہی شخصیت ہیں۔ بلاشبہ انہوں نے دہشتگردی کے فتنے کو ملک اور ملک سے باہر جس جرأت، فہم وفراست اور تدبر کے ساتھ ایکسپوز کیا ہے وہ اسلام، انسانیت اور پاکستان کی بڑی خدمت ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی صحت، سلامتی کیلئے دعا گو ہوں۔

دیرینہ نیازمندی ہے
شیخ رشید احمد (صدر عوامی مسلم لیگ)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے میری دیرینہ نیازمندی ہے، اللہ نے انہیں علم وحکمت کے خزانے عطا کیے اور ڈاکٹر طاہرالقادری نے ودیعت کردہ ان علمی خزانوں کو پوری دنیا میں پھیلایا، بالخصوص نوجوان نسل کے دلوں میں انہوں نے اسلام اور امن کے جو دیپ جلائے یہ ان کا اسلامیان پاکستان بالخصوص والدین پر ایک بڑا احسان ہے۔ نوجوان ڈاکٹر طاہرالقادری کیلئے جان ہتھیلی پر رکھ کر نکل آتے ہیں، میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ڈاکٹر طاہرالقادری کو ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے، قومی لٹیرے ان کے ذکر سے تھر تھر کانپتے ہیں۔ میں انہیں 67ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اتحاد امت کیلئے کوشاں
سراج الحق (امیر جماعت اسلامی)

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری عالم اسلام کی پہچان اور بین الاقوامی شخصیت ہیں جو اتحاد امت، امن، بین المذاہب وبین المسالک رواداری اور فلاح انسانیت کے لیے کوشاں ہیں۔ رب کریم نے آپ کو قوت بیان، قوت تحریر، قوت حافظہ اور قوت استدلال جیسی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ملک میں رواداری، تحمل، برداشت، آئین پاکستان سے وفاداری اور اصول پرستی پر مبنی صحت مند سیاسی روایات کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔ غریب دشمن نظام انتخاب کو بدلنے کیلئے ڈاکٹر طاہرالقادری کی جدوجہد قابل تحسین ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی صحت وسلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔ ان کو 67 سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بے مثل علمی تحقیقی کام
ڈاکٹر فاروق ستار (سربراہ ایم کیو ایم پاکستان)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے چھوٹی سی زندگی میں جتنا علمی دینی کام کر دیا وہ بلاشبہ ملت اسلامیہ اور آئندہ نسلوں کے لیے زاد راہ ہے۔ وہ اپنے علمی و تحقیقی کام میں بھی بے مثل اور سیاست کے پرخار میدان میں بھی اپنی ایک الگ شناخت اور آواز رکھتے ہیں۔ 67ویں سالگرہ پر صمیم قلب سے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

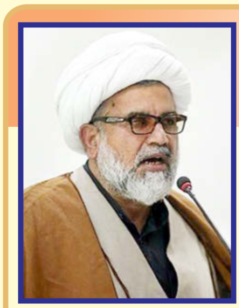

امت مسلمہ وانسانیت کیلئے عظیم جدوجہد
علامہ راجہ ناصر عباس (سربراہ مجلس وحدت المسلمین پاکستان)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اسلام اور پاکستان کیلئے خدمات تاریخ کا قابل فخر باب ہے۔ انہوں نے تن تنہا جرات و بہادری کے ساتھ اسلام کا پیغامِ امن پوری دنیا میں پھیلایا جسے زبردست پذیرائی ملی اور ڈاکٹر طاہرالقادری کی جدوجہد پوری امت مسلمہ اور انسانیت کیلئے ہے، اسی لئے دنیا ڈاکٹر طاہرالقادری کے کردار اور علمی وجاہت کی معترف ہے۔ ہم ان کی 67ویں سالگرہ پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نعمتوں کے شکر کے حق کی ادائیگی

مصطفی کمال (چیئرمین پاک سرزمین پارٹی)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اگر اللہ نے علم کے خزانے عطا کیے تو ساتھ اظہار کا وقار اور سلیقہ بھی عطا کیا اور انہوں نے اللہ کی ان خوبیوں اور نعمتوں کے اظہار اور شکر کا بھی حق ادا کیا، ہم ان سے سیکھتے ہیں، ان کی صحت وسلامتی کیلئے ڈھیروں دعائیں۔

ہر لمحہ اسلام اور انسانیت کی خدمت

صاحبزادہ حامد رضا (چیئرمین سنی اتحاد کونسل)

ہمیں فخر ہے کہ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے عہد میں زندہ ہیں، اللہ نے انہیں بے شمار خوبیوں سے نوازا، اللہ نے انہیں جو خوبیاں، صلاحیت اور علم و دانش کے موتی عطا کیے انہوں نے انہیں بنی نوع انسان تک پہنچایا اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ دین اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لیے صرف کیا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کا علمی و تحقیقی کام امت مسلمہ کیلئے عظیم سرمایہ ہے، منہاج یونیورسٹی، درجنوں کالجز، 700 سے زائد سکول، 100 ملکوں میں منظم نیٹ ورک ڈاکٹر طاہر القادری کی اسلام، انسانیت اور علم سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے پاکستان میں تعلیمی اداروں کا جال بچھا کر ملک کے مستقبل کو تابناک بنانے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ انکی سلامتی اور لمبی عمر کیلئے دعا گو ہیں۔

شیخ الاسلام نابغہ روزگار

ڈاکٹر مولانا محمد اجمل قادری (سرپرست اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام (س)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ہمارا مشن قرآن پاک کی خدمت اور اس کے دروس کو عام کرنا ہے۔ اللہ خدمت قرآن کے اس باہمی تعلق کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ میں انہیں صدقِ دل سے سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

متحرک، جہاں دیدہ، صاحب علم و فضل

جہانگیر ترین (مرکزی رہنما پاکستان تحریک انصاف)

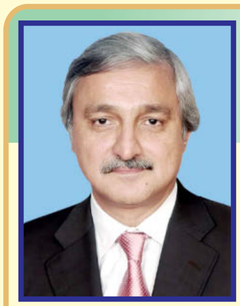

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک متحرک، جہاں دیدہ، صاحب علم و فضل شخصیت ہیں، دینی اور دنیاوی علوم پر ان کی دسترس کی وجہ سے ان کا وجود عالم اسلام کیلئے نعمت غیر مترکبہ ہے، ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان کے قابل فخر سپوت ہیں جن کی تحقیق کی خوشبو دنیا کے ہر خطے تک پہنچ رہی ہے۔ انہوں نے دنیا کے 100 سے زائد ممالک میں سنٹر قائم کر کے ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جس سے رہتی دنیا تک علم و نور کی روشنی قریہ قریہ پھیلتی رہے گی۔ میں 67 ویں سالگرہ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

کشمیر پر جرأت مندانہ موقف

سردار عتیق احمد خان (سربراہ مسلم کانفرنس AK)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عملی، مذہبی، تحقیقی شخصیت سے متاثر تھا، اب ان کی سیاسی بصیرت کا بھی معترف ہوں، اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ایک سیلف میڈ شخصیت ہیں۔ انہوں نے اپنے قلم، علم، حلم اور خداداد فہم وفراست سے اپنا جہان اپنے ہاتھوں سے آباد کیا، ان کی روشن خیال فکر کی وجہ سے یورپین نوجوان دین اسلام کے قریب آ رہے ہیں اور ایک باعمل مسلمان نسل پروان چڑھ رہی ہے، ڈاکٹر طاہرالقادری نے آئندہ نسلوں کی علمی آبیاری کیلئے بے مثال تعلیمی ادارے قائم کر کے کم آمدنی والے خاندانوں کیلئے اعلیٰ تعلیم کے دروازے کھولے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کا موقف ہر جگہ جرأت مندی کے ساتھ دہرایا جس پر میرے سمیت اہل کشمیران کے شکر گزار ہیں۔ 67ویں سالگرہ پر میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی درازی عمر کیلئے دعا گو ہیں۔

سفیر امن

راجہ پرویز اشرف (سابق وزیر اعظم پاکستان)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نہ صرف مذہبی بلکہ سیاست پر گہری نظر رکھنے والی شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سفیر امن کے طور پر پوری دنیا میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہمارا محبت اور خلوص کا دیرینہ رشتہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے عوامی اتحاد کے نام سے اکٹھے کام کیا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ایک انسانیت دوست شخصیت ہیں۔ انہوں نے جس عزم اور جرأت مندی کے ساتھ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے جدوجہد کی ہے وہ ایک مثال ہے۔ انہی کی انسانیت دوستی کی وجہ سے آج تمام جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں اور شہدائے ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے یک زبان ہیں۔ میں انہیں 67 ویں سالگرہ پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ہمارا قائد، ہمارا فخر

خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن)

قائد انقلاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 67 ویں سالگرہ پر ہم انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دلی دعا ہے کہ وہ انہیں عمر خضر عطا کرے اور وہ صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ وہ ہمارے لئے ایمان اور دنیاوی امور میں دونوں حوالوں سے رہنمائی کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے قائد علم، عمل، زہد و تقویٰ، فہم و فراست، اسلام اور انسانی خدمت کے حوالے سے بے مثال، قابل رشک اور قابل تقلید ہیں۔ انہوں نے اشاعت دین کا بیڑا اٹھایا تو شرق و غرب، عرب و عجم میں مجدد رواں صدی قرار پائے۔ ہمیں اپنے قائد کے علم و بصیرت اور انسانی خدمت پر فخر ہے۔

ججز، وکلاء، علماء کے استاد

قمر الزمان کائرہ (صوبائی صدر پاکستان پیپلز پارٹی)

میں سربراہ عوامی تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صحت اور تندرستی کیلئے بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ججز، وکلاء اور علماء کے استاد ہیں، اللہ نے انہیں علم وعمل کی نعمتوں سے نوازا، انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام اور پاکستان کی سربلندی کے لیے صرف کیا، انہوں نے بہتری کے حوالے سے امید کے چراغوں کو بجھنے نہیں دیا، پوری دنیا کے نوجوانوں کو اسلام اور پاکستان کی فکری اساس سے جوڑا، ہم ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے سیکھتے ہیں، وہ اسلام اور پاکستان کی توانا آواز ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری سکالر، ماہر تعلیم، دانشور، محقق، قانون دان اور مدبر سیاستدان ہیں، اتنے اوصاف کسی ایک شخصیت میں ہونا یقینا اللہ کریم کی خاص نوازش ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کو ان کی 67ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اسلامی دنیا کا جانا پہچانا نام

میاں منظور احمد وٹو (مرکزی رہنما پاکستان پیپلز پارٹی)

ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان کی سیاست، اسلامی دنیا کا جانا پہچانا نام ہے، انہوں نے دہشتگردی کے خاتمہ کیخلاف فتویٰ دے کر پاکستان، اسلام کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت کی، انہوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر خودکش دھماکوں کو حرام ثابت کیا، بلاشبہ ان کی یہ اسلامی، ملی، انسانی خدمت رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیگی، میں ان کی صحت وتندرستی کیلئے دعا گو ہوں۔

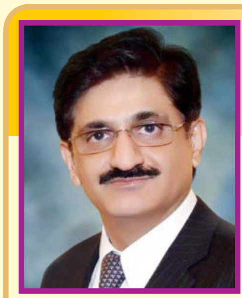

اصلاحی، اخلاقی، روحانی تربیت

سید مراد علی شاہ (وزیر اعلیٰ سندھ)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اسلام کے احیاء اور پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں، پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ کی اصلاحی، اخلاقی، روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی وعصری علوم میں سرپرستی رہبری ورہنمائی سے لاکھوں طلباء وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر ملک وقوم کی خدمت کررہے ہیں، آپ کی قائم کردہ تحریک منہاج القرآن دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں ایک منظّم اور مؤثر نیٹ ورک بنا چکی ہے جو دنیا بھر میں احیائے ملت اسلامیہ اور اتحاد امت کے عظیم مشن کے لیے مصروف عمل ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی صحت وسلامتی کے لیے دعا گو ہیں، ان کو 67ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جہاد اور فساد کا فرق

شہلا رضا (ڈپٹی سپیکر سندھ اسمبلی)

پاکستان پیپلز پارٹی دہشتگردوں کی زخم خوردہ جماعت ہے، بی بی شہید دہشتگردی کا شکار ہوئیں اور پاکستان شہید ذوالفقار علی بھٹو کے بعد ایک عظیم لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو سے محروم ہوگیا۔ ہم نے دہشتگردوں کے ہاتھوں بہت زخم کھائے مگر اسلام، انسانیت اور پاکستان کے دشمن دہشتگرد ہمیں ہمارے اصولوں سے نہ ہٹا سکے، ڈاکٹر طاہرالقادری کی صلاحیتوں کی میں اس اعتبار سے بھی معترف ہوں کہ انہوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر جہاد اور فساد کے فرق کو واضح کیا۔

امن، اتحاد، بھائی چارے کا درس

فواد چودھری (ترجمان پاکستان تحریک انصاف)

ڈاکٹر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی کام مستند ہے جو امن، اتحاد اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے اسلام کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کیا ڈاکٹر طاہر القادری ایک روشن خیال سیاسی و مذہبی رہنماء ہیں جن کی فکر سے دنیا میں امن، برداشت اور رواداری کو فروغ مل رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے اسلام، پاکستان اور انسانیت کی جو خدمت کی ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی صحت و سلامتی کیلئے دعا گو ہوں۔

بیداری شعور کا مشن

ناصر شیرازی (ڈپٹی سیکرٹری جنزل مجلس وحدت المسلمین)

ڈاکٹر طاہر القادری کی کاوشوں کا ہی ثمر ہے کہ آج پاکستانی قوم میں اپنے حقوق کے بارے میں شعور بیدار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے انتہائی جرائت و بصیرت کے ساتھ حق کو بیان کیا ہے اور پاکستانی قوم کو فکری رہنمائی دی ہے۔ انکی درازی عمر کیلئے دعا گو ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے لیے سینئر اینکرز صحافیوں اور کالم نویسوں کے مبارکبادی پیغامات

پرعزم شخصیت

مبشر لقمان (سینئر اینکر پرسن، دانشور)

ڈاکٹر طاہر القادری 4 دہائیوں سے تسلسل کے ساتھ بیداری شعور کیلئے دن رات کوشاں ہیں انہوں نے سول آمریت کے خاتمے، حقیقی جمہوریت کے قیام، انتخابی اصلاحات، خوشحال اور تعلیم یافتہ پاکستان کیلئے بے مثال جدوجہد کی، اس جدوجہد میں سانحہ ماڈل ٹاؤن بھی ہوا کارکنوں نے قربانیاں بھی دیں مگر ان کے عزم اور جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی، ایسی شخصیات کا وجود قوموں اور معاشروں کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔

فیصل عزیز خان (چیف نیوز آفیسر، صدر بول)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو میں ایک ریفارمر کے طور پر جانتا ہوں۔ مجھے ان کے متعدد انٹرویوز کرنے کا اعزاز حاصل ہوا میں نے ان کے دل میں پاکستان اور اس کے عوام کے درد کو محسوس کیا۔ ڈاکٹر طاہر القادری ایک ایسا پاکستان چاہتے ہیں جس میں عوام اور ادارے محترم ہوں اور حکمران حقیقی معنوں میں عوام کے خادم ہوں۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے ادارے کی طرف سے شیخ الاسلام کو سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

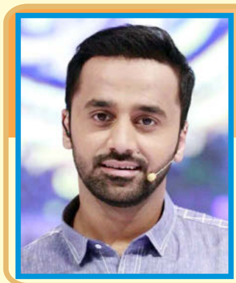

مخالف سمت میں تیراکی

وسیم بادامی (سینئر اینکر پرسن اے آر وائی)

ہم ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے سیکھتے ہیں وہ پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت تیرتے ہیں، سیاست ہو یا مذہب وہ تحقیق کے راستے پر ہیں۔ ہر ایشو پر اپنی ایک رائے اور فکر رکھتے ہیں جس کا اظہار وہ نتائج کی پرواکیے بغیر پوری جرأت سے کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اجمل نیازی (سینئر کالم نویس)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نہ صرف پاکستان، عالم اسلام اور پوری دنیا میں ایک ایسے سکالر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں، جن پر ساری امت فخر کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کو اللہ کریم نے بڑے اوصاف سے نوازا ہے، بہادر، دبنگ اور بے باک انسان ہیں۔ ان پر ہم سب کو فخر ہے، وہ جب بولتے ہیں تو امید کے دروازے کھلتے ہیں، انکی تقریر تقدیر بدل سکتی ہے میں ان سے یونیورسٹی کے زمانے سے متعارف ہوں، انکا مداح اور مبصر ہوں۔ میری خواہش ہے کہ وہ مسلمانان عالم کی رہنمائی فرمائیں اور ہمیشہ کی طرح پاکستان پر خصوصی توجہ دیں، میرے ساتھ انکی شفقت بہت زیادہ ہے اور اس عظیم شفقت کے دائرے میں وہ سب لوگ آتے ہیں جو دل میں انکے کیلئے احترام و محبت رکھتے ہیں، میری دلی دعا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کی عمر عزیز دراز ہو وہ بہت دیر تک ہمارے درمیان موجود رہیں۔ انکی موجودگی ایک روحانی آسودگی کی طرح ہے جسے ہر انسان بڑی آسانی سے محسوس کر سکتا ہے، اکثر لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ کوئی آئے گا اور ہمارے لئے نئے زمانوں کی خوشخبری لائے گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بہت بڑا لیڈر، بہادر اور بے باک انسان ڈاکٹر طاہر القادری ہی ہو۔

علم دوستی کی روشن مثال

عامر سہیل (سابق کپتان: پاکستان کرکٹ ٹیم)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری عالم اسلام کے منفرد، بہترین اور نمایاں سکالر ہیں، اتحاد امت، امن اور فلاح انسانیت کے لیے ان کی خدمات گرانقدر ہیں۔ پاکستان میں 700 سکولز، درجنوں کالجز اور عالمی معیار کی منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر طاہر القادری کی علم دوستی کی روشن مثالیں ہیں۔ دعا گو ہیں کہ ڈاکٹر طاہر القادری صحت و سلامتی کیساتھ اتحاد امت کے عظیم مشن کے لیے مصروف عمل رہیں۔ ان کی 67ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔

پرفتن دور میں ایک روشنی

عمر شریف (سینئر اداکار، اینکر پرسن)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس دور پرفتن میں امید اور روشنی کی طرح ہیں، ڈاکٹر طاہر القادری حق و سچ کی جرأت مندانہ آواز ہیں، پاکستان اور عالم اسلام کو انکی رہنمائی کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر عطا فرمائے اور امید کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ ڈاکٹر طاہر القادری پوری امت مسلمہ کی دینی و دنیاوی علوم میں رہنمائی فرما رہے ہیں، میں ہمیشہ انکی سلامتی اور صحت کیلئے دعا گو رہتا ہوں۔

علم دوست شخصیت

زمرد خان (چیئرمین پاکستان بیت المال پاکستان)

ڈاکٹر طاہرالقادری ایک عظیم انسان ہیں۔ انہوں نے جو مقام حاصل کیا ہے اس کے پیچھے ان کی علم دوستی اور شبانہ روز محنت ہے۔ انہوں نے انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خاتمے کیلئے جو خدمات انجام دیں اس پر انسانیت کو ہمیشہ فخر رہے گا، انہوں نے انتہائی مدلل انداز میں اسلامی فکر کو دہشتگردی سے جدا کیا۔ اب ہم فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دہشتگرد اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹ رہے ہیں، مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ منہاج یونیورسٹی لاہور نجی سیکٹر کی واحد یونیورسٹی ہے جہاں بین المذاہب کے موضوع پر ایم فل کی ڈگری دی جاتی ہے اور امن کو بطور نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق دے کہ وہ علم اور امن کیلئے اپنی خدمات انجام دیتے رہیں۔

مصلح ملت

عبدالقادر (سابق ٹیسٹ کرکٹر)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری امت مسلمہ اور ملک وقوم سے محبت کرنیوالی علمی شخصیت ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ جذبہ ملی کے تحت قوم کی اصلاح کی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے ایک ماہر نبض شناس کی طرح قوم وملک کو درپیش مسائل کی تشخیص کی اور ایک ماہر معالج کی طرح سرجری کی۔ عشق مصطفی ﷺ ڈاکٹر طاہرالقادری کی خاص پہچان ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنی جدوجہد میں پسے ہوئے طبقے کے حقوق اور انصاف کی بات کی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ہی وہ واحد لیڈر ہیں جنہوں نے قوم کو آئین کے آرٹیکل ۶۲، ۶۳ سے روشناس کروایا ہے۔ اللہ کریم ان کی عمر علم میں برکت عطا فرمائے۔

بین المذاہب وبین المسالک ہم آہنگی

سہیل وڑائچ (سینئر تجزیہ کار)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری قوم کی اصلاحی، اخلاقی اور روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ عصری علوم میں بھی سرپرستی اور رہنمائی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بین المذاہب و بین المسالک ہم آہنگی کے لیے خدمات شاندار ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری امن، محبت اور مذہبی رواداری کا پیغام دیتے ہیں۔ ان کی امن، تعلیم اور بھائی چارے کے لیے کی گئی کوششوں کا میں معترف ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وسلامتی اور مزید ہمت دے کہ وہ ملک وقوم اور انسانیت کی خدمت کرتے رہیں۔

قابل تقلید خدمت........ عجب گل (اداکار، ہدایت کار، فلمساز)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ملک پاکستان اور عالم اسلام کے لیے خدمات کا دل سے قائل ہوں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے انسانیت اور امت مسلمہ کیلئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے تعلیم عام کرنے میں قابل تقلید مثالیں قائم کیں اور ملک سے جہالت کے اندھیرے ختم کرنے میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔ میں اُن کی 67ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ہمہ جہت شخصیت

غلام محی الدین دیوان (ممبر آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہمہ جہت خصوصیات کی حامل منفرد اور نمایاں شخصیت ہیں۔ دکھی انسانیت کے لیے ان کی عملی خدمات کو آب زر سے لکھا جانا چاہیے۔ ملک بھر میں تعلیم بانٹتے سکول و کالجز اور منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر طاہرالقادری کے وہ عملی کارنامے ہیں جو انہیں دوسروں کے لیے رول ماڈل بناتے ہیں۔ مجبور اور سسکتی انسانیت کے لیے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کے قائم کردہ ادارے جس طرح شب و روز مصروف عمل ہیں دعا گو ہوں کہ ہر کوئی ان کی تقلید کرتے ہوئے ان کاموں میں ان کی پیروی کرے۔ اللہ کریم انہیں لمبی عمر عطا فرمائے۔

ہردلعزیز شخصیت

سلمان بٹ (سابق ٹیسٹ کرکٹر)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری محبت بانٹنے والی ہردلعزیز شخصیت ہیں۔ آج ہر طرف جہاں افراتفری اور دہشتگردی کی خبریں ہیں وہاں ڈاکٹر طاہرالقادری امن، محبت اور بھائی چارے کی بات کرتے ہیں۔ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی تقاریر کو شوق سے سنتا ہوں، ڈاکٹر طاہرالقادری نوجوانوں کے بہترین ناصح ہیں۔ آپ کی تحریر و تقاریر نے لوگوں کی زندگیوں کے رخ موڑ دیئے ہیں۔ سات سو سکولز، درجنوں کالجز اور بین الاقوامی معیار کی منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر طاہرالقادری کے پاکستانی قوم پر عظیم احسان ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نابغہ روزگار شخصیت کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور اپنی عظیم فکر سے ہماری رہنمائی فرماتے رہیں۔ آمین

انصاف، امن، حقوق ——— شجاعت ہاشمی (سینئر اداکار)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اسلام اور انسانیت کی بات کرتے ہیں۔ میری تمام دعائیں، محبتیں اور نیک تمنائیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ساتھ ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قیادت میں جلد از جلد قوم کو منزل مقصود تک پہنچائے۔ ملک میں امن قائم ہو، غریبوں کو حقوق ملیں، لوگوں کو انصاف کے لیے سالوں انتظار نہ کرنا پڑے۔

خدمت خلق

افضل خان ریمبو (سینئر اداکار)

ملک کے طول و عرض میں تعلیمی اداروں کا جال، فری ڈسپنسریاں، بلڈ بنک، آغوش، بے سہارا بچیوں کی شادیاں، 100 ممالک میں منظم و موثر نیٹ ورک ڈاکٹر طاہرالقادری کی انسان دوستی اور قائدانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے قائم کردہ تعلیمی ادارے نوجوانوں کے دلوں کو علم سے منور کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے تربیت یافتہ نوجوان سکالرز پوری دنیا میں ان کے علمی وارث کی حیثیت سے امن کو عام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔

ہماری خوش قسمتی

ابرارالحق (اینکر، سیاست دان)

بانی وسرپرست اعلیٰ تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ملاقات کر کے خوشی کا احساس ہوتا ہے، میری خوش قسمتی ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری سے جب بھی ملا وہ شفقت اور محبت سے پیش آئے۔ان کی دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہی ہیں۔ڈاکٹر طاہر القادری کی تقاریر، تحریر اور خیالات میں ملک وقوم کا درد نظر آتا ہے۔وہ عوام کے حقوق اور عدل وانصاف کی بات کرتے ہیں۔وہ اس فرسودہ نظام کی بجائے ایسا نظام چاہتے ہیں جس میں امن ہو، انصاف ہو، خوشحالی ہو۔یقینا خوش قسمت ہے وہ قوم جس میں ڈاکٹر طاہر القادری جیسے رہنما موجود ہوتے ہیں۔

Dear Dr. Tahirul Qadri

It is with great joy that I wish you very Happy Birthday. May this special day bring you the richest blessing from the God Almighty and may all of your dreams for the betterment of humanity become a reality!

You are contributing immensely to bring revolutionary changes in our society through education at grassroots and university levels. You are ardent promoter of empowerment of women. You have a great passion of helping the down trodden and poor. You are ardent promoter of interfaith harmony and peace. You are giving a message of life, respect and tolerance for all by condemning all forms of terrorism, extremism and discrimination in the name of gender and religion. Thank you very much for your dedicated life for all these noble causes!

I also congratulate you for establishing your global net-work of Minhajul Quran in more than 90 countries, by establishing over 700 schools, 73 colleges and a Chartered Minhaj University.

I pray to Almighty God that he may grant you very long and health life and prosperous future.

With prayerful wishes,
Fr Dr James Channan OP
Director
Peace Center, Lahore
URI Regional Coordinator Pakistan

گزشتہ سے پیوستہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے بارے میں
اسلافِ اہلسنت و بین الاقوامی شخصیات کا اظہارِ خیال

شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالویؒ

خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے 1966ء میں دارالعلوم سیال شریف میں جدید علوم کی کلاس کے آغاز کے وقت ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں سید ابوالبرکات صاحب، پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب، گولڑہ شریف سے حضرت خواجہ غلام محی الدین عرف بابو جی، تونسہ شریف سے حضرت خواجہ خان محمد صاحب کے ہمراہ قائدمحترم کے والد گرامی ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ نے بھی شرکت کی، اس موقع پر قائدمحترم بھی اپنے والدگرامی کے ہمراہ موجود تھے اور اس وقت ان کی عمر صرف 15 سال تھی، خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے قائدمحترم کو بھی خطاب کی دعوت دی، علماء و مشائخ، اساتذہ اور طلبا کے علاوہ اہل ذوق و طریقت کا اجتماع تھا، قائدمحترم نے 10 منٹ خطاب کیا، خطاب ختم ہوا تو خواجہ صاحب نے مائیک دوبارہ پکڑ لیا، آپ نے قائدمحترم کی پیشانی کو چوما اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے ''لوگو! آپ نے اس بچے کا خطاب تو سن لیا ہے میں آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں ہمیں اس بچے پر فخر ہے، انشاء اللہ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہی بچہ عالم اسلام اور اہلسنت کا قابل فخر سرمایہ ہوگا، میں تو شاید زندہ نہ رہوں لیکن آپ میں سے اکثر لوگ دیکھیں گے کہ یہ بچہ آسمانِ علم وفن پر نیر تاباں بن کر چمکے گا، ان کے علم وفکر اور کاوش سے عقائد اہلسنت کو تقویت ملے گی اور علم کا وقار بڑھے گا، اہلسنت کا مسلک اس نوجوان کے ساتھ منسلک ہے، ان کی کاوشوں سے ایک جہاں مستفید ہوگا۔''

غزالئ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ

''مجھے اس نوجوان (ڈاکٹر محمد طاہرالقادری) سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں، آپ سب لوگ گواہ ہو جائیں اور میری یہ بات غور سے سن لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے میں فیوضاتِ محمدی ﷺ کا ایسا نور رکھ دیا ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھے گا اور ایک عالم کو فیض یاب کرے گا، کاش تم بھی اس نور کو پھلتا پھولتا دیکھ سکو، اللہ کرے ان کے اس علمی فکری اور روحانی نور سے پورا عالم اسلام اور دنیائے اہلسنت روشن و منور ہو جائے، انشاء اللہ ایسا ہوگا۔''

ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

’’خدائے قدوس کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے آج کے دور میں اس مردِ مجاہد (ڈاکٹر محمد طاہرالقادری) کو حسنِ بیان اور دردِ دروں کے ساتھ سوچ، ذہن اور دل کی وہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں کہ جن کی بدولت سب طلسم پارہ پارہ ہو جائیں گے اور وہ دن دور نہیں جب غلامانِ مصطفی ﷺ کے ہاتھ میں کامیابی کا پرچم لہرا رہا ہوگا، اس مردِ مجاہد نے امت کی حرماں نصیبی کے علاج کیلئے وہ نسخہ تجویز کیا ہے کہ جس کے بارے میں کسی اہلِ دل نے کہا تھا:

یکے دوا ست بہ دار الشفائے میکدہ ہا............ بہ ہر مرض کہ بنالد کے شراب یکست

شیخ احمد دیدات (ساؤتھ افریقہ)

میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی احیائے اسلام اور دین کی سربلندی کیلئے کی جانیوالی کاوشوں اور خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں، میں نے دنیا بھر میں کوئی بھی تنظیم یا تحریک تحریک منہاج القرآن سے بہتر، منظم اور مربوط نہیں دیکھی، مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کی تنظیم اسلام کے احیاء اور سربلندی کیلئے صحیح سمت میں گامزن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر طاہرالقادری کی اسلام کی سربلندی کیلئے کی جانے والی بے غرضانہ کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

شیخ عبداللہ بخاری (امام شاہی مسجد دہلی)

ڈاکٹر طاہرالقادری کی خدمات کو دیکھ کر مجھے جو خوشی حاصل ہوئی اور اطمینان ملا اس کو الفاظ میں بیان کرنا میرے لیے ممکن نہیں، میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ ادارہ کے عملی کام کا کچھ حصہ ہمیں بھی عطا کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس عظیم ادارہ کو مزید عروج اور سربلندی سے نوازے۔

الشیخ السید محمد الیعقوبی (محدثِ شام)

مفکرِ اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ملاقات اور ان کی زیارت میرے لیے باعث سعادت ہے، مجھے خاص طور پر تحریک کے وابستگان کو دیکھ کر بہت روحانی مسرت ہوئی ہے جن کے دلوں میں حضور تاجدارِ کائنات ﷺ کی محبت بھری ہوئی ہے اور محبت رسول ﷺ کی یہ نعمت انہیں محترم ڈاکٹر صاحب کے طفیل نصیب ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ اس نور کو پھیلانے میں ڈاکٹر صاحب کی مدد و نصرت فرمائے اور انہیں اجرِ عظیم سے نوازے۔

"MINHAJ UNIVERSITY LAHORE EXTENDS HEARTIEST CONGRATULATIONS TO SHAYKH-UL-ISLAM PROF. DR. MUHAMMAD TAHIR-UL-QADRI (CHAIRMAN MUL) ON HIS 67th BIRTHDAY"

MINHAJ UNIVERSITY LAHORE

At MUL Your AMBITIONS Come True

Chartered by Government of the Punjab, Recognized by the HEC in W3 Category

@ MOST ECONOMICAL PACKAGES 7 DAYS A WEEK OPEN
All Disciplines Morning / Evening & Weekend Programs

INFORMATION TECHNOLOGY COMPUTER SCIENCES

SOFTWARE ENGINEERING
BS - M.Sc - M.Phil

MASS COMMUNICATION
BS - M.Sc - M.Phil

SCHOOL OF FOOD & NUTRITION
BS - M.Sc - M.Phil

Ph.D PROGRAM
URDU - ARABIC
POLITICAL SCIENCES
ISLAMIC STUDIES & SHARIAH
LIBRARY & INFORMATION SCIENCES

COMMERCE & MANAGMENT SCIENCES
B.Com - M.Com - BS - M.Phil
BBA - MBA - EMBA - M.Phil
Specialication
HRM - Marketing
Supply Chain - Finance

SCHOOL OF PEACE & COUNTER TERRORISM STUDIES
BS - M.Sc - M.Phil
Diploma & Certificate

CRIMINOLOGY & CRIMINAL JUSTICE SYSTEM, FORENSIC SCIENCE
Ms - M.Sc - Post Graduate
Diploma - Certificate

ECONOMICS & FINANCE
BS - M.Sc - M.Phil

SCHOOL OF CHEMICAL ENGINEERING
BSc.(Engg)

ISLAMIC STUDIES & SHARIAH
BS - M.A - M.Phil

ECONOMICS & FINANCE
BS - M.Sc - M.Phil

ENGLISH, URDU, ARABIC
BS - M.A - M.Phil

SIEBF
SCHOOL OF ISLAMIC ECONOMICS BANKING & FINANCE

ISLAMIC BANKING & FINANCE
M.Phil
CONTACT 0303.4832503

MEDICAL LAB TECHNOLOGY
BS Medicail Laboratory Technology (BSMLT)
BS - M.Sc - M.Phil Biochemistry

PHYSICS, CHEMISTRY, MATHEMATICS STATISTICS, BOTANY, ZOOLOGY
BS - M.Sc - M.Phil

POLITICAL SCIENCE & INTERNATIONAL RELATIONS, SOCIOLOGY
BS - M.Sc - M.Phil

BEHAVIORAL SCIENCES
BA - B.Sc - BS

LIBRARY & INFORMATION SCIENCES
BS - M.Sc - M.Phil

EDUCATION, HISTORY, PAK STUDIES
BS - B.Ed - M.Ed - M.A - M.Phil

SCHOOL OF RELIGIONS & PHILOSOPHY
M.Phil

International Center of Excellence
Join ICE to Break ICE

Fast Food Chef Course - 2 Months
Hotel Management Diploma - 4Months
Call Center Training - 1 Month
Diploma / Courses in Food & Nutrition 3 Months to 1 Year
Video Production - 2 Months
Graphic Designing - 2 Months
Interior Decoration - 8 Weeks
Travel Agency - 1 Month
KOHA & DSPACE - 10 Weeks
Photography - 1 Month
TOEFL - 1 Month . ILETS - 1 Month
Ornate Spoken English Course - 1 Month
Chinese Language - 1 Month
Arabic Language - 2 Months
Security & Safety Management - 1 Month
Advance Ms-Office - 2 Months
Contact 0320.4121100
042.35114270
Timing: 10 am to 5 pm

PSYCHOLOGY 1 YEAR DIPLOMAS
ADVANCE DIPLOMA IN CLINICAL PSYCHOLOGY
ADVANCE DIPLOMA IN RESEARCH AND COUNSELLING PSYCHOLOGY
ADVANCE DIPLOMA IN RESEARCH AND INDUSTRIAL / ORGANIZATIONAL PSYCHOLOGY
mul.ice

ADMISSIONS OPEN SPRING 2018

MinhajUniversityLahore
@officialMUL

ADMISSION OFFICE
042.35145629
Hamdard Chowk, Township, Lahore
PHONE: 042.35145621 - 24 / Ext 320 . 346
EVENING COORDIBATOR:0335.8228883
Email info@mul.edu.pk www.mul.edu.pk

تجدید و احیاء، ترویج و دعوت — کرے کام طاہر، کرائے محمد ﷺ
رہے تو سلامت، یونہی تا قیامت — تیری زندگانی، برائے محمد ﷺ

احیائے اسلام، اصلاحِ احوالِ امت اور ترویج و اقامتِ اسلام کے مصطفوی مشن کے عظیم قائد، عالمی سفیرِ امن، محبتوں کے پیامبر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کے

67 ویں یوم پیدائش

کے موقع پر **ہدیہ تہنیت**

پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ امت کی خیر خواہی اور دردمندی کے جذبات سے معمور یہ چراغِ امن و محبت قیامت تک یونہی علم و حکمت کی روشنی بکھیرتا رہے۔

منہاج یورپین کونسل (MEC)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری .... قدم بہ قدم

دہشتگردی کیخلاف فتویٰ، خارجی فکر پرضربِ کاری

علمی، تحقیقی، تربیتی، اصلاحی، انقلابی جدوجہد کا مختصر جائزہ

محمد فاروق رانا

مجددِ رواں صدی، قائد انقلاب، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے 67ویں یومِ پیدائش کے موقع پر آپ کی زندگی کے طویل اور کٹھن سفر کے چند گوشوں کی جزئیات ذیل میں اِفادۂ عام کے لیے بیان کی جارہی ہیں تاکہ قارئین کے سامنے مسلسل جد و جہد کے چنیدہ پہلو عیاں ہوں۔ درج ذیل تفاصیل میں سالانہ شہرِ اعتکاف، عالمی میلاد کانفرنسز، مختلف موضوعات پر ہونے والے خطبات و دروس کی سیریز اور عملی و اِنقلابی جد و جہد کے کئی واقعات وغیرہ کو شامل نہیں کیا گیا۔ اگر آپ کی زندگی کے ہر ہر واقعے کو بیان کیا جائے تو اس کے لیے کئی مجلّات درکار ہوں گے۔ (اِدارہ)

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری 19 فروری 1951ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔

☆ 1955ء تا 1963ء - سیکرڈ ہارٹ اسکول جھنگ صدر سے پرائمری اور مڈل تعلیم حاصل کی۔

☆ 1963ء - حضرت مولانا ضیاء الدین مدنیؒ کی زیرنگرانی مدینہ منورہ میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔

☆ 1963ء - الشیخ علوی بن عباس المالکی سے سماعِ حدیث کیا۔

☆ 1963ء تا 1969ء - جامعہ قطبیہ جھنگ سے علومِ شریعہ کا متداول کورس درس نظامی کیا۔

☆ 1966ء - اسلامیہ ہائی اسکول جھنگ صدر سے فرسٹ ڈویژن میں سیکنڈری ایجوکیشن کا امتحان پاس کیا۔

☆ 1968ء - گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد سے فرسٹ ڈویژن میں ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا۔

☆ 1970ء - فرید ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادری کی زیرنگرانی جھنگ میں دورۂ حدیث مکمل کیا۔

☆ 1970ء تا 1972ء - پنجاب یونی ورسٹی سے ایم۔ اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

☆ 1972ء - حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے جھنگ میں اپنی رہائش گاہ کے قریب واقع مسجد پرانی عید گاہ میں دورانِ اعتکاف اپنی زندگی کی پہلی کتاب 'الأربعین في فضائل النبي الأمین ﷺ' تالیف کی۔

☆ 1974ء - پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے فرسٹ ڈویژن میں قانون کا امتحان ایل۔ ایل۔ بی پاس کیا۔

☆ 1974ء تا 1975ء - لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، گورنمنٹ کالج عیسیٰ خیل، میانوالی

☆ 1976ء تا 1978ء - ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹس جھنگ

☆ 1976ء میں جھنگ کی سطح پر محاذِ حُریت کے نام سے ایک تنظیم قائم کی، جس کا مقصد اِحیاے اِسلام اور اُمتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی تھا۔

☆ 1977ء - حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے اپنی زندگی کی دوسری کتاب 'نظامِ مصطفیٰ ﷺ: (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)' تصنیف کی۔

☆ 1978ء - رکن سنڈیکیٹ، پنجاب یونی ورسٹی

☆ 1978ء-مشیر فقہ وفاقی شرعی عدالت، پاکستان

☆ 1978ء-مشیر سپریم کورٹ آف پاکستان

☆ 1978ء- ماہر قومی کمیٹی برائے نصاباتِ اسلامی

☆ 1978ء تا 1983ء-لیکچرار اسلامک لاء، پنجاب یونی ورسٹی لاء کالج، لاہور

☆ 1979ء - حضرت سید احمد سعید کاظمی (ملتان) سے اجازتِ روایتِ حدیث کی سند حاصل کی۔

☆ 1980ء میں اپنے اَعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے لاہور کے تاریخی شہر کو اپنی علمی وتحریکی کاوشوں کا مرکز بنایا اور ایک چھوٹے سے ڈرائنگ روم سے اپنی تحریک کا آغاز کیا۔

☆ 1980ء میں ہی 17 اکتوبر یعنی 7 ذی الحج 1400ھ بروز جمعرات کو شادمان لاہور میں تحریک منہاج القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

☆ 22 مئی 1981ء - جناح ہال لاہور میں 'تسمیۃ القرآن' کے عنوان سے نئی کتاب کی تقریبِ رُونمائی منعقد ہوئی۔ نیز قرآن وسنت کے عظیم اِنقلابی فکر پر مبنی کتاب 'اسلامی فلسفہ زندگی' بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔

☆ 1982ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے اپیلیٹ شریعت بنچ میں بطور مشیر فقہ نامزد ہوئے۔

☆ 20 جون 1982ء- وفاقی شرعی عدالت میں علمی دلائل کی بنا پر رجم کو بطور حد تسلیم کرایا۔

☆ 11 اپریل 1983ء-سلسلہ وار دروسِ تصوف کا آغاز کیا۔

☆ 1983ء - پاکستان ٹیلی ویژن کے پروگرام 'فہم القرآن' میں لیکچرز کا آغاز کیا۔

☆ 1983ء تا 1988ء - وزٹنگ پروفیسر و سربراہ شعبہ اسلامی قانون (برائے ایل۔ ایل۔ ایم کلاسز)، پنجاب یونی ورسٹی لاء کالج، لاہور۔

☆ 1983ء میں تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کے لیے ایم بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں اراضی خریدی۔

☆ 1984ء میں 17 فروری کو تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کا سنگِ بنیاد بدست شیخ المشائخ سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی رکھا گیا۔

☆ 15 اگست 1984ء - وفاقی شرعی عدالت میں قادیانیوں کی طرف سے دائر کردہ رِٹ برائے اِستعمالِ شرعی اِصطلاحات کے خلاف دلائل دیے جس کے نتیجہ میں رٹ پٹیشن خارج کردی گئی اور قادیانیوں پر شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی لگائی گئی۔

☆ 1984ء - جب بلا سود بنکاری کا کوئی ماڈل دنیا میں موجود نہیں تھا اور ہر طرف صرف تھیوری ہی زیرِ بحث تھی، اُس وقت آپ نے صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو بلا سود بنکاری کا عبوری خاکہ پیش کیا۔ یہ عملی خاکہ صرف پندرہ روز کے قلیل وقت میں تشکیل دیا تھا۔

☆ 25 تا 26 نومبر 1985ء- وفاقی شرعی عدالت میں 'گستاخِ رسول کی سزا (بصورتِ حد) موت ہے' پر دلائل دیے اور عدالت میں ثابت کیا کہ گستاخِ رسول کی سزا موت ہے۔

☆ جنوری 1986ء-کتاب 'مَناهِجُ الْعِرْفَان فِي لَفْظِ الْقُرْآن (لفظِ قرآن کے معانی ومعارف)' طبع ہوئی۔

☆ اپریل 1986ء - پنجاب یونی ورسٹی سے *Punishments in Islam, Their Classification and Philosophy* کے موضوع پر اسلامی قانون میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

☆ 18 ستمبر 1986ء- جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا باقاعدہ افتتاح اور تعلیم کا آغاز ہوا، چند کمروں سے شروع ہونے والا یہ ادارہ بعد میں ایک انٹرنیشنل سطح کی چارٹرڈ یونی ورسٹی کی بنیاد بنا۔

☆ 1986ء تا حال - پرو چانسلر/چیئرمین بورڈ آف گورنرز، منہاج یونی ورسٹی لاہور۔

☆ 12 مارچ 1987ء - پہلی مرکزی 'منہاج القرآن کانفرنس' مرکزی سیکرٹریٹ کے بالمقابل پارک میں منعقد ہوئی۔

☆ 13 مارچ 1987ء - جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے صفہ بلاک کا افتتاح بدست سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادی ہوا۔

☆ 13 مارچ 1987ء- ٹاؤن شپ میں منہاج یونی ورسٹی کے نیو کیمپس کا سنگِ بنیاد بدست سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادی رکھا گیا۔

☆ یکم مئی 1987ء- ڈنمارک میں عیسائی پادریوں سے

تاریخی مناظرہ کیا جس کے نتیجے میں معروف پادریوں نے حضرت شیخ الاسلام کے سامنے اپنے ہاتھ کھڑے کردیے۔

☆ 1987ء - عالم اسلام کی اہم شخصیات نے منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کا دورہ کیا، جن میں باکسر محمد علی، شیخ احمد دیدات، ڈاکٹر سید مظاہر اشرف الجیلانی (کچھوچھہ شریف) اور خطیب جامع مسجد دہلی سید عبد اللہ بخاری شامل ہیں۔ یوں اس تحریک کی شہرت چہار دانگ عالم میں پھیلنے لگی۔

☆ 19 جون 1988ء - منہاج القرآن انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس ویمبلے سنٹر لندن میں منعقد ہوئی۔

☆ 24 اکتوبر 1988ء - کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس، مینار پاکستان لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس کی صدارت تحریک منہاج القرآن کے روحانی سرپرست قدوۃ الاولیاء حضور پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی نے فرمائی۔ اس کانفرنس میں قادیانیوں کے سربراہ کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا، لیکن اس نے راہِ فرار اختیار کی۔ یوں قادیانیوں کے باطل عقائد کی راہ میں مستقل طور پر بند باندھا گیا۔

☆ 25 مئی 1989ء کو آپ نے پاکستان عوامی تحریک کے نام سے ایک سیاسی جماعت بنائی، جس کا بنیادی ایجنڈا پاکستان میں انسانی حقوق وعدل و انصاف کی فراہمی، خواتین کے حقوق کا تحفظ، تعلیم اور صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، ملکی سیاست سے کرپشن اور دولت کے اَثرات کا خاتمہ تھا۔

☆ 1989ء تا 1993ء - اسمبلی سے باہر اپوزیشن کا کردار ادا کیا اور ملکی تعلیمی، سیاسی اور معاشی صورت حال پر حکومتِ وقت کو تجاویز اِرسال کیں۔

☆ 13 دسمبر 1990ء تا 22 جنوری 1991ء - چالیس روزہ خلوت اختیار کی۔ اس دوران میں ترجمہ قرآن حکیم 'عرفان القرآن' کا آغاز کیا۔ علاوہ ازیں 'تذکرے اور صحبتیں' اور دیگر کتب تالیف کیں۔

☆ 1991ء - ملک میں جاری فرقہ واریت اور شیعہ سنی فسادات کے خاتمے کے لیے پاکستان عوامی تحریک اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے مابین اعلامیہ وحدت جاری کیا گیا۔

☆ 4 جنوری 1992ء - امام محمد بن علوی المالکی (مکہ مکرمہ) نے خصوصی اِجازتِ روایتِ حدیث اور اجازات العلمیہ کی سند دی۔

☆ 1992ء - قومی اور بین الاقوامی ٹرانزیکشنز کا احاطہ کرنے والے بلا سود بنکاری نظام کا خاکہ پیش کیا، جسے صنعتی و بنکاری حلقوں میں سراہا گیا۔

☆ 1994ء - 130 سال عمر پانے والے چکوال کے معروف بزرگ حضرت پیر سید رسول شاہ خاکی نے آپ کو شیخ الاسلام کا خطاب دیا۔

☆ 1995ء - عوامی تعلیمی منصوبہ کا آغاز کیا، جسے غیرسرکاری سطح پر دنیا کا سب سے بڑا تعلیمی منصوبہ کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت پاکستان کے طول و عرض میں 600 تعلیمی ادارے قائم ہیں۔

☆ 1998ء - سیاسی اتحاد پاکستان عوامی اتحاد کے صدر بنے، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی سمیت کل 19 جماعتیں شامل تھیں۔

☆ 2002ء - عام اِنتخابات میں لاہور کے حلقہ 127 سے قومی اسمبلی کے رُکن منتخب ہوئے۔

☆ 2003ء - محترمہ بے نظیر بھٹو نے تحریک منہاج القرآن کی تاحیات رفاقت اِختیار کی۔

☆ 2003ء - آپ نے فردِ واحد کی آمریت کے خلاف قومی اسمبلی کی نشست سے اِستعفیٰ دے دیا جو پاکستان کی تاریخ میں کسی بھی رکن اسمبلی کی طرف سے پہلا استعفیٰ تھا۔

☆ 2004ء - شام و مصر اور دیگر بلادِ عرب کے علماء کی طرف سے آپ کو شیخ الاسلام کا خطاب دیا گیا۔

☆ 2005ء - لاہور میں قائم کردہ منہاج یونی ورسٹی کو سرکاری طور پر چارٹر کر دیا گیا، جسے 2009ء میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے کیٹگری X سے W میں ترقی دی گئی۔

☆ یکم دسمبر 2005ء - تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر گوشہ درود کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں لوگ سارا سال دن رات حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ روئے زمین پر یہ ایسی واحد جگہ ہے جسے تاریخ میں پہلی بار شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قائم کیا۔

☆ 2006ء - امام یوسف بن اسماعیل نبہانی (لبنان) کے تلمیذ شیخ حسین بن احمد عسیران سے روایتِ حدیث کی اجازات حاصل کیں۔

☆ 2006ء میں جب ڈنمارک سے حضرت محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکے بنائے گئے تو آپ نے اَقوامِ متحدہ کو ایک اِحتجاجی مراسلہ بھیجا، جس کے ساتھ 15 کلومیٹر طویل کپڑے کا بینر بھی تھا جس پر دس لاکھ سے زائد لوگوں کے دستخط ثبت تھے۔

☆ 2006ء - توہین آمیز خاکوں کے حوالے سے آپ نے امریکہ، برطانیہ، ڈنمارک، ناروے اور دیگر یورپی ممالک کی حکومتوں کو 'دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے' کے عنوان سے ایک تفصیلی مراسلہ بھی جاری کیا۔

☆ 2009ء میں اسرائیل کے ہاتھوں ہونے والی غزہ کی تباہی کے بعد فلسطینی مسلمان بھائیوں سے اِظہارِ یک جہتی کے لیے غزہ کانفرنس کا انعقاد ہوا، بعد ازاں متاثرین غزہ کے لیے امدادی سامان روانہ کیا گیا۔

☆ 2010ء - دہشت گردی کے خلاف تاریخی فتویٰ جاری کر کے اِسلام دشمن طاقتوں اور خارجیوں کی طرف سے گزشتہ کئی سالوں سے اسلام کو دہشت گرد مذہب ثابت کرنے کی کوششوں پر پانی پھیر دیا۔

☆ 2011ء - جولائی / اگست میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آسٹریلیا و نیوزی لینڈ کا تفصیلی دورہ کیا جس میں آپ نے وہاں کے پارلیمنٹ ہاؤس، مختلف تھنک ٹینکس، یونی ورسٹیز اور دیگر اداروں میں متنوع موضوعات پر علمی و فکری اور تحقیقی خطابات کیے اور لیکچرز دیے، جن میں آپ نے اَمنِ عالم، دہشت گردی اور دیگر بین الاقوامی معاملات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ نیو ساؤتھ ویلز کے پارلیمنٹ ہاؤس میں آپ کا خطاب سننے کے لئے بہت سے وزراء، سیاست دان، پالیسی ساز، سینئر مذہبی و سماجی شخصیات موجود تھیں۔ دار الفتویٰ آسٹریلیا کے عرب علماء نے شیخ الاسلام کو ایک عظیم الشان عشائیہ دیا جس میں مختلف مسلم کمیونٹی کے علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی جو کہ آپ کی علمی، دینی اور فکری خدمات سے بہت متاثر ہوئے۔ علاوہ ازیں مفتی اعظم آسٹریلیا شیخ تاج الدین ھلالی نے شیخ الاسلام کو علماء کانفرنس میں عربی زبان میں خطاب کے لئے دعوت دی۔ شیخ الاسلام نے جب شان رسالت مآب ﷺ کے کچھ پہلو قرآن مجید کی روشنی میں واضح کیے تو سب علماء کے ساتھ شیخ تاج الدین ھلالی بھی یہ کہہ اٹھے کہ بے شک یہ نکات برحق ہیں لیکن میں نے اپنی زندگی میں نہ کہیں پڑھے ہیں اور نہ سنے ہیں۔

☆ 2011ء - اَقوامِ متحدہ نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کی دینِ اِسلام کے فروغ و اِشاعت کے حوالے سے خدمات پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اِس پلیٹ فارم سے قیامِ اَمن، اِتحاد و یگانگت، بین المذاہب ہم آہنگی، اِنسانی حقوق، تعلیم کے فروغ، اِنتہا پسندی و شدت پسندی کے خلاف شعور کی بیداری اور بین المذاہب رواداری کے حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عالمی خدمات کو سراہتے ہوئے اَقوامِ متحدہ (UN) کی اِکنامک اینڈ سوشل کونسل (ECOSOC) نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کو باضابطہ طور پر خصوصی مشاورتی درجہ (Special Consultative Status) دیا۔ اَقوامِ متحدہ کی طرف سے منہاج القرآن انٹرنیشنل کو مشاورتی درجہ دینے کا فیصلہ کمیٹی برائے NGOs کے باضابطہ اجلاس منعقدہ 2011ء کی رپورٹ کے تحت کیا گیا۔

☆ 2011ء - 24 ستمبر کو لندن کے ویمبلے ارینا کانفرنس سینٹر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے وہ کارنامہ سرانجام دیا جو عصر حاضر کی حکمتوں کے عین مطابق اسلام کے پیغامِ اَمن و محبت کو پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر پھیلانے کا باعث بنا۔ انہوں نے 'محمد ﷺ: رحمتِ عالم (Muhammad ﷺ: Messenger of Mercy)' کے عنوان سے 'اَمن برائے اِنسانیت (Peace for Humanity)' کانفرنس کا اِنعقاد کیا اور پوری دنیا کے تمام بڑے مذاہب کے نمائندے ایک چھت کے نیچے جمع کر کے ان سے پُراَمن بقاے باہمی کے لیے نئے سرے سے کاوشیں بروئے کار لانے کا عہد لیا جو قراردادِ لندن (London Declaration) کے نام سے 24 نکات پر مشتمل تھی۔ نیز حضور نبی اکرم ﷺ کی شخصیت اور انسان دوستی پر مبنی دعوت کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہزارہا حاضرین کی موجودگی میں دنیا بھر سے آئے ہوئے سیکڑوں مختلف مذہبی پیشواؤں کے سامنے سیرت طیبہ کے نقوش انگریزی زبان میں اتنے خوبصورت پیرائے میں اجاگر کیے کہ اہل علم و بصیرت داد دیے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ 23 دسمبر 2012ء کو پاکستان میں حقیقی جمہوریت کی

بحالی، آئین و قانون کی بالادستی، عوام کو آئینی حقوق دلانے اور استحصالی نظام کے خاتمے کے لیے آپ اپنی علمی و تحقیقی سرگرمیاں معطل کر کے پاکستان تشریف لائے۔ مینار پاکستان لاہور کے سبزہ زار میں 20 لاکھ سے زائد مرد و زن کے عظیم اور تاریخی اِجتماع میں آپ نے نظامِ حکومت و انتخاب میں آئین کے مطابق اصلاحات کا مطالبہ کیا۔

☆ 13 تا 17 جنوری 2013ء: آپ نے نظامِ انتخابات میں اصلاحات کے لیے لاکھوں مرد و زن کے ساتھ اسلام آباد میں پارلیمنٹ کے سامنے پُرامن وعظیم الشان دھرنا دیا۔ جس کے نتیجہ میں حکومت پاکستان نے آپ کے تمام مطالبات مان لیے اور ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے کہ مئی 2013ء میں ہونے والے انتخابات اصلاحات کے بعد اور آئین پاکستان میں مذکور شقوں کے مطابق ہوں گے۔ البتہ کچھ آئینی رکاوٹوں کے پیش نظر بعد میں وہ اِصلاحات نہ ہوسکیں۔

☆ 2013ء کے انتخابات کے حوالے سے آپ نے عوام پاکستان کو قبل از وقت خبردار کر دیا تھا کہ اگر یہ انتخابات آپ کی تجویز کردہ بنیادی اصلاحات کے بغیر ہوئے تو پاکستان میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور وہی استحصالی و استعماری طبقہ برسر اقتدار آئے گا۔

☆ 11 مئی 2013ء کو ہونے والے انتخابات کے بارے میں آپ کی پیشن گوئی سو فیصد درست ثابت ہوئی اور ہر سیاسی جماعت نے اِنتخابی دھاندلی کا اِعتراف کیا۔

☆ 11 مئی 2014ء کو دھاندلی پر مبنی انتخابات کا ایک سال مکمل ہونے اور کرپٹ استحصالی نظام کے خلاف آپ نے پاکستان کے ساتھ بڑے شہروں میں بیک وقت احتجاج ریکارڈ کروایا اور ان اجتماعات سے خطاب میں ’ڈاکٹر طاہر القادری کا پاکستان کیسا ہوگا؟‘ کے عنوان سے اپنا اِنقلابی منشور پیش کیا۔

☆ عوام کے حقوق کی بحالی، استحصالی نظام کے خاتمے، آئینی وشعوری انقلاب کی جد و جہد اور سانحہ ماڈل ٹاؤن (17 جون 2014ء) کے شہداء و مظلومین کو قصاص و اِنصاف دلانے کے لیے کے لیے آپ نے 23 جون 2014ء کو کینیڈا سے پاکستان آنے کا اعلان کیا۔

☆ 17 جون 2014ء - حکمرانوں نے اپنے جعلی اور غیر جمہوری اقتدار کے خاتمے اور ڈاکٹر طاہر القادری کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف ہو کر آپ کے گھر اور تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ پر پوری ریاستی طاقت کے ساتھ رات کے اندھیرے میں حملہ کر دیا اور سانحہ ماڈل ٹاؤن بپا کیا۔ اس سانحہ میں ریاستی دہشت گردوں نے سیدھی گولیاں چلا کر 14 معصوم و بے گناہ کارکنوں کو شہید اور 100 کے قریب مرد و زن کو شدید زخمی کر دیا۔

☆ 23 جون 2014ء - آپ حکومتی دھمکیوں کے باوجود اپنے طے شدہ شیڈول کے مطابق پاکستان تشریف لائے۔ حکومت نے آپ کے استقبال کے لیے اسلام آباد ائیرپورٹ آنے والے ہزاروں کارکنوں پر جبر و تشدد کی انتہاء کر دی، لیکن پھر بھی اُن کو ائیرپورٹ تک جانے سے روکنے میں ناکام رہی تو آپ کا طیارہ لاہور کی طرف موڑ دیا۔ لاہور اُترنے کے بعد آپ سیدھے ہسپتال گئے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن میں زخمی ہونے والے اپنے کارکنان کی عیادت کی۔

☆ یکم اگست 2014ء کو مرکزی سیکرٹریٹ پر ورکرز کنونشن منعقد کیا جس میں کثیر تعداد میں کارکن شریک ہوئے۔ اس کنونشن میں آپ نے 17 جون کے واقعے میں اپنے کارکنوں کی قربانیوں اور ثابت قدمی کو سراہا اور شہداء کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ہفتہ شہداء اور 10 اگست 2014ء کو یومِ شہداء منانے کا اعلان کیا۔

☆ 10 اگست 2014ء کو تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ پر یومِ شہداء سے خطاب میں 14 اگست 2014ء کو اسلام آباد کی طرف اِنقلاب مارچ کا اعلان کیا۔ اس اجتماع میں بھی آنے والوں پر حکومت نے جبر و تشدد کے پہاڑ توڑ ڈالے اور ماڈل ٹاؤن کے اِرد گرد تمام راستوں کو بند کر کے غزہ کے محاصرہ کو بھی مات دے دی لیکن اس کے باوجود ہزارہا کارکن اپنی جان خطرے میں ڈال کر وہاں پہنچے۔

☆ 14 اگست 2014ء کو آپ کی قیادت میں اِنقلاب مارچ لاہور سے اسلام آباد کی طرف روانہ ہوا۔

☆ 15 اگست 2014ء تا 21 اکتوبر 2014ء - اسلام آباد میں عوام کے آئینی حقوق کی بحالی اور ظالمانہ و استحصالی نظام کے خاتمہ کے لیے پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اور پُرامن احتجاجی دھرنا دیا۔ 70 سے زائد شب و روز آپ نے بالکل چھوٹے سے کنٹینر میں صرف عوام کے حقوق کے لیے گزار کر ایک مخلص، دیانت دار عالمی لیڈر ہونے کا ثبوت دیا۔

☆ 21 اکتوبر 2014ء آپ نے اسلام آباد میں موجود اپنے دھرنے کو ملک گیر تحریک میں تبدیل کرنے کا اعلان کیا اور اس سلسلے میں ملک کے دیگر شہروں میں جلسے بھی کیے۔

☆ 23 جون 2015ء - شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی اَہم عصری اور فکری ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے 25 کتب پر مشتمل 'فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب' پیش کیا، جس کی تقریبِ رُونمائی لندن میں ہوئی۔ بعد ازاں 29 جولائی 2015ء کو اِسلام آباد میں تقریبِ رُونمائی کی گئی۔

☆ مارچ 2016ء - 'آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ' کی خصوصی دعوت پر ورلڈ صوفی فورم کے تحت منعقدہ چار روزہ عالمی صوفی کانفرنس میں شرکت کی۔ شیخ الاسلام 20 مارچ کو رام لیلا میدان نئی دہلی میں ہونے والے اختتامی سیشن کے لیے بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔ آپ نے ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل مرکزی خطاب فرمایا جسے انڈیا کے تمام قومی چینلز نے براہِ راست نشر کیا اور ہیڈ لائنز کے طور پر پیش کیا۔ تمام بھارتی اخبارات و نیوز چینلز نے دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خلاف اور اسلام کی حقیقی تعلیمات تک رسائی اور آشنائی کے حوالے سے شیخ الاسلام کے افکار و خدمات کو سراہا اور اسے عالمی امن کے لیے ایک مضبوط و توانا آواز قرار دیا۔

☆ متعدد نیوز چینلز نے آپ کے خصوصی انٹرویوز براہِ راست نشر کیے جن میں شیخ الاسلام نے دہشت گردی و انتہاء پسندی کے سدباب، پاک بھارت تعلقات میں بہتری اور کشمیر سمیت تمام متنازع اُمور پر مذاکرات کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ آپ نے نئی دہلی میں انسٹی ٹیوٹ فار ڈیفنس اسٹڈیز اینڈ اینلسز (IDSA) میں Importance of Moderate Islam for South Asia کے موضوع پر خصوصی لیکچر دیا اور شرکاء کے سوالات کے تشفی بخش جوابات دیے۔

☆ 17 جون 2016ء - شہداء ماڈل ٹاؤن کی دوسری برسی

کے موقع پر مال روڈ لاہور پر پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام ہونے والے عظیم الشان احتجاجی دھرنے کی قیادت فرمائی۔

☆ 31 جولائی 2016ء - پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام مرکزی سیکرٹریٹ پر پاکستان بھر کی پچیس اپوزیشن جماعتوں کے ہونے والے مشترکہ قومی مشاورتی اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اس اجلاس میں حکومت کے خلاف سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قصاص اور پانامہ لیکس کی تحقیقات کے لیے ملک گیر احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان اور مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ اس موقع پر تحریک قصاص پر اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے اتفاق اور مل کر اس جد و جہد کو جاری رکھنے کا عزم کیا گیا ہے۔

☆ 6 اگست 2016ء - سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حصولِ انصاف کے لیے تحریک قصاص و احتساب کے پہلے مرحلے میں لاہور، اسلام آباد، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور کراچی میں احتجاجی ریلیاں و دھرنے منعقد ہوئے۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عوامی تحریک کے زیر اہتمام منعقدہ ان قصاص مارچ اور دھرنوں سے ٹیلی فونک خطاب کیا۔

☆ 3 ستمبر 2016ء - قصاص اور سالمیتِ پاکستان تحریک کے پہلے فیز کے آخری مرحلے میں راولپنڈی میں قصاص اور سالمیتِ پاکستان مارچ کی بنفسِ نفیس قیادت کی اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قصاص کے حوالے سے خصوصی خطاب کیا۔

☆ 23 اکتوبر تا 25 اکتوبر 2016ء - اُردن کے دار الخلافہ عمان میں منعقد ہونے والی سہ روزہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس کا اِنعقاد 'رائل آل البیت اِنسٹی ٹیوٹ برائے فکر اِسلامی (Royal Aal al-Bayt Institute for Islamic Thought) نے کیا تھا۔ شیخ الاسلام رائل آل البیت انسٹی ٹیوٹ کے پانچ سو معزز اراکین میں شامل ہیں اور اس کانفرنس میں خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ آپ نے 'التسوية بين الكتاب والسنة في الافتراض والحجية (نفاذِ اَحکام میں قرآن وسنت کی متوازی حیثیت)' کے موضوع پر کلیدی خطاب کیا۔ اسی موقع پر اُردن کے شاہ عبد اللہ دوم سے بھی ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں مشرقِ وسطیٰ کے حالات اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز پر تبادلہ خیال ہوا اور شاہ عبد اللہ دوم نے شیخ الاسلام کی دہشت گردی کے خاتمے اور عالمی فروغِ اَمن کے حوالے سے علمی و تحقیقی کاوشوں کو سراہا۔

☆ 15 جولائی 2017ء - سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے قصاص اور مظلومین کے لیے انصاف کے حصول کے لیے PAT نے مال روڈ پر بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا، جس میں پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیوں نے شرکت کی۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس تاریخی جلسے کی قیادت فرمائی۔

☆ 5 تا 7 اگست 2017ء - ناروے میں الھدایہ یورپ کا اِہتمام کیا گیا جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے روحانی بالیدگی اور قلبی طہارت کے لیے 'فقہ القلوب' کے موضوع پر خصوصی دروس دیے۔

☆ 8 اگست 2017ء - شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے وطن واپسی پر ناصر باغ لاہور میں استقبالیہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سانحہ ماڈل ٹاؤن میں حصولِ انصاف کے لیے فیصلہ کن تحریک چلانے کا اعلان کیا۔

☆ 16 اگست 2017ء - شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء نے جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کے حصول کے لیے مال روڈ پر دھرنا دیا، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور دیگر سیاسی جماعتوں کے قائدین نے خصوصی شرکت کی۔

☆ 26 تا 28 اگست 2017ء - Keele University, England میں الھدایہ یوکے کا اِہتمام کیا گیا جس میں شیخ الاسلام نے Peace Through Change کے theme پر خصوصی خطابات کیے۔

☆ 8 ستمبر 2017ء - ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں برما کے مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ یک جہتی کے لیے پاکستان عوامی تحریک نے 100 شہروں میں احتجاج کیا۔

☆ 7 تا 9 اکتوبر 2017ء - جامع المنہاج ٹاؤن شپ میں اپنی نوعیت کا منفرد سہ روزہ دورۂ علوم الحدیث کا اِنعقاد ہوا، جس میں پورے پاکستان سے علماء کرام و مشائخ عظام، شیوخ الحدیث، متعدد مدارس و یونی ورسٹیز کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، لیکچرار، اساتذہ کرام، معلمات اور منتہی کلاسز کے طلبہ و طالبات نے کثیر

تعداد میں شرکت کی۔ حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے علوم الحدیث کی اِنتہائی دقیق اور فنی مباحث کو نہایت سہل انداز میں علماء، اساتذہ اور طلبہ کے سامنے بیان کیا۔

☆ 30 نومبر 2017ء - تحریک منہاج القرآن کے زیرِ اِہتمام میلاد النبی ﷺ کے موقع پر تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس گیارہ اور بارہ ربیع الاوّل کی درمیانی شب منعقد ہوئی جس میں خصوصی خطاب کیا۔ اس کانفرنس کی خاص بات نیلسن منڈیلا کے پوتے مانڈلا منڈیلا کی خصوصی شرکت تھی۔

☆ 5 دسمبر 2017ء - لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے سانحہ ماڈل ٹاون پر جسٹس باقر نجفی کمیشن کی انکوائری رپورٹ شائع کرنے کا حکم دیا۔ رپورٹ پبلک ہونے کے بعد پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی اور اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

☆ 30 دسمبر 2017ء - سانحہ ماڈل ٹاون کے مظلومین کے حصولِ انصاف کے لیے پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام مرکزی سیکرٹریٹ پر آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حکومتی اور اس کی حمایتی پارٹیوں کے علاوہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے بھرپور شرکت کی اور انصاف کے حصول کے لیے دس نکاتی ایجنڈا پیش کیا۔

☆ 17 جنوری 2018ء - سانحہ ماڈل ٹاؤن اور سانحہ قصور کے مظلومین کے حصولِ اِنصاف اور ذمے داروں کی گرفتاری کے لیے پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام مال روڈ لاہور میں متحدہ اپوزیشن کا عوامی اِحتجاج منعقد ہوا، جس میں تمام جماعتوں کے سربراہان نے اپنے کارکنان سمیت بھرپور شرکت کی۔

ایک شخصیت اور اتنی عظیم اور تاریخی، دینی، علمی، سیاسی و سماجی خدمات آج کے دور میں کسی کرامت اور کرشمے سے کم نہیں۔

آج آپ کی قائم کردہ تحریک منہاج القرآن کے دنیا کے سو ممالک میں مراکز ہیں، جو تارکین وطن کی نئی نسل کو اسلام پر کاربند رکھنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپ اپنی شخصیت میں متعدد اداروں کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ ❁❁❁❁❁

ہم عالم اسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیت پیغام امن ومحبت اورانسانی حقوق کی بحالی کے عظیم ترجمان

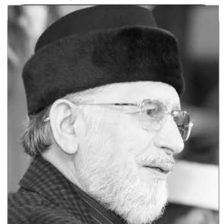

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی

بین المذاہب وبین المسالک رواداری کے فروغ کے لئے

کی جانے والی فکری وعملی کاوشوں پر ان کے

67 ویں یوم پیدائش پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

علامہ شکیل احمد ثانی (ڈائریکٹر اسلامک سنٹر)

منجانب:

منہاج القرآن انٹرنیشنل جاپان

علی عمران (صدر)

ڈاکٹر طاہرالقادری کا اسلوبِ تحریر اردو زبان و ادب کی خدمت کے تناظر میں

عرفان القرآن 21 ویں صدی میں اردو دان طبقہ کیلئے تحفہ

شیخ الاسلام نے کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے اردو زبان و ادب کا دامن لعل و گوہر سے بھر دیا

ڈاکٹر مختار احمد عزمی

خوش نصیبی کے حوالے سے مختار مسعود نے لکھا ہے:

''وہ مقام جہاں جہاں خواہش قلبی اور فرض منصبی کی حدیں مل جائیں اسے خوش نصیبی کہتے ہیں''۔ (آوازِ دوست، مختار مسعود)

میری دیرینہ خواہش تھی کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے حوالے سے کچھ لکھوں لیکن ان کے وسیع علمی ذخیرے سے کماحقہ استفادہ نہ ہونے اور کچھ غم دوراں، کچھ غم جاناں کی وجہ سے اپنی اس خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ کمال حیرت ہے کہ آپ 530 بلند پایہ کتب لکھ کر انسانیت اور عالم اسلام کی عظیم خدمت کی ہے (اور اتنی ہی کتب ابھی زیر اشاعت ہیں)جب کہ ہم ایسے کم علم ابھی ان تمام کتب کو پڑھ بھی نہیں پائے۔۔ بہرحال یہ فقیر اپنی اس خواہش کی جزوی تکمیل کچھ یوں کر پایا کہ اپنی نگرانی میں آپ کے فکر وفن کے حوالے سے ایک پی ایچ ڈی کا اور ایک ایم فل کا مقالہ لکھوایا ہے۔ وحید عزیز چوہدری ایم فل اردو سیشن ۱۶۔۲۰۱۴ء شعبہ اردو، منہاج یونیورسٹی لاہور نے'' علامہ اقبال اورڈاکٹر طاہر القادری کا فلسفہء انقلاب'' کے عنوان سے ایک جامع مقالہ لکھا ہے۔ شہزادی ممتاز پی ایچ ڈی سکالر سیشن ۱۸۔۲۰۱۵ء شعبہ اردو، منہاج یونیورسٹی لاہوربھی میری نگرانی میں ''پروفیسر ڈاکٹر طاہرالقادری کا فکری و اسلوبیاتی مطالعہ'' کے عنوان سے ایک مقالہ لکھ رہی ہیں۔)

ماہنامہ منہاج القرآن کی طرف سے برادرم نور اللہ صدیقی کا خط پہنچاتو گویا 'از کجا می آید ایں آواز دوست' کی سی کیفیت پیدا ہوگئی۔

اردو زبان وادب کے ایک طالب علم کی حیثیت سے میرے لئے یہ امر باعث تشکر و افتخار ہے کہ شیخ الاسلام نے کمیت اورکیفیت (Quantity and Quality) کے لحاظ سے اردو زبان و ادب کا دامن لعل و جواہر سے بھر دیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں دینی سکالرز نے ہمیشہ اردو زبان وادب کو ایک مضبوط سہارا دیا ہے۔ ولی اللّہی خاندان کے قرآنی تراجم ہوں، مولانا اشرف علی تھانوی اور اعلی حضرت امام احمد رضا خاں کا دینی لٹریچر ہو یا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت ہو، سب اردو زبان و ادب کا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا عطیہ اس لحاظ سے فزوں تر ہے کہ یہ تقریری بھی ہے ،تحریری بھی اور آن لائن بھی۔اسکی کمیت بھی زیادہ ہے اور کیفیت بھی۔چھوٹا منہ،بڑی بات کہ ایسی ہی ایک بات بابائے اردو مولوی عبدالحق نے بھی کہی تھی۔ 1950ء میں حضرت علامہ اقبالؒ کی یاد میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے بابائے اردو نے کہا تھا:

'' میرے نزدیک اقبال کی جس بات کی بڑی قدر ہے،وہ یہ ہے کہ اس نے اپنے عالی خیالات اور افکار بلند سے ہماری قومی زبان کا مرتبہ اس قدر بلند کر دیا کہ اس سے پہلے اسے کبھی نصیب نہ ہوا۔'' (اقبال اورعبدالحق، ممتاز حسن)

کم وبیش 40 برس سے اردو زبان وادب شیخ الاسلام کی گراں قدر تحریروں سے فیض یاب ہورہی ہے۔ دو ماہ پہلے دورہ علوم الحدیث میں خطاب کے دوران آپ نے فرمایا:

’’ آج کل میں براہ راست پہلے انگریزی یا عربی میں لکھتا ہوں، پھراس کا ترجمہ اردو میں آسانی سے ہو جاتا ہے‘‘

میری رائے میں اب آپ کے لئے اردو، انگریزی یا عربی کا معاملہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اصل اہمیت ناظرین، سامعین اور قارئین کی ہے۔ پہلے ان کے اول مخاطبین زیادہ تر پاک وہند کے لوگ تھے مگر اب اول مخاطب یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک کے لوگ ہیں۔ جو روانی، روشنی اور صفائی اردو زبان و ادب میں تھی، وہی انگریزی اور عربی میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ان زبانوں میں بھی جدید اور عام فہم اسالیب اپنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

فرانسیسی فطرت پسند بفن (88-1707ء) سے ایک قول منسوب ہے۔

"Style is the man himself "

یعنی ’’اسلوب تو آدمی خود ہی ہوتا ہے‘‘۔ چلتا پھرتا، اٹھتا بیٹھتا، کھاتا پیتا۔ جیسے اسلوب گفتار، اسلوب رفتار، اسلوب تقریر، اسلوب تحریر اور اسلوبِ حیات وغیرہ۔

اسلوبیات(Stylistics) اب باقاعدہ ایک صنف ادب بن چکی ہے ۔ صاحب اسلوب ہونا ایک اعزاز ہے مگر یہ ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ ایک لکھنے والا جانے کتنی بار اپنے لکھے کو کاٹتا ہے، چھانٹتا ہے، بناتا ہے اور سنوارتا ہے اور پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہوتا۔ بقول حضرت امیر مینائیؒ:

خشک سیروں تن شاعر کا لہو ہوتا ہے
تب نظر آتی ہے اک مصرعۂ تر صورت

عمدہ تحریر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ ہر ذہنی سطح کے قاری کیلئے آسان ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام کی کتب ہر خاص و عام کیلئے فیض رسانی کا باعث ہے اور ہر ایک میں سلاست اور روانی بدرجہ کمال پائی جاتی ہے

شیخ الاسلام کا اسلوب بھی اپنی ڈھلی ڈھلائی نثر، نفاست بیان، برمحل اشعار، برموقع مثالوں اور شفافیت کی وجہ سے صاف پہچانا جاتا ہے

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بلاشبہ ایک صاحب اسلوب لکھاری ہیں مگر یہ اعزاز انہیں کم وبیش پچاس سالہ شبانہ روز مشقت کے بعد ملا ہے۔ میرا گمان یہ ہے عنفوان شباب میں وہ مختلف اسالیب آزماتے رہے ہیں۔ ہر لکھنے والے کی طرح ایسا کرنا ایک قدرتی عمل ہے لیکن آگے چل کر جب انہوں نے انقلاب کی طرف قدم بڑھایا تو صاحب اسلوب بننا، ان کا مقصد حیات نہ تھا۔ انہوں نے تو اپنے تئیں ایک مشن اور ایک اعلی نصب العین کے لئے وقف کر دیا تھا۔ چنانچہ اسلوب یا سٹائل بھی ساتھ ساتھ بنتا اور نکھرتا چلا گیا اور یہی ایک فطری طریقہ ہے۔

سرسید احمد خان (98-1817ء) پر ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تھا کہ ان کا اسلوب کھردرا ہے۔ سرسید نے جواب دیا کہ جب کسی کے گھر کو آگ لگی ہو تو وہ شخص لوگوں کو مدد کے لئے سُر میں نہیں پکارتا۔ یہاں سرسید احمد خاں اور شیخ الاسلام کا موازنہ مقصود نہیں۔ اُن کا مشن ہے کہ سرسید احمد خاں نے ایک یونیورسٹی بنائی تھی، میں 100 یونیورسٹیاں بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ چونکہ اردو زبان بھی اب سرسید کے زمانے سے ڈیڑھ سو برس آگے جا چکی ہے ،اسی تناسب سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا اسلوب تحریر بھی زیادہ نکھرا ہوا ہے۔

موضوعاتی اعتبار سے توحید ربانی، عشق محمدی ﷺ، اصلاح و وحدت امت، اصلاح معاشرہ، فلاح انسانیت اور عوامی انقلاب آپ کے خاص موضوعات ہیں۔ ان کا اسلوب تحریر بھی انہی مرکبات کا جامع ہے۔

اس حوالے سے ہم پہلے ترجمہ قرآن مجید ’’عرفان القرآن‘‘ پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ اس میں شیخ الاسلام کا ایک منفرد اسلوب سامنے آتا ہے۔ ظاہر ہے، ترجمہ قرآن میں مترجم اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہیں کر سکتا لیکن جس طرح قرآن مجید کی ایک جیسی آیات کو مختلف قراء حضرات کی آوازیں ایک

شیخ الاسلام نے کمیت اور کیفیت (Quantity and Quality) کے لحاظ سے اردو زبان و ادب کا دامن لعل و جواہر سے بھر دیا ہے

دوسرے سے متمیز کر دیتی ہیں ،اسی طرح مختلف مترجمین کی تربیت، پس منظری مطالعے اور زبان و بیان پر گرفت سے ترجمہ قرآن کو شرف قبولیت ملتا ہے۔ شیخ الاسلام کا ترجمہ قرآن عالمانہ بھی ہے اور عاشقانہ بھی۔ ''عرفان القرآن'' کی تقریب افتتاح منعقدہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۶ء کے موقع پر انہوں نے فرمایا:

''تراجم تو بڑے بڑے لوگ کر گئے ہیں ۔میں نے تو ان بڑوں کی قطار میں ایک چھوٹے بچے کی حیثیت سے اپنی جگہ بنائی ہے۔اللہ، حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں کے طفیل میری اس عاجزانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے''۔

اگرچہ دیگر مترجمین نے بھی ترجمے کے ساتھ حواشی لکھے ہیں لیکن آپ نے وضاحت طلب بات کو ترجمے کے دوران قوسین میں سمو دیا ہے۔شیخ الاسلام کے ہاں وارفتگی زیادہ ہے۔ عالمانہ اور عاشقانہ ترجمے کی مثالیں عرفان القرآن میں ہمیں جا بجا نظر آتی ہیں ۔ بلا شبہ یہ ترجمہ قرآن،اکیسویں صدی میں اردو داں طبقے کے لئے ایک تحفہ ہے جس میں ترجمہ اور تفسیر دونوں کی تاثیر یکجا نظر آتی ہے۔

عمدہ تحریر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ ہر ذہنی سطح کے قاری کے لئے آسان ہوتی ہے۔اس ترجمے میں یہ خوبی بھی موجود ہے۔یہ با محاورہ ترجمہ ہے جس میں سلاست اور روانی بدرجہ کمال پائی جاتی ہے۔ اسے پڑھتے ہوئے ایک روحانی حلاوت، جو ادبی خاصہ ہے ،قاری پر نزول کرتی ہے۔اس کا انگریزی ترجمہ بھی ہے جو کہ اپنی ایک الگ شان رکھتا ہے۔

شیخ الاسلام کے اسلوب تحریر کا ایک دلآویز عکس ''سیرۃ الرسول ﷺ'' میں بھی جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ یہاں ترجمہ قرآن کے مقابلے پر، انہیں اپنے اسلوب تحریر کو منعکس کرنے کی آزادی زیادہ حاصل تھی۔اب تک اردو میں علامہ شبلی نعمانیؒ اور علامہ سید سلیمان ندویؒ کی ''سیرۃ النبی ﷺ'' اور پیر کرم شاہ الازہری کی ''ضیاء النبی ﷺ''سب سے زیادہ ضخیم سیرت پاک کی کتب (۶/۷ جلدیں) سمجھی جاتی تھیں۔ شیخ الاسلام نے ۱۲ جلدوں میں ''سیرۃ الرسول ﷺ'' لکھ کر اردو سیرت نگاری میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔اس میں آپ نے بارگاہ مصطفوی ﷺ میں اپنے علم و ہنر کا تمام سرمایہ نچھاور کر دیا ہے

گلوبل ویلیج کے جدید دور میں نمایاں افراد کو تو چھوڑیئے،عام آدمی کے معمولات اور حرکات و سکنات بھی ریکارڈ ہو رہے ہیں۔ پچاس یا سو برس پہلے تک اس بارے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا ۔ اللہ پاک کا نظام دیکھئے کہ چودہ سو سال پہلے صحابہ کرامؓ کے ذریعے اپنے حبیب کی ایک ایک ادا کو محفوظ فرما دیا۔ شیخ الاسلام لکھتے ہیں:

'' آج ہمیں ایک ہمہ گیر فکری تبدیلی (paradigm shift) کی ضرورت ہے۔یہ اس وقت ممکن ہے جب فکر و عمل کے باب میں براہ راست رہنمائی سیرت رسول ﷺ سے حاصل کریں۔''

شیخ الاسلام اور عشق مصطفٰے ﷺ کے حوالے سے تو ایک الگ مقالہ درکار ہے۔ان محدود صفحات میں اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تاہم اسی عشق رسالت مآب ﷺ کی بدولت آپ کی تحریریں پڑھنے والوں کے دلوں کی دھڑکن اور ہونٹوں کا نغمہ بن جاتی ہیں۔

آسکر وائلڈ (۱۹۰۰ـ۱۸۵۴)نے لکھا ہے:

Everybody will know who the writer is: one's style is one's signature always."

(ڈیلی ٹیلیگراف، لندن، آسکر وائلڈ)

شیخ الاسلام کی شخصیت میں موجود امت کا سوز و دردمندی جب تحریر کا روپ دھارتی ہے تو علمی و فکری سرمایہ وجود میں آتا ہے اور جب تقریر میں ڈھلتی ہے تو لانگ مارچ اور دھرنے کی شکل میں کاخ امراء کے درو دیوار کو ہلا کے رکھ دیتی ہے

شیخ الاسلام کے اسلوب تحریر کی ایک اہم جہت آپ کی تحقیقات ہیں۔ جملہ تصنیفات میں ہر حال میں محققانہ شان قائم رہتی ہے۔ کوئی بات بنا ثبوت اور دلیل کے نہیں کی جاتی

جس طرح ہم کسی معروف قاری ،نعت خواں یا گلوکار کو پس پردہ بھی پہچان لیتے ہیں ،اسی طرح معروف لکھنے والے بھی اپنے طرز تحریر سے صاف پہچانے جاتے ہیں۔ اسلوب تحریر، لکھنے والے کی ایک الگ پہچان بن جاتا ہے۔ شیخ الاسلام کا اسلوب بھی اپنی ڈھلی ڈھلائی نثر ،نفاست بیان ،برمحل اشعار، برموقع مثالوں اور شفافیت کی وجہ سے صاف پہچانا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

”شرق سے غرب تک دنیا کا کوئی بھی گوشہ ہو، دین پر عمل کرنے میں کہیں بھی دشواری اور مشکل نہیں ہے۔مشکل صرف اس لئے لگتی ہے کہ ہمیں خبر نہیں ہوتی کہ دین کا حکم کیا ہے؟۔“

(جدید مسائل کا اسلامی حل، شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری، ص ۲۷)

آپ کی تحریریں بنیادی طور پر دینی موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں، اسی لئے ان میں متانت اور سنجیدگی کا عنصر پایا جانا لازمی ہے۔اس کے ساتھ تحریر کی روانی جو آپ کی تقریر کا خاصہ بھی ہے، قاری کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتی ہے ۔کہیں بھی عبارت میں لکنت یا رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ایک دھارا (flow) ہے جو بہتا چلا جاتا ہے ۔ایک ایک فقرہ خیالات کی تندی و تیزی کو لے کر جوئے نغمہ خواں بن جاتا ہے۔

کسی لکھنے والے کے پیش نظر جس قدر ارفع و اعلیٰ مقصد ہو گا،اسی قدر اس کی تحریر میں اثر آفرینی اور دیر پائی ہو گی۔ شیخ الاسلام کے سامنے بھی زندگی کے اہم ترین تقاضے ہیں ،بلند مقاصد اور نیک تمنائیں ہیں، اسی لئے ان کی تحریروں میں بھی ایک دلگداز اثر آفرینی اور مقصدیت کی خوشبو فراواں ہے۔ صاف اور سادہ الفاظ میں کہی ان کی تحریروں میں مصطفوی انقلاب کی صدائیں گونجتی ہیں۔ اس مقام پر وہ حضرت علامہ اقبال کے ہمنوا ہو جاتے ہیں:

” مگر(اقبال کے)یہ سارے افکار اپنی اہمیت کے باوجود ایک طرف اور ان کا پیغامِ عشقِ رسول ﷺ ایک طرف ہے۔ان سے اگر پوچھا جائے کہ کیا آپ کوان افکار نے حکیم الامت بنایا تو ان کا جواب نفی میں ہے۔ان کا کلام پیغام عشق رسول ﷺ کے حوالے سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ سارے افکار اگرچہ علامہ اقبال نے دیئے ہیں مگر وہ حکیم صرف نسبتِ محمدی ﷺ سے بنے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ علامہ سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ حکیم الامت کس طرح بنے ؟تو وہ فرمانے لگے: ”میں نے ایک کروڑ مرتبہ اپنے آقا ﷺ پر درود پڑھا ہے، یہ تم بھی پڑھ لو حکیم الامت بن جاؤ گے“

(اقبال اور پیغام عشق رسولؐ، شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری، ص۲۴)

اقبال اور تصور عشق کے حوالے سے ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے قلم کے جوہر خوب دکھائے ہیں۔ یہاں ان کا اسلوب تحریر کچھ رومانویت اور کچھ خطابت میں ڈوبا نظر آتا ہے۔اقبال کے نزدیک عشق عناصر خمسہ کے امتزاج سے وجود پذیر ہوتا ہے یعنی اخلاص، یقین،عمل،فقر اور حضوری۔وہ لکھتے ہیں:

” اقبال کے نزدیک صحیح رہنمائی کے لئے جس حضوری کی ضرورت ہے،وہ نہ عقل کے ذریعے سے میسر آ سکتی ہے ،نہ علم کے واسطے سے۔حسنِ تمام کی صحبت،جس قدر عشق کو نصیب ہے کسی اور کو نہیں۔کیونکہ بقول اقبال اگر حسن محفل ہے تو عشق ہنگامہءِ محفل ہے۔۔۔حسن اگر زلف ہے تو عشق اس کی پیشانی ہے۔۔۔حسن تصویر ہے تو عشق اس کی حیرانی ہے۔۔۔حسن جلوہ ہے تو عشق اس کا پرتو ہے۔۔۔حسن خورشید ہے تو عشق اس کی تپش ہے۔۔۔حسن ماہتاب ہے تو عشق اس کی روشنی ہے۔ الغرض حسن و عشق جس جس روپ میں بھی ہوں ،عشق کو حسن کا وہ قرب حاصل ہے جو کسی اور شے کو میسر نہیں۔ لہٰذا اسی سے حضوری ممکن ہے۔۔۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

آپ کی تحریروں میں لکنت یا رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ ایک دھارا (flow) ہے جو بہتا چلا جاتا ہے ۔ایک ایک فقرہ خیالات کی تندی و تیزی کو لے کر جوئے نغمہ خواں بن جاتا ہے

عشق کی یہ چنگاری جو شعلہ ء جوالہ بن کر انسانی شخصیت کے ہر گوشے کو منور اور اس کے قلب و باطن کو انقلاب آشنا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، کس طرح بھڑکائی جائے؟ اقبال اس مقام پر ہماری رہنمائی کرتے ہوئے جمال مصطفی ﷺ کی فریفتگی کی تلقین کرتا ہے۔''

''اقبال اور تصور عشق''، شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری، ص۲۰)

عاشقانِ مصطفی ﷺ ہر زمانے میں شمعِ رسالت پر قربان ہوتے رہے ہیں۔ فی زمانہ ان کی آزمائش کے لئے ایک بہت بڑا فتنہ ''قادیانیت یا مرزائیت'' کا ہے۔ برٹش ایمپائر کے وقتوں میں امت مسلمہ کو مزید پارہ پارہ کرنے کے لئے اس ناسور کو جسد امت میں انجیکٹ کیا گیا تھا۔ اب ناسور دنیا بھر میں پھیل چکا ہے۔ اس حوالے سے شیخ الاسلام کی رگ حمیت و غیرت پھڑک اٹھتی ہے۔ ان کی تحریر ایک مجاہد کی تلوار بن جاتی ہے۔ ان کے لفظ لفظ اور سطر سطر میں عشق مصطفی ﷺ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔

''اگر کوئی لعین آپ کے باپ کے بارے میں کہے کہ وہ تو سور کی چربی استعمال کرتے تھے، خود کو چودھویں کا چاند اور آپ کے والد کو پہلی رات کا چاند قرار دے تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟۔۔۔ اگر کوئی بدمعاش آپ کے مکان میں زبردستی گھس آئے اور اس پر مکمل قبضہ کرکے آپ کو وہاں سے بے دخل کرنا چاہے تو آپ کا سلوک اس کے ساتھ کیا ہوگا؟ مجھے یقین کامل ہے کہ ہر باغیرت شخص اس طرح کے سوال کرنے والوں کو برداشت نہیں کرے گا۔ قارئین کرام! تو آیئے کتاب بند کرنے سے پہلے ہم سوچیں کہ اپنی بیٹی، اپنے دوست، اپنے باپ، اپنی بیوی، اپنے گھر اور اپنی ذات کی توہین و گستاخی کرے تو ہم برداشت نہیں کرتے اور اگر آقائے دو عالم ﷺ کی عزت و ناموس کی توہین پر خاموشی سے آگے بڑھ جائیں تو یہ کیسے ممکن ہے۔''

(عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت، شیخ الاسلام، ص ۳۶۳)

شیخ الاسلام کے اسلوب تحریر کی ایک اہم جہت آپ کی تحقیقات ہیں۔ قرآنی تعلیمات ہوں یا سیرت مطہرہ ﷺ کا بیان، فقہی مسائل ہوں یا مسالک کا بیان، اقتصادی نظریات ہوں یا سیاسی انقلابات، تعلیمات ہوں یا سماجیات، ہرحال میں محققانہ شان قائم رہتی ہے۔ کوئی بات بنا ثبوت اور دلیل کے نہیں کی جاتی اور ہر بات پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔ اس امر کا التزام ان کی ہر تصنیف کی خوبصورتی کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

تفصیلی بیان کے بعد کہی گئی بات میں تشنگی نہیں رہتی۔ مثلاً: انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء کے حوالے سے لکھتے ہوئے جہاں نظامِ ربوبیت کے حوالے سے بات کی ہے وہاں خالص سائنس اور نیچرل سائنس (pure science and natural science) کا گہرا مطالعہ بھی پیش کیا ہے۔ ظاہری حواس خمسہ کی تفصیل پیش کی ہے تو باطنی حواس خمسہ کا مکمل احوال بھی لکھا ہے۔ ایک اہم بات یہ کہ سائنس کی روز افزوں اور حیرتناک ترقی کے پیش نظر دوسرے اصحاب علم وفہم کو اختلاف رائے کا حق بھی دیا ہے۔ یہ کشادہ دلی اور نئے ڈسکورس کے لئے قلب ونظر کی فراخی، ان کے پڑھنے والوں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔

''کرۂ ارض پر تخلیق انسانی کے آغاز کے لئے خمیر بشریت اپنے کیمیائی ارتقاء کے کن کن مراحل سے گزرا۔ اپنی صفائی اور لطافت کی آخری منزل کو پانے کے لئے کن کن تغیرات سے نبردآزما ہوا اور بالآخر کس طرح اس لائق ہوا کہ اس سے حضرت انسان کا بشری پیکر تخلیق کیا جائے اور اسے خلافت و نیابت الٰہیہ کے منصب پر سرفراز کیا جائے۔ یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ ان ارتقائی مراحل کا جس ترتیب اور تفصیل سے ذکر کیا ہے، اسے حتمی نہ سمجھا جائے۔ کوئی بھی صاحب علم جزئیات وتفصیلات کے بیان سے اختلاف کرسکتا ہے۔''

(انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء، شیخ الاسلام، ص ۲۵)

شیخ الاسلام کے اسلوب تحریر کا ایک اہم عنصر دردمندی ہے۔ وہ دردمندی جس میں سوزوساز رومی بھی ہے اور پیچ و تاب رازی

شیخ الاسلام کے سامنے زندگی کے اہم ترین تقاضے ہیں، بلند مقاصد اور نیک تمنائیں ہیں، اسی لئے ان کی تحریروں میں بھی ایک دلگداز اثر آفرینی اور مقصدیت کی خوشبو فراواں ہے

شیخ الاسلام کے اسلوب تحریر کا ایک اہم عنصر دردمندی ہے۔ وہ دردمندی جس میں سوز وساز رومی بھی ہے اور پیچ وتاب رازی بھی

بھی۔ جس میں امت مرحوم کے زوال کا غم بھی ہے اور بنی نوع انسان کی بربادی کا دکھ بھی۔ یہ سوز و دردمندی جب تحریر کا روپ دھارتے ہیں تو ''سیرۃ الرسول ﷺ'' جیسی شاہکار کتابیں وجود میں آتی ہیں اور جب تقریر میں ڈھلتی ہے تو لانگ مارچ اور دھرنے کی شکل میں کاخ امراء کے در و دیوار کو ہلا کے رکھ دیتی ہے۔

لمحۂ موجود میں عالم انسانیت کو دہشت گردی کی شکل میں ایک نئے عفریت کا سامنا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک اس کی زد میں آ چکے ہیں۔ امن عالم غارت ہو چکا اور امت مسلمہ پر دہشت گردی کا لیبل چپکایا جا چکا ہے۔ ان حالات میں شیخ الاسلام کا تجزیاتی اور مدلل اسلوب تحریر فکر و نظر کے نئے گوشے وا کر رہا ہے:

"Islam is a religion of peace and security, and it urges others to pursue the path of peace and protection. The most significant proof of this is that God has named it as Islam. The word ISLAM is derived from the Arabic word "salama or salima". It means peace, security, safety and protection. As for as its literal meaning, Islam denotes absolute peace. As a religion it is peace incarnate. It encourages humankind to be moderate, kind, balanced, tolerant, patiet and forbearing."

(FATWA on Terrorism and Suicide Bombings, p. 21.)❁❁❁❁❁

امت مسلمہ کو اسلامی ذخیرہ علم و حکمت سے
روشناس کروانے علمی و فکری روایات کو پروان چڑھانے
اور انسانیت کو شعور ذات مصطفی ﷺ سے آگہی دینے کے لئے

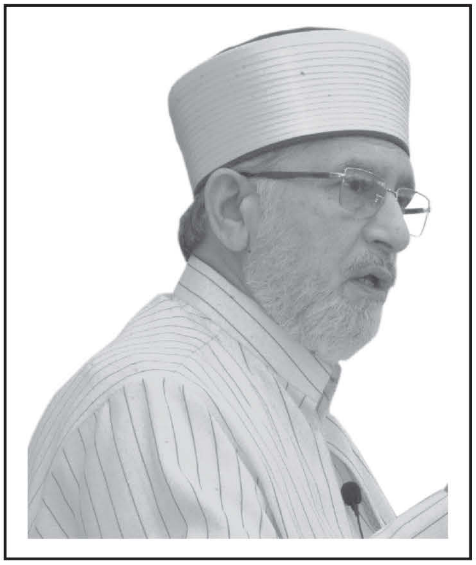

شیخ الاسلام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 67 ویں
سالگرہ کے موقع پر

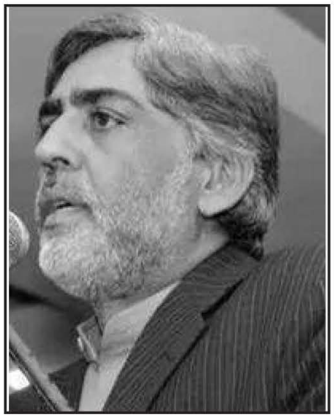

خراج تحسین

پیش کرتے ہیں۔

منجانب:

فیاض احمد وڑائچ (صدر جنوبی پنجاب پاکستان عوامی تحریک)

عربی زبان میں شیخ الاسلام کی علمی و تحقیقی خدمات

خوش نصیب بیٹے نے والد گرامی سے بھی علوم و معارف کے جواہر سمیٹے

شیخ الاسلام نے اپنے عہد کے عظیم عرب شیوخ مولانا ضیا الدین مدنی سید علوی بن عباس المالکی المکیؒ سے علمی استفادہ کیا

ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی الازہری

ہم نے تاریخ وسیّر اور تذکرہ کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کی برسات اسکے کچھ بندوں کو یوں سرشار کرتی ہے کہ وہ افراد اپنی ذات میں انجمن بن جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ کچھ لوگ علم لدنی کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، جب وہ کسی موضوع پر گفتگو کرتے ہیں یا قلم اٹھاتے ہیں تو علم کے خزانے لٹاتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ جان کر حیرانگی اور تعجب ہوتا تھا اور ذہن میں یہ سوال ابھرتا تھا کہ ایسا کیونکر ممکن ہے؟

مگر الحمد للہ کہ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور میں سات سالہ دورِ تعلیم کے دوران شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی شخصیت کو قریب سے دیکھا تو مذکورہ بالا سوال کا جواب ملا اور معلوم ہوا کہ علم وعمل اور وقت میں برکت کیا ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام کی شخصیت اور انہیں حاصل علوم و معارف کا اظہار تو اکثر اوقات جامعہ منہاج القرآن میں دوران تعلیم ہمیں ہوتا ہی تھا مگر راقم کو مصر سے لسانیات میں ایم۔فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے بعد شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی شخصیت کا نیا عرفان نصیب ہوا۔ مجھے ان کی ذات میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بارگاہِ رسالت کے فیوض کی بہاریں نظر آئیں اور کھلی آنکھوں سے یہ دیکھنا نصیب ہوا کہ ''علم لدنی'' کے جلوے کیا ہوتے ہیں۔

شیخ الاسلام مدظلہ نے انگلش میڈیم سکول میں پڑھتے ہوئے سائنس میں میٹرک کیا، اس کے بعد ایف ایس سی (پری میڈیکل) کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی سے لیکر پی،ایچ،ڈی تک قانون کی تعلیم حاصل کی۔

اس رسمی تعلیم کے ذرائع سے اکتساب کرنے کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام کو اپنے والد گرامی ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ سے بھی علوم و معارف حاصل کرنے اور علمی، فکری، تربیتی اور روحانی جواہر سمیٹنے کا موقع ملا۔ شیخ الاسلام کو عربی اور اسلامی علوم میں حاصل گہرے رسوخ کی وجہ آپ کے والد گرامی فرید ملت حضرت ڈاکٹر فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں کہ جنہوں نے اپنے نورِ نظر کو نہ صرف خود عربی اور اسلامی علوم کی تعلیم دی بلکہ اپنے عہد کے دیگر بہترین اہل علم سے استفادہ کا ذوق بھی بخشا۔ ان میں عرب شیوخ مولانا ضیاء الدین المدنیؒ اور سید علوی المالکی المکیؒ قابل ذکر ہیں۔ شیخ الاسلام سکول سے پڑھ کر واپس آتے تو گھر میں عربی واسلامی علوم کی تدریس کا سلسلہ شروع ہوجاتا۔ اس طرح حضرت فرید ملت نے اپنے بیٹے کی تربیت میں کچھ کمی نہ چھوڑی اور اپنے لخت جگر کو درسیات کا

شیخ الاسلام مختلف عربی و اسلامی علوم وفنون میں لکھی گئی دقیق عربی نصوص کے فہم اور ان سے استدلال و استنباط کے ساتھ ساتھ اس میں مضمر بلاغی و اسلوبی، نحوی و صرفی پیراؤں کے ادراک میں کمال مہارت رکھتے ہیں

عرب شیوخ آپ کی فصاحت لسانی،قوی استدلال، وسعت مطالعہ، اندازِ تخاطب، دینی حمیت،جوش و جذبہ،فکری پختگی اور ابلاغی مہارت پر حیران و ششدر ہوئے بغیرنہیں رہتے

کچھ نصاب خود پڑھایااور کچھ دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھوایا۔آپ نے ایک مرتبہ اپنے ہونہار صاحبزادے کو مخاطب کرکے فرمایا:

’’ہم نے جو علوم و معارف ہندوستان،مصر اور حرمین شریفین کے لمبے اسفار کے بعد حاصل کئے تھے، وہ آپ کو اس چار پائی پر بیٹھ کر منتقل کر دیئے ہیں۔‘‘

یہ حضرت فرید ملت رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص اور لگن کی برکت تھی کہ ان کے سراپا سعادت صاحبزادے نے بھی اس اضافی تعلیم کے حوالے سے کبھی اکتاہٹ کا اظہار نہ کیا تھا، بلکہ اپنے عظیم والد کی آرزوؤں اور امنگوں کے عین مطابق دل وجان سے عربی واسلامی علوم حاصل کئے۔

عربی زبان و ادب میں کمال مہارت

اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ ایک متبحر عالم دین ہیں جو اسلامی علوم وفنون میں لکھے گئے دقیق عربی نصوص کے فہم اور ان نصوص سے استدلال و استنباط کے ساتھ ساتھ اس میں مضمر بلاغی و اسلوبی، نحوی وصرفی پیراؤں کے ادراک میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔ اس قدرت و صلاحیت کو پانے کے لیے آپ نے بچپن سے انتہائی محنت ومشقت کے ساتھ عربی واسلامی علوم وفنون کو پڑھا اور آج تک مسلسل عربی کتب کا مطالعہ آپ کا معمول ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ تحریر وتصنیف اور عربی تقریر وتکلم کے میدان میں بھی نمایاں خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اس میدان میں آپ کی اعلیٰ مہارتیں اور ثقاہت آپ کے علمی و تصنیفی شہ پاروں میں موجود ہیں۔ آپ جب عربی میں گفتگو فرماتے ہیں تو عرب شیوخ آپ کی فصاحت لسانی،قوی استدلال، وسعت مطالعہ، اندازِ تخاطب، دینی حمیت، جوش و جذبہ،فکری پختگی اور ابلاغی مہارت پر حیران و ششدر ہوئے بغیرنہیں رہتے۔ الغرض آج ہم عربی زبان و ادب کے جس گوشے پرنظر دوڑائیں تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہمیں تابناک و روشن سورج کی مانند نظر آتے ہیں۔ چند گوشے درج ذیل ہیں:

عربی خطبات

حضرت شیخ الاسلام کے دل میں عربی زبان کی محبت آپکے والدگرامی حضرت فرید ملت کی تربیت کی بدولت رچی بسی ہے اور آپ کو عربی میں خداداد مہارت حاصل ہے۔آپ جب عرب ممالک کے دورہ کے موقع پرعربی میں خطاب فرماتے ہیں تو عرب شیوخ آپ کےعلمی نکات اورعربی میں آپکی مہارت سے متاثر ہوکرآپ کی دست بوسی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جامعہ الازہر کے شیخ الحدیث ڈاکٹر سعد جاویش آج بھی اپنی حدیث کی نشستوں میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے لی گئی اپنی سندِ حدیث کا تذکرہ فرماتے ہیں اور دور حاضر میں حدیث کے میدان میں آپ کی علمی مساعی کا سنہری الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

شام کے مفتی اعظم الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ’’المنہاج السوی‘‘ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقفت على تأليف جليل لمولانا شيخ الإسلام الجهبذ الجحجاح أوحد زمانه وفريد عصره وأوانه البروفسور العلامة والشيخ الحبر الفهّامة بحر العلوم صاحب التصانيف ومؤلف المؤلفات العارف بالله والدال عليه بالحال والقال العالم العامل عماد الدوحة القادرية الأستاذ الدكتور محمد طاهر القادري الموسوم بـ: "المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ" قد حوى على ما يحتاجه المسلم في بناء نفسه وروحه وسلوكه ومجتمعه وإقامة العلاقة بربه

’’مجھے شیخ الاسلام، علامّہ زماں، فریدِ دوراں، نابغہ عصر،

”ہم نے جو علوم و معارف ہندوستان، مصر اور حرمین شریفین کے لمبے اسفار کے بعد حاصل کئے تھے، وہ آپ کو اس چار پائی پر بیٹھ کر منتقل کر دیئے ہیں۔“

رہنمائے اسرارِ حال و قال، عالم باعمل، عارف باللہ، شوکتِ سلسلۂ قادریہ، صاحب تصانیف کثیرہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بلند پایہ تالیف ”المنهاج السوي من الحديث النبوي A“ دیکھنے کا موقع ملا، یہ کتاب ایسی احادیث پر مشتمل ہے جن سے ہر مسلمان اپنے نفس و روح کی اصلاح، تعمیرِ شخصیت و اصلاح معاشرہ اور اپنے رب کے ساتھ تعلقِ بندگی قائم کرنے میں رہنمائی لے سکتا ہے“۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ دور حاضر میں عرب خطہ میں اسلامی تصوف اور عقیدۂ اہل سنت وجماعت کو تقویت دینے والی احادیث کو تخریج کے نام پر کتب حدیث سے خارج کیا جارہا ہے اور بدقسمتی سے عرب علماء اس علمی خیانت کی گرفت کرنے کی طرف متوجہ نظر نہیں آتے۔ مگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی تصنیفات میں ایسی احادیث کی ثقاہت کو بھرپور طریقے سے اجاگر کیا ہے، نیز اصول حدیث اور اسماء الرجال کے دقیق اور پیچیدہ موضوعات کو سرزمین مصر اور دیگر عرب ممالک میں علمی ثقاہت کے ساتھ عربی زبان میں مدلل و محقق انداز میں پیش کیا۔

یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ عرب ممالک میں رہنے والے افراد جانتے ہیں کہ ان کے ہاں خطاب آدھ گھنٹہ سے پون گھنٹہ دورانیہ کا ہوتا ہے لیکن ہم نے مصر میں شیخ الاسلام کے نومبر 2012ء کے دورے کے دوران دیکھا کہ جس جگہ بھی آپ نے خطاب فرمایا کم از کم اڑھائی گھنٹے خطاب فرمایا۔ اس دوران جامعۃ الازہر اور دیگر مصری جامعات کے علماء ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے عالی استدلال اور عربی فصاحت سے محظوظ ہو رہے تھے۔

ابوظہبی کے الشیخ اسماعیل فخرانی آپ کے علمی مقام و مرتبہ اور خدمات اسلام کے بارے میں یوں تذکرہ کرتے ہیں:

امت مسلمہ کی فکری و عملی رہنمائی کی طرف گامزن، تجدید و احیائے دین
اور ملی وحدت و یکجہتی کے لئے مصروف عمل سفیر امن و محبت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ
کی خدمات جلیلہ کو انکے 67ویں یوم پیدائش
کے پُر مسرت موقع پر سلام پیش کرتے ہیں۔

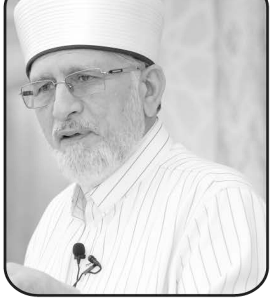

محمد نجیب (صدر)

محمد طارق (سیکرٹری جنرل)

منجانب:
منہاج القرآن انٹرنیشنل
ہانگ کانگ

''میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہم نے عجمیوں سے قرآن سیکھا ہے، شیخ الاسلام کی زبان سے علم ٹپکتا ہے، میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ پاکستان، افغانستان اور روس تک گیا ہوں، ان جیسا عالم کہیں نظر نہیں آیا۔''

عربی تصنیفات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ان ادق اور باریک موضوعات پر عربی زبان میں کتب و رسائل تحریر فرمائے کہ بندہ دیکھ کر حیران ہوجاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم علمی صلاحیت سے نوازا ہے۔ آپ کی تصنیفات: حدیث، تفسیر، اصول فقہ، علم الکلام، فقہ وتربیت، عقیدہ اور فکری و اصلاحی موضوعات پر مشتمل ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حدیث، اصول حدیث، تفسیر اور علم الکلام پر لکھی گئی قدیم کتب کی عبارت پڑھ اور سمجھ لینا یقیناً علمی رسوخ پر دلالت کرتا ہے۔

عربی میں تصنیف کی گئی آپ کی درج ذیل کتب عربی زبان میں آپ کی عظیم صلاحیت کی عکاس ہیں:

☆ كَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰى ﷺ
☆ مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ
☆ اَلْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة
☆ تَرْغِيْبُ الْعِبَاد فِي فَضْلِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَمَكَانَةِ الْإِسْنَاد
☆ رِحْلَةُ الْعَاشِقِيْن إِلَى الْبَلَدِ الْمُبَارَكِ الْأَمِيْن
☆ غَايَةُ الْإِنْعَام فِي فَضَائِلِ الشُّهُوْرِ وَالْأَيَّام
☆ اَلْقَوْلُ السَّوِيّ فِي رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ
☆ اَلْكِفَايَة فِي حَدِيْثِ الْوِلَايَة
☆ اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ
☆ تَكْمِيْلُ الصَّحِيْفَة بِأَسَانِيْدِ الْحَدِيْثِ فِي الْإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَة رضی اللہ عنہ
☆ اَلْمُنْتَقٰى لِأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلٰى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي
☆ أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِدِ
☆ صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰى سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ ﷺ
☆ أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰى حُرُوْفِ الْهِجَاءِ

شیخ الاسلام نے اصول حدیث اور اسماء الرجال کے دقیق اور پیچیدہ موضوعات کو سرزمین مصر اور دیگر عرب ممالک میں علمی ثقاہت کے ساتھ عربی زبان میں مدلل و محقق انداز میں پیش کیا

☆ دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات
☆ الإرهاب وفتنة الخوارج (فتوى)
☆ مِنْهَاجُ الْخُطُبَات لِلْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَات
☆ اَلتَّصَوُّرُ التَّشْرِيْعِيّ لِلْحُكْمِ الْإِسْلَامِيّ
☆ فَلْسَفَةُ الْإِجْتِهَاد وَالْعَالَمُ الْمُعَاصِر
☆ اَلْجَرِيْمَةُ فِي الْفِقْهِ الْإِسْلَامِيّ
☆ قَوَاعِدُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْإِسْلَامِ
☆ اَلْإِقْتِصَادُ اللَّارِبَوِيُّ وَالنِّظَامُ الْمَصْرَفِيُّ الْإِسْلَامِيُّ
☆ اَلتَّصَوُّرُ الْإِسْلَامِيُّ لِطَبِيْعَةِ الْبَشَرِيَّة

مستقبل میں عربی زبان میں آپ کے علمی و تحقیقی کام کی نوعیت کا اندازہ اس سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ کچھ عرصہ سے آپ نے یہ اسلوب اور طریقہ اختیار فرمایا ہے کہ آپ تفسیر قرآن اور دیگر کتب براہ راست عربی میں ہی لکھ رہے ہیں۔

تصنیفات کے عربی نام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اکثر اردو تصنیفات کے نام بھی عربی میں ہوتے ہیں جو کہ عربی میں آپ کی مہارت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ مثلاً:

☆ اَلْمِنْهَاجُ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ
☆ هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلٰى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة
☆ إِزَالَةُ الْغُمَّة عَنْ حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّة
☆ اَلْمَكَانَةُ الْعَلِيَّة فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِيَّة
☆ اَلْمِيْزَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّة
☆ اَلْعَظَمَةُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْبَرْزَخِيَّة
☆ اَلْفُتُوْحَاتُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْأُخْرَوِيَّة
☆ اَلْجَوَاهِرُ النَّقِيَّة فِي الشَّمَائِلِ النَّبَوِيَّة

☆ اَلإِنْتِقَا مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى ﷺ

☆ فَرْحَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

☆ الرُّطَبُ الْجَنِيّ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي

☆ جَلاءُ الْغُمَّة مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة

☆ نُورُ الْأَبْصَارِ بِذِكْرِ النَّبِيّ الْمُخْتَارِ ﷺ

☆ مَعَارِفُ الشِّفَاءِ بِتَعْرِيْفِ حُقُوقِ الْمُصْطَفٰى ﷺ

☆ تُحْفَةُ السُّرُورِ فِي تَفْسِيْرِ آيَةِ النُّور

☆ فلسفة الحروف المقطّعة في القرآن الكريم

☆ تكوين الشخص الإنساني في سورة السبع المثاني

☆ الفلسفة الإسلامية للحياة الإنسانية

☆ أيها الولد الصالح

☆ التكشف في أصول الولاية والتصوف

☆ الرقائق والحقائق

☆ آداب الصحبة والأخوة

☆ البيان الصريح فى الحديث الصحيح

☆ حكم السماع عن أهل البدع والأهواء

☆ حسن النظر فى أقسام الخبر

☆ الإكتمال فى نشأة علم الحديث وطبقات الرجال

☆ القول المتقن فى الحديث الحسن

☆ القول اللطيف فى الحديث الضعيف

☆ القواعد المهمة فى التصحيح والتحسين والتضعيف عند الأئمة

آپ کی عربی اور اردو کتب کے اسماء محسناتِ بدیعیہ کی

حضرت شیخ الاسلام کے دل میں عربی زبان کی محبت آپ کے والد گرامی حضرت فرید ملتؒ کی تربیت کی بدولت رچی بسی ہے اور آپ کو عربی میں خداداد مہارت حاصل ہے

آپ کی عربی اور اردو کتب کے اسماء محسنات بدیعیہ کی ایک قسم ”سجع“ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان میں سلاست اور بے ساختگی پائی جاتی ہے اور کہیں بھی تکلف دکھائی نہیں دیتا

ایک قسم ”سجع“ پر مشتمل ہوتے ہیں جیسے کہ مذکورہ بالا کتب کے اسماء میں سلاست اور بے ساختگی پائی جاتی ہے اور کہیں بھی تکلف دکھائی نہیں دیتا۔ علمائے بلاغت کا یہ قول بھی مدنظر رہے کہ محسنات بدیعیہ میں خوبصورتی وہیں ہوگی جہاں بے ساختگی، سلاست اور روانی ہوگی اور جہاں تکلف سے محسنات لائے گئے ہوں، ان محسنات کو معیاری شمار نہیں کیا جائے گا۔

عربی شاعری

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عربی میں مہارت یہیں تک محدود نہیں بلکہ آپ عربی نظم و نثر پر بھی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ نے عربی میں کلام اگرچہ کم لکھا مگر جو کچھ لکھا بہت عمدہ لکھا۔ ذیل میں شیخ الاسلام کے بارگاہِ رسالت ﷺ میں پیش کردہ عربی درود کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى
مَا دَامَ وَجْهُكَ بَاقِيًا يَا ذَا الْعُلَا

”اے رب کریم! اے بلند و بالا ذات! جب تک تو قائم ہے تب تک اپنے منتخب نبی مکرّم پر رحمت نازل فرما۔“

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
مَا دَامَتِ الْأَفْلَاكُ تَجْرِي فِي السَّمَا

”اے رب کریم! تو نبی مکرّم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر رحمت نازل فرما جب تک افلاک (اجرام سماوی) آسمان میں محوِ گردش رہیں۔“

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
مَا كَوْكَبٌ فِي الْجَوِّ قَابَلَ كَوْكَبًا

”اے رب کریم! تو نبی مکرّم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر رحمت نازل فرما جب تک فضا میں ایک ستارہ دوسرے

ستارے کے سامنے رہے۔‘‘

یَــا رَبِّ صَـلِّ عَـلَـى الـنَّـبِـيِّ وَ آلِــهِ
مَـا اهْـتَــزَّتِ الْأَشْـجَـارُ مِـنْ رِيْـحِ الـصَّـبَـا

’’اے رب کریم! تو نبی مکرّم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر رحمت نازل فرما جب تک درخت بادِ صبا سے جھومتے رہیں۔‘‘

یَــا رَبِّ صَـلِّ عَـلَـى الـنَّـبِـيِّ وَ آلِــهِ
مَـا أَمْـسَــتِ الـزُّوَّارُ طَيْـبَـةَ أَبْـطَـحَـا

’’اے رب کریم! تو نبی مکرّم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر رحمت نازل فرما جب تک زائرین مدینہ منورہ میں شام گزاریں۔‘‘

یَــا رَبِّ صَـلِّ عَـلَـى الـنَّـبِـيِّ وَآلِــهِ
بِـقَـدْرِ أَيَّــامِ الـدُّهُـوْرِ وَمَـرِّهَــا

’’اے رب کریم! تو نبی مکرّم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر رحمت نازل فرما جتنے زمانے کے دن ہیں اور جتنی اس کی رسی لمبی ہے۔‘‘

یَــا رَبِّ صَـلِّ عَـلَـى الـنَّـبِـيِّ وَآلِــهِ
مَـا قَــالَ ذُوْبَـيْــتٍ لِـضَـيْـفٍ مَـرْحَـبَـا

’’اے رب کریم! تو نبی مکرّم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر رحمت نازل فرما جب تک گھر والا مہمان کو خوش آمدید کہتا رہے۔‘‘

یہ قصیدہ ۶۳ اشعار پر مشتمل ہے جس میں سیرت طیبہ کے مختلف پہلو اجاگر کئے گئے ہیں۔ کچھ اشعار مناجات پر مشتمل ہیں اور کچھ میں اہل بیت کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

افصح الکتب ’’قرآن‘‘ کا افصح ترجمہ ’’عرفان القرآن‘‘

قرآن کریم نے زمانہ جاہلی کے عربی زبان و ادب میں مہارت رکھنے والے بڑے بڑے ادباء اور فصاحت و بلاغت کے دعوے داروں کے ناطقے بند کر دیے۔ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت عرب خطہ پر ایسے چھائی کہ سب نے اس کے سامنے اپنی گردنیں خم کر دیں لہٰذا قرآن کریم کے افصح الکتب ہونے میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش بھی نہیں۔ اب اس الوہی کلام کا ترجمہ کرنا عربی زبان و ادب اور قواعد میں مہارت کا تقاضا کرتا ہے۔ جب ہم عرفان القرآن کو دیکھتے ہیں تو اس میں

مترجم مدظلہ کی عربی زبان و ادب میں مہارت تامہ سنہری موتیوں کی طرح ہر سطر میں ٹپکتی نظر آتی ہے۔قرآنی دقیق عبارتوں اور مشکل موضوعات کا اتنا شاندار اور عام فہم ترجمہ کیا گیا ہے کہ بندہ یہ کہنے پر مجبور نظر آتا ہے کہ حضرت مترجم تمام علمی وفنی مہارتوں پر مکمل عبور اور گرفت رکھتے ہیں،اس لیے ہم یہ بات کہنے میں کوئی دوسری رائے نہیں رکھتے کہ ترجمہ عرفان القرآن ''افصح الکتب'' قرآن کریم کا افصح التراجم ہے۔

تراث کی کتب پڑھانے کا اہتمام

راقم الحروف نے ازہر یونیورسٹی کے بزرگ اساتذہ سے سنا تھا کہ نوجوان ازہری ڈاکٹروں کا تراث کی کتابوں سے تعلق منقطع ہو چکا ہے،یعنی یہ حضرات مختلف علوم وفنون میں جدید دور کی لکھی ہوئی کتب تو آسانی سے سمجھ لیتے ہیں مگر عربی و اسلامی فنون پر لکھی ہوئی متقدمین کی کتب کو سمجھنا ان حضرات کے لیے بہت دشوار ہوتا ہے۔ بزرگ ازہری اساتذہ کو اس بات کی تشویش بھی تھی اور وہ اسے علمی زوال اور انحطاط شمار کرتے تھے۔ اس تناظر میں راقم نے شیخ الاسلام کی بلند سوچ دیکھی تو انتہائی خوشی ہوئی کہ ہم کیسی عظیم ہستی سے وابستہ ہیں۔

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور کے نصاب کی تشکیل جدید کے لیے متعین کی گئی ٹیم میں راقم بھی شامل تھا۔ الحمد للہ اس حوالے سے متعدد بار شیخ الاسلام سے وڈیو لنک کے ذریعے ہونے والی میٹنگز میں حاضر رہا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ نے دیگر کئی امور کے علاوہ دو چیزوں پر بہت تاکید کی:

ایک تو یہ کہ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے طلبہ و طالبات کو عربی زبان میں ایسی مہارت ہونی چاہیے کہ انہیں عربی عبارت پڑھنے اور سمجھنے میں کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔

دوسری بات یہ کہ انہیں مختلف اسلامی و عربی علوم وفنون میں اسلاف کی اہم کتب سے منتخب ابواب پڑھائے جائیں، تاکہ انہیں عملی زندگی میں تراث کی کتب سے استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

الحمد للہ میں نے دیکھا کہ شیخ الاسلام خود بھی جب اپنے محاضرات (لیکچرز) کے دوران مختلف علوم وفنون میں لکھی گئی تراث کی کتابوں سے عبارات پڑھتے ہیں تو ایسی روانی سے پڑھتے چلے جاتے ہیں کہ سننے والوں کو رشک آتا ہے۔ میرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ عربی عبارات پڑھنے میں یہ روانی اور مہارت تو ہمیں عرب اساتذہ سے براہِ راست تعلیم حاصل کرنے کے باوجود بھی حاصل نہیں ہوئی۔ تب یہ قرآنی کلمات میرے سامنے آئے:

ذٰلِکَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. (الحدید: ۲۱)

''یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے اسے عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ عظیم فضل والا ہے''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی قیادت میں مصطفوی انقلاب کا سویرا جلد طلوع فرمائے۔

❁❁❁❁❁

جملہ (مریدکے) کی تنظیموں کی طرف سے تمام عالم اسلام کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 67ویں سالگرہ مبارک ہو

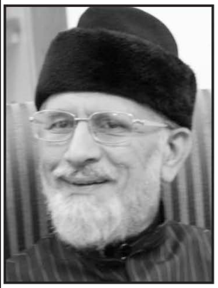

ہم ناظم مالیات تحریک منہاج القرآن تحصیل مرید کے جناب عثمان زمرد کو ماہ دسمبر 2017ء میں ایک ماہ کا زرتعاون ایک لاکھ روپے جمع کروانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب

صدر تحریک قاری نذیر حسین، ماسٹر محمود طارق قادری
شوکت علی قادری، کاشف فاروق وڑائچ، خالد محمود مصطفوی
حافظ محمد اسلام، شیخ فیاض، آصف سلہریا، اظہر علی
جٹ، اویس کمبوہ، اصغر شاہ، رانا یوسف
مبشر مصطفوی، رانا جمیل، ڈاکٹر نعیم جرار، اختر رضا

محمد عثمان زمرد

ماسٹر محمود طارق قادری

شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

تعلیمی تربیتی انقلابی مصروفیات

سالانہ شہر اعتکاف، الہدایہ کیمپ، سہ روزہ دورۂ علوم الحدیث
تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس، گلوبل میلاد فیسٹیول، پہلی عالمی
اسلامی اقتصادی کانفرنس سے خطاب: مختصر احوال

محمد یوسف منہاجین

اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ اور امن و سلامتی کے قیام کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہمہ وقت مصروف عمل رہتے ہیں۔ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے آپ اپنے آرام کو بھی تج کرتے ہوئے امت مسلمہ کی بہتری و بھلائی کے لئے خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ علمی و فکری زریں کارنامے مرتب کرتا نظر آتا ہے۔ سال گذشتہ 2017ء بھی آپ کی صلاحیتوں کا ایک ایسا عملی اظہار تھا جس نے قومی و بین الاقوامی سطح پر انمٹ نقوش ثبت کیے۔ ذیل کی سطور میں 2017ء میں کی گئی آپ کی علمی، فکری، فلاحی اور انسانی حقوق کی بحالی کے لئے کی جانے والی خدمات اور سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس نذرِ قارئین ہیں:

علمی، فکری و اصلاحی خدمات

1۔ تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام 26واں سالانہ شہراعتکاف 2017ء

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام اصلاحِ احوال، تزکیہ نفس، فہم دین، توبہ اور آنسوؤں کی بستی 'شہر اعتکاف' میں 16 جون 2017ء کو ہزاروں لوگ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سنگت میں اعتکاف بیٹھے۔ شہراعتکاف کے روحانی ماحول میں شیخ الاسلام نے روزانہ نماز تراویح کے بعد اخلاق حسنہ کے موضوع پر دروس دئے جو پاک نیوز اور منہاج ٹی وی پر براہِ راست نشر کیے گئے۔ اس شہراعتکاف کو حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے شہراعتکاف ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

2۔ عالمی روحانی اجتماع 2017ء

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے شہراعتکاف میں 27 ویں شب رمضان لیلۃ القدر کا عالمی روحانی اجتماع 22 جون 2017ء کو جامع المنہاج بغداد ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صاحبزادہ حماد مصطفی قادری اور صاحبزادہ احمد مصطفی العربی نے پروگرام میں خصوصی شرکت کی۔ مرکزی قائدین سمیت ملک بھر سے علماء و مشائخ اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے معزز شخصیات بھی مہمانوں میں شامل تھیں۔ شہراعتکاف کے ہزاروں معتکفین کے ساتھ ملک بھر سے عشاقانِ مصطفی کی بڑی تعداد نے عالمی روحانی اجتماع میں جوق در جوق شرکت کی۔ منہاج ٹی وی نے عالمی روحانی اجتماع براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جبکہ پاک نیوز نے ''شب توبہ'' کے ٹائٹل سے براہ راست نشر کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے ''عشق الٰہی'' (ارادہ اور محبت) کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔

3۔ الھدایہ کیمپ 2017 ناروے

تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ناروے، یورپ میں دہشت گردی، انتہا پسندی کے خاتمے اور امن کے فروغ کے حوالے سے اپنی نوعیت کا پہلا الھدایہ کیمپ اگست 2017ء میں منعقد ہوا۔اس الھدایہ کیمپ میں یورپ کے 11 ممالک میں سے 450 سے زائد برٹش مسلم، نوجوان شریک ہوئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تصوف، روحانیات کے موضوع پر تفصیلی بات چیت کی۔ امن، محبت اور بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمہ کے پیغام اور عنوان سے منعقدہ اس کیمپ کو برٹش مسلم یوتھ، سول سوسائٹی میں بے حد پذیرائی ملی اور شرکاء کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ ایسے تربیتی کیمپ باقاعدگی سے منعقد ہونے چاہئیں تاکہ نئی نسل فتنہ خوارج اور دہشت گردی کی فکر کو پروان چڑھانے والے امن کے دشمنوں کے مذموم عزائم سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے تدارک اور سدباب کیلئے فکری ونظریاتی سطح پر اپنا اسلامی، ملی، بین الاقوامی کردار ادا کرسکیں۔ الھدایہ کیمپ ناروے کے پہلے سیشن میں ناروے حکومت کے وفاقی اور علاقائی سرکاری حکام، ریسرچ سکالرز اور قومی میڈیا ہاؤس کے نمائندگان نے بھرپور شرکت کی۔

4۔ الھدایہ کیمپ 2017ء برطانیہ

تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام اہم ملی و بین الاقوامی ایشوز کے ضمن میں نوجوانوں میں شعور اجاگر کرنے کے حوالے سے الھدایہ پراجیکٹ کا آغاز کیا گیا جس کے پہلے کامیاب کیمپ کا انعقاد ناروے اور دوسرا سہ روزہ کیمپ 26 تا 28 اگست 2017 کیلی یونیورسٹی انگلینڈ میں ہوا۔اس کیمپ میں شریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 5 سو سے زائد برٹش مسلم نوجوانوں سے مختلف موضوعات پر خصوصی خطاب کیا۔ شیخ حماد مصطفی القادری اور سسٹر ڈاکٹر غزالہ حسن قادری خصوصی طور پر کیمپ میں شریک ہوئیں۔ سہ روزہ الھدایہ کیمپ میں دہشت گردی، انتہا پسندی کے متبادل بیانیہ پر بطور خاص لیکچرز دیئے گئے۔ کیمپ میں دہشتگردی اور انتہا پسندی کے خلاف اور امن کے فروغ پر عالمگیر جدوجہد کرنے پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور تحریک منہاج القرآن کی اسلامی، ملی و بین الاقوامی خدمات کو سراہا گیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنے لیکچرز میں دہشتگردوں کی شناخت اور متبادل بیانیہ کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی۔

5۔ شہادت امام حسین کانفرنس

تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست اعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مرکزی سیکرٹریٹ میں 30 ستمبر کو منعقدہ ''شہادت امام حسین علیہ السلام کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معرکہ کربلا دو فلسفوں کا ٹکراؤ ہے۔ ایک طبقہ کہتا ہے طاقت ہی حق ہے اس کا ساتھ دو جبکہ دوسرا طبقہ کہتا ہے حق ہی طاقت ہے اس کا ساتھ دو۔ طاقت کو حق ماننا یزیدیت اور حق کو طاقت ماننا حسینیت ہے۔ معرکہ کربلا انسانیت اور بربریت، امانت اور خیانت، عدل اور ظلم، صبر اور جبر، وفاء اور جفا، مساوات ایمانی اور مطلق العنانی کے درمیان جنگ تھی۔ یزید ظلم و جبر، آمریت، سفاکیت، خیانت، مطلق العنانیت اور کرپشن کا بانی تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس نظام ظلم و جبر کے خلاف حق کا علم بلند کیا۔

6۔ سہ روزہ دورہ علوم الحدیث

منہاج القرآن علماء کونسل کے زیراہتمام جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن لاہور میں 7 تا 9 اکتوبر سہ روزہ دورہ علوم الحدیث کا انعقاد کیا گیا جس میں پورے پاکستان سے علماء کرام و مشائخ عظام، شیوخ الحدیث، متعدد مدارس و یونیورسٹیز کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، لیکچرار، اساتذہ کرام، معلمات اور منتہی کلاسز کے طلبہ و طالبات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سہ روزہ دورہ علوم الحدیث میں حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری علوم الحدیث کے درج ذیل موضوعات پر اظہار خیال فرمایا:

1۔ سہ روزہ دورہ علوم الحدیث کے پہلے روز مصطلحات الحدیث، اقسام الحدیث اور الحدیث الصحیح کو موضوعِ سخن بنایا گیا۔ اگرچہ

بظاہر یہ اِصطلاحات معروف ہیں تاہم ان کی صرف وہ اَبحاث لی گئیں جو بالعموم پڑھی پڑھائی نہیں جاتیں۔

2۔ دوسرے روز مراتب الحدیث الصحیح، عدم استیعابہ فی الصحیحین اور الحدیث الضعیف کی چنیدہ ابحاث پر توجہ مرکوز کی گئی۔

3۔ سہ روزہ دورہ علوم الحدیث کے آخری روز حکم الحدیث الضعیف، مراتبِ سنن اَربعہ اور قواعد الجرح والتعدیل پر علمی ابحاث کی گئیں۔ حجۃ المحدثین مدظلہ العالی نے ان جیسی دیگر ضروری فنی مباحث و اَحکام کے ذیل میں ایسے نادر اور اچھوتے نکات بیان کیے کہ حاضرین میں موجود تیس چالیس سال سے علوم الحدیث پڑھانے والے اَجل اساتذہ اور شیوخ الحدیث نے بھی برملا اِظہار کیا کہ ہمارے لیے یہ تمام اَبحاث اور معلومات بالکل نئی ہیں اور ہم اس کا بہت قلیل حصہ پہلے جانتے تھے۔ انتہائی دقیق اَبحاث کو جس نظم اور اِجمال و اِکمال سے حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بیان فرمایا، بلا شبہ یہ انہی کا خاصہ ہے۔

7۔ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ کانفرنس

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام 11 اور 12 ربیع الاول کی درمیانی شب 30 نومبر 2017ء کو مینار پاکستان گریٹر اقبال پارک لاہور میں ’’ختم نبوت کانفرنس‘‘ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی جبکہ جنوبی افریقہ سے آنجہانی نیلسن منڈیلا کے پوتے اور رکن پارلیمنٹ چیف مانڈلا منڈیلا مہمان خصوصی تھے۔ ان کے ہمراہ ساؤتھ افریقہ میمن کمیونٹی کے چیئرمین ڈاکٹر احمد ولی محمد، زید نورڈین، اسماعیل عبدالحسن خطیب، طاہر رفیق نقشبندی بھی کانفرنس میں خصوصی طور پر شریک ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی زیرنگرانی منعقد ہوئی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

حکمرانوں نے عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کرکے مسلمانوں کے ایمان کو قتل کرنا چاہا اور رات کے اندھیرے میں حلف نامہ تبدیل کرکے ناموس رسالت پر حملہ آور ہوئے۔ اس تمام واردات کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ حکمران بیرونی طاقتوں کی حمایت حاصل کرسکیں اور اقتدار پر براجمان رہ سکیں۔ آج کی یہ عالمی کانفرنس اس بات کا اظہار ہے مسلمان ناموس رسالت پر کوئی Compromise نہیں کرسکتا۔ ان کرپٹ لوگوں نے سازش کرکے ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلنا چاہا مگر پاک فوج نے عقلمندی سے ان کے ناپاک عزائم کو سبوتاژ کیا۔ ہم آج میلاد النبی ﷺ کے موقع پر پاک افواج کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ ہماری افواج ملک کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ایمان کی اساس کی بھی حفاظت کررہی ہے۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔

8۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام ’’کڈز میلاد فیسٹول‘‘ میں شرکت

منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی پروجیکٹس ایگرز اور وائس کے زیراہتمام لیڈیز چلڈرن کمپلیکس لاہور میں 2 روزہ ’’کڈز میلاد فیسٹول‘‘ مؤرخہ 10 دسمبر 2017 کو منعقد ہوا، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فیسٹیول کے آخری روز دورہ کیا اور مختلف سٹالز پر گئے۔ شرکائے کڈز فیسٹول سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ صحت مند، تربیتی، اصلاحی، تعمیری، تفریحی سرگرمیوں کی آج ضرورت ہے پہلے نہیں تھی، بالخصوص بچوں اور خواتین کی تعلیمی، تفریحی سرگرمیوں پر اشد توجہ کی ضرورت ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے آج سے 35 سال قبل خواتین کی امپاورمنٹ کیلئے پاکستان سمیت دنیا بھر میں جدوجہد کا آغاز کیا اور اسلام کا یہ پیغام دیا کہ معاشرتی ترقی کیلئے خواتین کا مردوں کے شانہ بشانہ تعلیمی، علمی، صنعتی، فلاحی کردار ناگزیر ہے۔ والدین کے رویے اخلاق، تعلیمی معیار کا بچے کی صحت اور رویوں پر گہرا عصر ہوتا ہے۔ بچے سب سے پہلے والدین اور پھر سوسائٹی سے سیکھتے ہیں۔ ایک اچھے، مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ کی تشکیل کے لئے اچھی مائیں ناگزیر ہیں۔

9۔ منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام پہلی عالمی اسلامی اقتصادی کانفرنس 2018ء

منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام 2 روزہ پہلی عالمی، اسلامی، اقتصادی کانفرنس 3 جنوری 2018ء کو پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں شروع ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی۔ کانفرنس کے کو چیئرز وائس چیئرمین منہاج یونیورسٹی لاہور ڈاکٹر حسین محی الدین اور ڈاکٹر محمد اسحاق بھٹی تھے۔ عالمی اسلامی، اقتصادی اور فنانس کانفرنس میں بین الاقوامی شہرت یافتہ اقتصادی ماہرین شریک تھے۔ عالمی کانفرنس میں منہاج یونیورسٹی لاہور اور پرائیویٹ سیکٹرز کی مختلف یونیورسٹیز کے سینئر طلباء و طالبات چیمبر آف کامرس اور تاجر تنظیموں کے 500 سے زائد نمائندہ افراد نے بھی خصوصی شرکت کی۔

شیخ الاسلام نے اسلامک بینکنگ کی ترقی کیلئے تقلید المذاہب کا اصول بطور حل پیش کرتے ہوئے کہا کہ بینکنگ سیکٹر کو گائیڈ لائن مہیا کرنے کیلئے تمام فقہی مذاہب کے علماء پر مشتمل گلوبل شریعہ گائیڈنس اتھارٹی قائم ہونی چاہیے۔ اتھارٹی میں تمام فقہی مذاہب کے علماء، اسکالرز کو یکساں نمائندگی حاصل ہو اور کسی ایک فقہی مذہب کے پاس کسی ایک بینکنگ پروڈکٹ کو ویٹو کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ عالم اسلام کے فقہی سکالرز اقتصادی، معاشی ماہرین کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے اور اسلامک بینکنگ سیکٹر کے رولز کی تیاری کے ضمن میں ہر قسم کی عدم مطابقت کو ختم کرنا چاہیے، علاقائی اور بین الاقوامی سٹینڈرڈ یکساں ہونا چاہیے۔

اس کانفرنس سے انڈونیشیا سے آئے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر مسعود العالم چودھری، ملائیشیا کے پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف، یو ایس اے کے پروفیسر ڈاکٹر کبیر حسن، ڈاکٹر پال ڈاسن، سعودی عرب کے پروفیسر معصم باللہ، پروفیسر ڈاکٹر نسیم شاہ شیرازی، آسٹریلیا سے آئے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر اسحاق بھٹی، برطانیہ سے آئے ہوئے پروفیسر ہمایوں ڈار، ڈاکٹر نجم عباس، متحدہ عرب امارات سے پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین الملکاوی نے بھی خطاب کیا اور کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر شیخ الاسلام اور ڈاکٹر حسین محی الدین القادری کو مبارکباد دی۔

10۔ شیخ الاسلام کی 2017ء میں شائع ہونے والی نئی کتب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مصروفیات کا ایک دائرہ کار آپ کی علمی، فکری اور تحقیقی خدمات بھی ہیں۔ سال 2017ء میں آپ نے جہاں مذکورہ بالا امور کی طرف توجہ مبذول فرمائی وہاں آپ کی تصنیفی و تالیفی سرگرمیاں بھی جاری و ساری رہیں۔ 2017ء میں آپ کی درج ذیل 15 کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آئیں:

1۔ عاشقوں کا سفر رِحلَةُ الْعَاشِقِيْن إِلَى الْبَلَدِ الْمُبَارَكِ الْأَمِيْن

2۔ قَرَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ

3۔ اَربعین: حدیثِ ثقلین

4۔ ذِکرِ شہادتِ اِمام حسینؑ (احادیثِ نبوی کی روشنی میں) ذِكْرُ مَشْهَدِ الْحُسَيْنِ ؑ مِنْ أَحَادِيْثِ جَدِّ الْحُسَيْنِ ﷺ

5۔ فَرْحَةُ الْمُؤْمِنِيْن فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: ﴿فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (63 طرقِ حدیث کا بیان)

6۔ الرُّطبُ الْجَنِيِّ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: ﴿فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي﴾ (طرقِ حدیث اور محدثین کا بیان)

7۔ جَلَاءُ الْغُمَّة مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: ﴿اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة﴾ (101 طرقِ حدیث کا بیان)

8۔ مختلف مہینوں اور دنوں کے فضائل و برکات (غَايَةُ الْإِنْعَام فِي فَضَائِلِ الشُّهُوْرِ وَالْأَيَّام)

9۔ بچوں کی پرورش اور والدین کا کردار (رحم مادر سے ایک سال کی عمر تک)

10۔ علم اور مصادرِ علم

11۔ اِسلام دینِ اَمن و رحمت ہے

12۔ اِسلام: دینِ اَمن یا دینِ فساد؟

13۔ الإرهاب وفتنة الخوارج (فتویٰ)

14.Islam: The Religion of Peace or Terror?

15.The Book on Divine Oneness (Kitab al-Tawhid)

حقوق انسانی کی بحالی کے لئے 2017ء میں کی گئی جدوجہد پر ایک نظر

1۔تقریب رونمائی یادگار شہدائے انقلاب

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے شہدائے ماڈل ٹاؤن کی یاد میں 30 جون کو منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں رول آف لاء ہوتا تو شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء 3 سال بعد بھی انصاف سے محروم نہ ہوتے۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کو شفاف تحقیق کیلئے غیر جانبدار جے آئی ٹی کی تشکیل کے حق سے محروم رکھا گیا۔عوامی تحریک کے غیور اور غیرت مند غریب کارکنوں نے حکومت کی کروڑوں کی پیشکش کو پاؤں کی ٹھوکر مار دی۔ان کا آج بھی مطالبہ ہے کہ ہمیں قصاص کی شکل میں انصاف چاہیے۔ تقریب کے اختتام پر تمام رہنماؤں نے ڈاکٹر طاہرالقادری اور شہدا کے ورثاء کے ہمراہ یادگار پر پھولوں کی چادریں چڑھائیں اور دعائے مغفرت کی۔ 23 شہدائے انقلاب کی یہ یادگار منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کے مرکزی دروازے پر قائم کی گئی ہے۔ یادگار شہداء پر شہداء انقلاب کے اسماء گرامی بھی کندہ کئے گئے ہیں۔

2۔مال روڈ پر احتجاجی جلسہ

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مال روڈ پر 15 جولائی کو عوامی تحریک کے احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنوری 2013ء میں انتخابی اصلاحات اور آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کو اس کی روح کے مطابق نافذ کرنے کے لیے لانگ مارچ کیا تھا، 5 دن وزیراعظم ہاؤس کے سامنے بیٹھے رہے، انتخابی اصلاحات اور آرٹیکل 62 اور 63 پر سپریم کورٹ ہماری درخواست منظور کر لیتی تو قوم کو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ ہمارے کارکنوں نے اس ظالم نظام کے خلاف جدوجہد

عالمی امن کے قیام، حقوق انسانی کی بحالی اور اسلام کی حقیقی تعلیمات ورویوں کے فروغ کے لئے علمی، فکری، نظریاتی اور عملی خدمات سرانجام دینے پر ہم

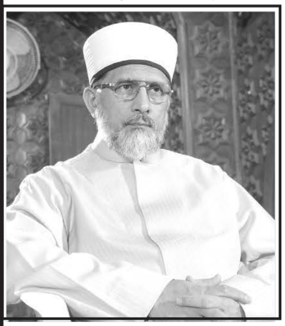

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو ان کے 67 ویں یوم پیدائش کے موقع پر سلام پیش کرتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ امن و محبت کے اس عظیم پیامبر کو حضور ﷺ کی مزید توجہات عطا فرمائے۔

منجانب: علامہ حافظ محمد نسیم نقشبندی (MQI ہانگ کانگ)

کرتے ہوئے جانیں دیں، ہزاروں کو حبس بے جا میں رکھا گیا۔ سیکڑوں آج بھی دہشتگردی کے جھوٹے مقدمات بھگت رہے ہیں، مگر ہمارے موقف میں کوئی نرمی نہیں آئی۔ 3 سال میں آخر کوئی تو ایسا شخص ہے جو آئین، قانون اور عدالت سے زیادہ طاقتور ہے اور شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثا کو انصاف نہیں ملنے دے رہا۔ اس لئے ہم نظام بدلنے کی بات کرتے ہیں تاکہ کوئی طاقتور فرد اداروں کو ڈرا نہ سکے، خرید نہ سکے اور اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کا ذریعہ نہ بنا سکے۔

3۔ ناصر باغ پر استقبالیہ ریلی

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 8 اگست 2017ء کو وطن واپسی کے بعد ناصر باغ پر استقبالیہ ریلی کے ہزاروں شرکاء سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ 3 سال سے 14 لاشیں کندھوں پر اٹھائے پھر رہے ہیں۔ 14 قتل کرا کے بھی ہمیں ہمارا حق نہیں دیا گیا اور ہم عدل و انصاف کے لیے دربدر دھکے کھا رہے ہیں۔ سانحہ ماڈل ٹاون کے استغاثہ کیس میں 126 افراد نامزد ہیں لیکن ان میں ایک شخص بھی جیل میں نہیں۔ الٹا ہمارے کارکن جیلوں میں گئے اور ضمانتوں پر رہا ہیں۔ کیا جمہوریت اس عمل کا نام ہے۔ قومی اداروں سے کہتا ہوں کہ اگر ملک میں ایک انا پرست شخص سے نجات نہ دلائی گئی تو پورا ملک تباہ و برباد ہو جائے گا۔ سپریم کورٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ جے آئی ٹی کو ماڈل ٹاون کا کیس دیا جائے، تاکہ فیصلہ ہو جائے کہ ماڈل ٹاون کے قتل کس نے کروائے۔ سانحہ ماڈل ٹاون میں اگر ہم بدلہ لینے کا سوچتے تو قاتلوں کے جسم کی بوٹی بوٹی کروا دیتے لیکن ہم جمہوریت، انسانیت اور قانون کے ساتھ امن پر یقین رکھتے ہیں۔

4۔ شہدائے ماڈل ٹاون کے ورثا کا مال روڈ پر دھرنا

مؤرخہ 16 اگست 2017ء کو شہدائے ماڈل ٹاؤن کے لواحقین نے لاہور میں استنبول چوک ناصر باغ مال روڈ پر دھرنا دیا، جس میں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماوں، قائدین نے بھرپور شرکت کی۔ سانحہ ماڈل ٹاون کے شہداء کے لواحقین، فیملیز اور اظہار ہمدردی کے لیے خواتین کی بڑی تعداد احتجاجی دھرنا میں شریک ہوئی۔ تمام معزز مہمانوں نے سانحہ ماڈل ٹاون کے شہداء کے لواحقین کیساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ اس موقع پر قائد انقلاب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں شہید ہونے والے مظلوم خاندانوں کی مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور خاندان احتجاجی دھرنے میں بیٹھے ہیں۔ ہیومن رائٹس کے لوگ اور تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین یہاں جمع ہیں۔ شہداء کے لواحقین آج بھی اپنی ایمان کی طاقت کیساتھ کھڑے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت انہیں خرید نہیں سکی۔ ہم شہداء کو یقین دلاتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو انصاف سے دور نہیں کر سکتی۔

5۔ باقر نجفی رپورٹ کی اشاعت پر پریس کانفرنس

لاہور ہائی کورٹ کے حکم سے 6 دسمبر کو جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت کے بعد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے اس رپورٹ میں شائع کیے گئے نکات کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کا پبلک ہونا مظلوموں کو انصاف کی فراہمی کی طرف اہم قدم ہے۔ اللہ کی مدد اور ورثاء کی استقامت سے ہی یہ سب کچھ ممکن ہوا۔

جسٹس باقر نجفی نے اپنی رپورٹ میں لکھ دیا پولیس نے وہی کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا، انکوائری کمیشن کے سامنے پیش ہونے والے تمام ذمہ داران حقائق چھپانے اور ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش کرتے رہے۔ رپورٹ میں جگہ جگہ ذمہ داروں کا تعین کیا گیا ہے۔ کمیشن کی رپورٹ کے صفحہ 68 پر لکھا ہے حالات بتاتے ہیں کہ پیچھے کوئی آرڈر دینے والا تھا جس کی تعمیل کے سب پابند تھے۔ انہیں یہ ٹاسک دے کر بھیجا گیا تھا کہ ہر حال میں مقصد حاصل کرنا ہے چاہے کتنی ہی لاشیں کیوں نہ گرانی پڑیں۔ سچ کو دفن کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ جسٹس باقر نجفی نے صفحہ 69 پر لکھا حقائق حکومتی موقف کے برعکس نظر آتے ہیں۔ انہوں نے رپورٹ

کے آخر میں ایک اہم جملہ بھی لکھا کہ رپورٹ پڑھنے والا خود ذمہ داری فکس کرلے گا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ دار کون ہیں۔

6۔ شیخ الاسلام سے ملک کی سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین کی ملاقاتیں

باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد شہداء ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لئے اظہار یکجہتی اور پاکستان عوامی تحریک کے ساتھ انصاف کئے حصول کے مشترکہ جدوجہد کا عزم لئے ملک بھر کی سیاسی و مذہبی جماعتوں کے درج ذیل قائدین نے اپنے اعلیٰ سطحی وفود کے ہمراہ ماہ دسمبر 2017ء میں شیخ الاسلام سے ملاقاتیں کیں اور شہداء ماڈل ٹاؤن کے لئے انصاف کے لئے ہرصورت تعاون اور شانہ بشانہ چلنے کا عہد کیا:

۱۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین آصف علی زرداری
۲۔ تحریک انصاف کے سینئر مرکزی رہنماؤں کا وفد
۳۔ پاک سرزمین پارٹی کے چیئرمین مصطفیٰ کمال
۴۔ پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی صدر چودھری شجاعت حسین
۵۔ مجلس وحدت المسلمین کے علامہ راجہ ناصر عباس
۶۔ عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید احمد
۷۔ مسلم کانفرنس آزاد کشمیر کے سربراہ سردار عتیق احمد
۸۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا اجمل قادری
۹۔ یورپین پارلیمنٹ کے رکن واجد خان
۱۰۔ تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان
۱۱۔ سجادہ نشین تونسہ شریف خواجہ عطاء اللہ تونسوی
۱۲۔ گلگت بلتستان کے سابق وزیراعلیٰ سید مہدی شاہ
۱۳۔ JUP نورانی گروپ کے قاری محمد زوار بہادر
۱۴۔ سربراہ حلقہ سیفیہ پاکستان صاحبزادہ پیر احمد یار سیفی
۱۵۔ جمعیت علمائے پاکستان نیازی گروپ کے پیر معصوم نقوی

علاوہ ازیں تاجر برادری اور سول سوسائٹی کے نمائندوں اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والی نمائندہ شخصیات نے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

7۔ آل پاکستان وکلاء کنونشن

پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام 14 دسمبر کو آل پاکستان وکلاء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ مظلوموں کی جنگ میں ملک بھر تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں ہمارے ہمراہ ہونگی۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کو انصاف دلوانے کیلئے وکلاء کے اظہار یکجہتی سے حوصلے پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے، وکلاء کی حمایت پر ان کے شکر گزار ہیں۔ پولیس نے جتنی بھی بربریت کی وہ بیریئر ہٹانے کیلئے نہیں تھی ہماری تحریک کو ہٹانے کیلئے تھی، اشرافیہ نے اپنے عرصہ اقتدار میں جمہوریت، اخلاقیات، انسانیت، شرافت، صداقت اور دیانت کی اقدار کا قتل عام کیا۔ آل پاکستان وکلاء کنونشن میں ملک بھر کی بار ایسوسی ایشنز کے نمائندگان نے خطابات کئے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لئے ہر ممکن اور سطح پر تعاون کی یقین دہانی کروائی ۔اس موقع پر شہدائے ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے پانچ نکاتی مطالبات پر مبنی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

8۔ تاجر برادری و سول سوسائٹی کے کنونشن سے خطاب

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 19 دسمبر کو تاجر برادری، سول سوسائٹی اور دیگر مذہبی و سیاسی قائدین کے مشترکہ اجلاس میں کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ دار شہباز شریف، رانا ثناء اللہ اور نامزد افسران استعفےٰ دے کر خود کو قانون کے سامنے سرنڈر کر دیں ورنہ فیصلہ کن نتائج کیلئے تیار رہیں۔ نواز، شہباز سن لیں انہیں معصوم شہریوں کے قتل عام کا بدلہ دینا ہوگا۔ اب انصاف میں تاخیر برداشت نہیں کروں گا۔ ٹیلیفون کالز اور ڈکٹیشن کے مطابق فیصلہ نہ آنے پر نواز شریف کی عدلیہ کے خلاف الزام تراشی اور انصاف کا خون کرنے کے طعنے ریاست اور آئین سے بغاوت ہے، یہ ملک میں بغاوت کا ماحول پیدا کر رہے ہیں، ان کی ہرزہ سرائی پر ادارے

خاموش کیوں ہیں؟ اس موقع پر تاجر برادری اور سول سوسائٹی کے نمائندگان نے کہا کہ یہ انسانیت کے خلاف ناقابل معافی جرم ہے، ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کی تحریک کے ساتھ ہیں۔

9۔ پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام آل پارٹیز کانفرنس کی قرارداد

پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام 30 دسمبر 2017ء کو ڈاکٹر طاہرالقادری کی زیر صدارت آل پارٹیز کانفرنس مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لئے بھرپور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ APC میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان تحریک انصاف، پاکستان مسلم لیگ (ق)، عوامی مسلم لیگ، جماعت اسلامی، پی ایس پی، مجلس وحدت المسلمین، مسلم کانفرنس، سنی اتحاد کونسل، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت علمائے پاکستان (نیازی)، جمعیت علمائے پاکستان (نورانی)، جمعیت اہلحدیث پاکستان (محمد علی یزدانی)، پاکستان عوامی راج پارٹی (جمشید احمد دستی)، جمعیت علماء اسلام نظریاتی (محمد زبیر البازی) بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی و دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ APC میں ایک متفقہ قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داران کو ان کے حکومتی عہدوں سے برطرف کرنے اور قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس میں موجود تمام قائدین نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لئے مشترکہ جدوجہد کرنے پر اتفاق کیا۔

10۔ قصور میں معصوم زینب کی نماز جنازہ میں شیخ الاسلام کی شرکت

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 10 جنوری کو 7 سالہ بیٹی زینب جسے درندہ صفت عناصر نے اغواء کے بعد قتل کر دیا تھا کی قصور میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ساتھ شہدائے قصور کا بھی انتقام لیں گے، عوام کے جان و مال اور پھول جیسے بچوں بچیوں کے تحفظ میں ناکام حکمرانوں کا اقتدار میں رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ پولیس نے انصاف کیلئے آواز اٹھانے والے نہتے طلباء پر ڈائریکٹ فائرنگ کر کے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی تاریخ دہرائی، جب تک یہ درندہ صفت، سفاک، قاتل حکمران مسلط رہیں گے، پھول جیسے بچے اور بچیاں قتل ہوتی رہیں گی۔ معصوم زینب کا قتل انسانیت کی تذلیل ہے اس کے ذمہ دار قاتل اعلیٰ پنجاب اور ان کی غنڈہ پولیس ہے۔ وزراء کہتے ہیں یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ایسے واقعے کئی سال سے ہو رہے ہیں، اس قسم کا جواب دینے پر انہیں شرم آنی چاہیے، یہ سیاستدان نہیں پیشہ ور مجرم، قاتل اور بھیڑیے ہیں۔

☆ بعد ازاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 11 جنوری کو مختلف سکولوں کے بچوں اور بچیوں کی طرف سے ’’جسٹس فار زینب‘‘ احتجاجی مارچ کی قیادت کی۔

11۔ متحدہ اپوزیشن کا شہداء ماڈل ٹاؤن وقصور کے انصاف کے لئے عوامی احتجاج

سانحہ ماڈل ٹاون اور سانحہ قصور میں حصول انصاف کے لیے متحدہ اپوزیشن کا عوامی احتجاج قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی میزبانی میں 17 جنوری 2018ء کو مال روڈ لاہور پر ہوا۔ احتجاج کے پہلے سیشن کی صدارت آصف علی زرداری جبکہ دوسرے سیشن کی صدارت عمران خان نے کی۔

احتجاجی جلسہ کے پہلے مرحلہ میں محترمہ نجمی سلیم (چیئرپرسن آل پاکستان مینارٹیز آلائنس)، لیاقت بلوچ (سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی)، عبداللہ ملک (سول سوسائٹی ایکٹویسٹ)، ڈاکٹر امجد حسین چشتی، عامر سعید راؤ (رہنماء لاہور ہائی کورٹ بار)، صاحبزادہ حامد رضا خان (چیئرمین سنی اتحاد کونسل)، راجہ پرویز اشرف (پاکستان پیپلز پارٹی و سابق وزیراعظم)، راجہ ناصر عباس (مجلس وحدت المسلمین)، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر (سربراہ جمعیت علمائے پاکستان) چوہدری سرور (تحریک انصاف)، چوہدری پرویز الٰہی (مسلم لیگ قاف)، میاں محمود الرشید (تحریک انصاف) میاں منظور احمد وٹو (مرکزی صدر پنجاب پیپلز پارٹی)، اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی

سید خورشید شاہ، آصف علی زرداری اور قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خطابات کئے۔

احتجاج کے دوسرے سیشن کا آغاز نماز مغرب کے بعد ہوا، جس میں جمعیت علمائے پاکستان نورانی کے راہنماء قاری زوار بہادر، مصطفیٰ کمال (پی سی پی)، قمر زمان کائرہ (پیپلز پارٹی)، شاہ محمود قریشی (تحریک انصاف)، باجی تنزیلہ شہید کی بیٹی محترمہ بسمہ، چوہدری اعتزاز احسن (پیپلز پارٹی)، شیخ رشید احمد (عوامی مسلم لیگ)، عمران خان اور قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خطابات کیے۔

جملہ مقررین نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داران میاں شہباز شریف اور رانا ثنا اللہ کو قرار دیتے ہوئے ان کی خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مقررین نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہدا کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے پاکستان عوامی تحریک کے ساتھ مل کر جدوجہد جاری رکھیں گے۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا کہ تمام اپوزیشن جماعتوں کا اکٹھا ہونا دراصل شہداء ماڈل ٹاؤن، مظلوموں، زینب، شازیہ، تنزیلہ اور دھرتی کے معصوم بچے بچیوں کے خون کا کمال ہے کہ ان کے انصاف کے لیے آج سب ایک ہیں۔ یہ تحریک جسٹس فار زینب کی تحریک ہے، یہ جسٹس فار نیشن کی تحریک ہے۔ یہ جسٹس فار ماڈل ٹاؤن کی تحریک ہے۔ یہ آئین و جمہوریت کی بحالی کی تحریک ہے۔ ریاستی ادارے آزادی اور غیر جانبداری سے کام لیں تاکہ لوگوں کو تعلیم، صحت اور انصاف ملے۔ ہم لوگوں کے چہروں پر انصاف کی کرن دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ماڈل ٹاؤن کے شہداء اور قصور کے شہداء کا انصاف لینا چاہتے ہیں۔ ورنہ تاریخ معاف نہیں کرے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے سلسلہ میں اس احتجاج کے میزبان پاکستان عوامی تحریک ہیں، لیکن اب یہ میزبانی مشترکہ ہو چکی ہیں۔ اب یہ ساری قوم کی آواز بن چکی ہے۔ اب کوئی فیصلہ تنہا نہیں کریں گے۔ اب ہماری مشترکہ جنگ ہے۔ جو فیصلہ ہوگا، مشترکہ اونرشپ پر ہوگا۔ اب یہ طے ہو چکا ہے کہ تم جاؤ گے۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا اقتدار نہیں بچا سکتی، اب تمہیں جانا ہوگا۔ فتح کامیابی مجبور اور مظلوم کی ہوگی اور ان ظالموں کا عبرتناک انجام پوری دنیا دیکھے گی۔ ❁❁❁❁

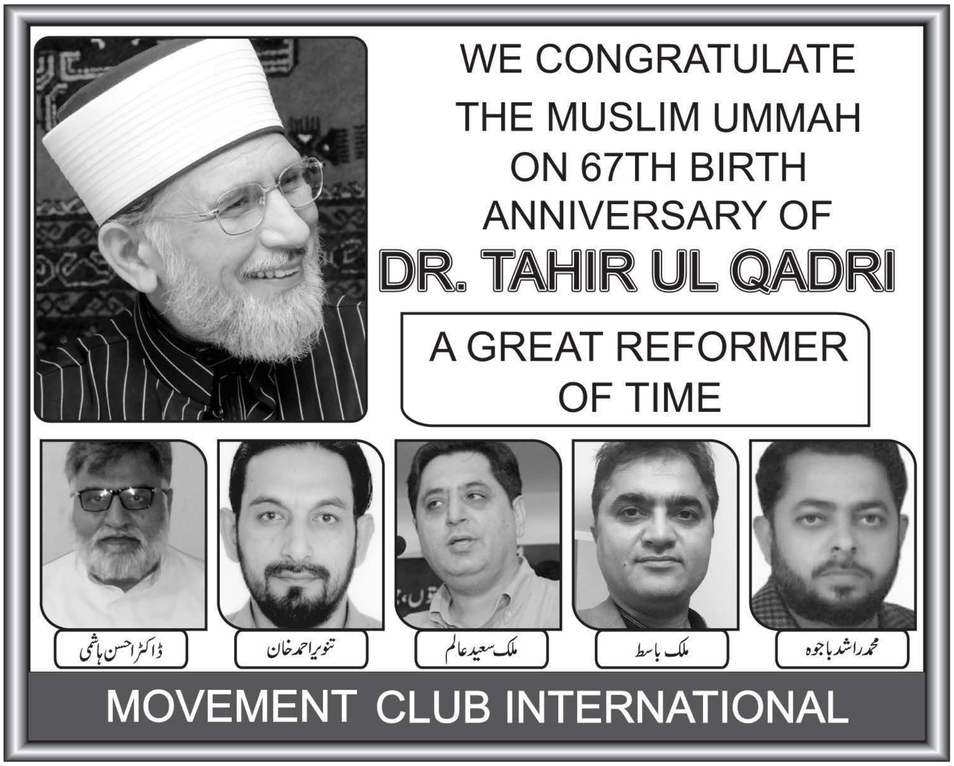

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی 67 ویں سالگرہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

Guljee

Uniform & Garments

تمام سرکاری و پرائیویٹ اسکولز و کالجز کے یونیفارمز
ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

Cief Executive M. Asghar Gul
0333-7325725, 0322-7353933

Room#: 8-9 3rd Floor,
Karnal Plaza, New Anarkali,Lahore, 042-37353933

شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کی 67 ویں
سالگرہ پر ہدیہ تبریک
پیش کرتے ہیں

ہمارے برانڈ اعلیٰ معیار کی گارنٹی کے ساتھ نئے انداز میں

ACH

احمد کالر اینڈ بکرم ہاؤس

احمد جرمن کالر فورپیس

وطن کالر فور پیس

ACH کالر فورپیس

احمد پلس کالر فورپیس

رواج کالر فورپیس

ہیڈ آفس:
بیسمنٹ سیٹھ پلازہ، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور
(سابق سیٹھ برادرز)
0322-7566660
فون: 042-37642828
موبائل: 0307-4187033

مقدس پلازہ فیاض روڈ نیو انارکلی لاہور
فون: 042-37324348 موبائل: 0300-4512833

فرنچ کٹ کالر، سپر سوفٹ فیوز کالر، بین، گول کف، کف پٹی، بچگانہ کف، سادہ بکرم اور ہر قسم کا ٹاپ فیوز بکرم دستیاب ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ محترم ایوب بٹ (کینٹ ٹاؤن لاہور)، محترم محفوظ احمد (سابق ناظم TMQ سمن آباد) کی اہلیہ، محترم شفیق مغل (ناظم ویلفیئر پی پی 157 لاہور) کا جوان بھتیجا، محترم ناصر سلطان القادری (لاہور) کے والد، محترم ریحان چوہدری (سیکرٹری لاہور آفس) کے کزن، محترم مقبول حسین (پی پی 143 لاہور)، محترم محمد ریاض (گاؤں گھونڈ۔ لاہور)، محترم حاجی عبدالخالق (صدر پی پی 145 لاہور) کے ماموں، محترم ظفر کمبوہ (لاہور) کی چچی، محترم محمد اقبال (نائب قاصد منہاج یونیورسٹی) کے ماموں محترم محمد بشیر بھٹی (ٹاؤن شپ لاہور)، محترم ادیب عالم سردار (رہنما PAT بلدیہ ٹاؤن کراچی) کے بھائی، محترم رحمت علی مغل (مریدکے) کے بہنوئی، محترم رانا جمیل (مریدکے) کے کزن، محترم ملک محمد طاہر (ناظم تحریک ایبٹ آباد) کی ہمشیرہ، محترم رانا محمد امین (صوبائی نائب امیر بلوچستان) کے والد محترم رانا محمد صدیق، محترم سردار ریاض احمد عباسی (سابق امیر تحریک منہاج القرآن آزاد کشمیر) کی والدہ، محترم محمد ریاض انجم (نائب صدر TMQ وہاڑی) کے بھائی محترم قاری خالد عباس، محترم شہباز باجوہ (PAT مریدکے) کا جواں سالہ بیٹا علی باجوہ، محترم چوہدری محمد لطیف (صدر PAT کوٹلہ) کے کزن محترم اظہر عباس، محترم سہیل مختار (کوٹلہ) کے بڑے بھائی محترم دلدار حسین اور والدہ محترمہ، محترم مختار احمد لنگڑیال (کوٹلہ) کا بھتیجا، محترم چوہدری عبدالرزاق (چک سکندر) کے چچا، محترم سید صفدر حسین شاہ (جاگل) کا پوتا، محترم سید طیب حسین شیرازی (کھاریانوالہ) کے والد، محترم سید محمود الحسن شاہ گیلانی (ناظم قصور بی) کے ماموں جان، محترم منور علی (پی پی 191 اوکاڑہ) کی والدہ، محترم ڈاکٹر اشتیاق احمد (صدر کسووال) کے والد، محترم حافظ اللہ رکھا (پی پی 226 کسووال) کی بیٹی، محترم رحمت علی ایڈووکیٹ (پی پی 224) کے ماموں جان، محترم محمد اقبال سپراء (کسووال) کے والد، محترم سید فخر عباس (خانقاہ ڈوگراں) کے والد، محترم رانا محمد اسلم (پی پی 63)، محترم ڈاکٹر سلطان محمود (پی پی 71) کی ساس، محترم شبیر احمد ڈوگر (پی پی 62) کے بھائی، محترم سردار عمر دراز خان کا بھانجا، محترم محمد نوید (پی پی 162 نارنگ منڈی) کے والد، محترم ابو ذر کوکب (پی پی 54) کے والد، محترم سردار شاکر مزاری کی ہمشیرہ، محترم علامہ غلام شبیر جامی (پی پی 187 حجرہ شاہ مقیم) کی پھوپھو جان، محترم غلام سرور قادری (سابق امیر جنگ) کی اہلیہ، محترم لیاقت علی طاہر (سانگلہ ہل) کی والدہ، محترم محمد عاطف رسول (ناظم یوسی 42 مرڑ سانگلہ ہل) کے والد، محترم مختار احمد لودھرا (صدر منڈی بہاؤ الدین) کی بھابھی، محترم قاری محمد افضل نورانی منہاجین (چورنڈ شریف منڈی بہاؤ الدین) کی والدہ، محترم شیخ محمد عابد (بھک احمد یار ونیکے تارڑ)، محترم محمد اسلم قادری

اظہارِ تعزیت

گذشتہ ماہ محترم صاحبزادہ محمد عتیق حیدر (لیکچرار کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی لاہور) طویل علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ گذشتہ 21 سال سے شریعہ کالج میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ آپ تادم آخر دین اسلام کی تعلیمات کے فروغ میں مصروف عمل رہے اور آپ کے علمی فیض سے ہزاروں طلبہ مستفید و مستنیر ہوئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران اور اساتذہ کرام نے مرحوم کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

(بھوآنہ) کے والد، محترم مظہر حسین گوندل (بھوآنہ) کے انکل، محترم محمد فضیل عامر (بھوآنہ) کے انکل، محترم رانا غلام عباس (بھوآنہ) کی ہمشیرہ، محترم ریاض احمد باٹا کے انکل، محترم محمد افضل سیالوی کے کزن اور انکل، محترم کاشف عمران (نارووال) کی ساس، محترم مطلوب احمد رانجھا (نارروال) کے بہنوئی، محترم سید مشتاق شاہ (نارووال) کے بھائی، محترم محمد امین انصاری (قصور) کی بیٹی، محترم حافظ علم الدین (چیچہ وطنی) کی نانی، محترم چوہدری وزیر احمد بل (علی آباد۔ حافظ آباد) کا بیٹا، محترم حاجی مزمل عباس (نائب امیر TMQ چکوال) کے والد محترم حاجی عطاء اللہ خان قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

انتقالِ پُرملال

گذشتہ ماہ مرکزی قائدین و سٹاف میں سے درج ذیل احباب کے اعزا و اقارب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆محترم علامہ حسن میر قادری (MQI فرانس) کی اہلیہ محترمہ

☆محترم پروفیسر نصر اللہ معینی کی اہلیہ محترمہ

☆محترم محمد وسیم افضل قادری (اسسٹنٹ ڈائریکٹر DFA) کے والد محترم

☆محترم اشتیاق حنیف مغل (ناظم TMQ لاہور) کے ماموں جان

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومین کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محترم خواجہ محمد اشرف (سرپرست TMQ سندھ) کا انتقالِ پُرملال

گذشتہ ماہ تحریک منہاج القرآن سندھ کے سرپرست محترم ڈاکٹر خواجہ محمد اشرف طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنی پوری زندگی تحریک کے پلیٹ فارم سے انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ آپ نے نہ صرف سندھ میں بلکہ ملک کے طول و عرض میں تحریک منہاج القرآن کے پیغام کو ہر خاص و عام تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومین کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

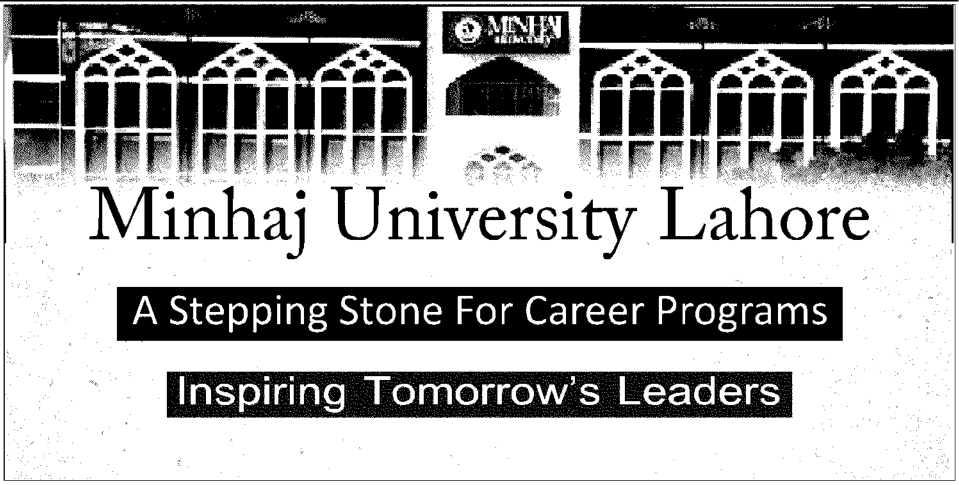

Minhaj University Lahore plays a pivotal role in the field of higher education that of 21st century. With vision to impart education to entire new generation of Pakistan and thus, inculcating in them national responsibilities. MUL is an institute which provides equal opportunity for higher learning in respective of genders, religions, casts, culture and other diversities.

MUL offers best quality education in a "co-ed" environment as the culture of the university is based upon religious and moral values. It is an ideal university where children are being educated in a safe, peaceful and conducive atmosphere.

MUL is fully devoted to create an academic culture of prime excellence among students and faculty to promote research and publications of International standards. Customized training programs are offered by our own International Centre of Excellence which organizes short courses, workshops and seminars.

MUL comprises currently nine faculties, thirty-three schools which are offering more than 100 degree programs. Our M.Phil and PhD programs are top notch in community of educational institutions. Besides that, there are three research centers performing a methodical study in accordance with the importance of research in the today's world.

It is due to highly qualified experienced faculty and availability of research

related laboratory, computer labs, well stocked library and excess to the International learning processes

MUL initiated is working as a university and Institute of Higher Learning in 2003 under the Government of Punjab Education Notification. MUL received its chartered as a private university from the Government of Punjab in the year 2005. The Higher Education Commission of Pakistan recognized the university as "W3" degree awarding institution, which is equivalent to top class universities of Pakistan.

Minhaj University Lahore considers that for consensus of opinion on Global issues, it is integral for any university to host thought provoking conferences. In this respect, Minhaj University under took two splendid conferences titled as

1.1st International Conference on Religious Pluralism & World Peace 2017

2.1st World Islamic Economics & Finance Conference

In these conferences number of International Speakers from world over participated and presented their papers.

MUL Educational setup is designed to provide talented and ambitious students with knowledge and skills necessary to achieve positions of leadership within their chosen profession and thus leading rewarding and creative lives. We developed and refined exceptional communication skills with an awareness of potential and cultural differences.

MUL mission is to develop leaders with the expertise to collaborate and solved complex problems relating to transforming institutions and educating diverse population impacted by domestic and global changes. Our ultimate goal is to provide students opportunities for learning experiences in workforce and human developments.

The University is well recognized nationally and internationally for best practices in the development of professionals in education, formal research, scholarships and educational access in related fields.

❁❁❁❁❁

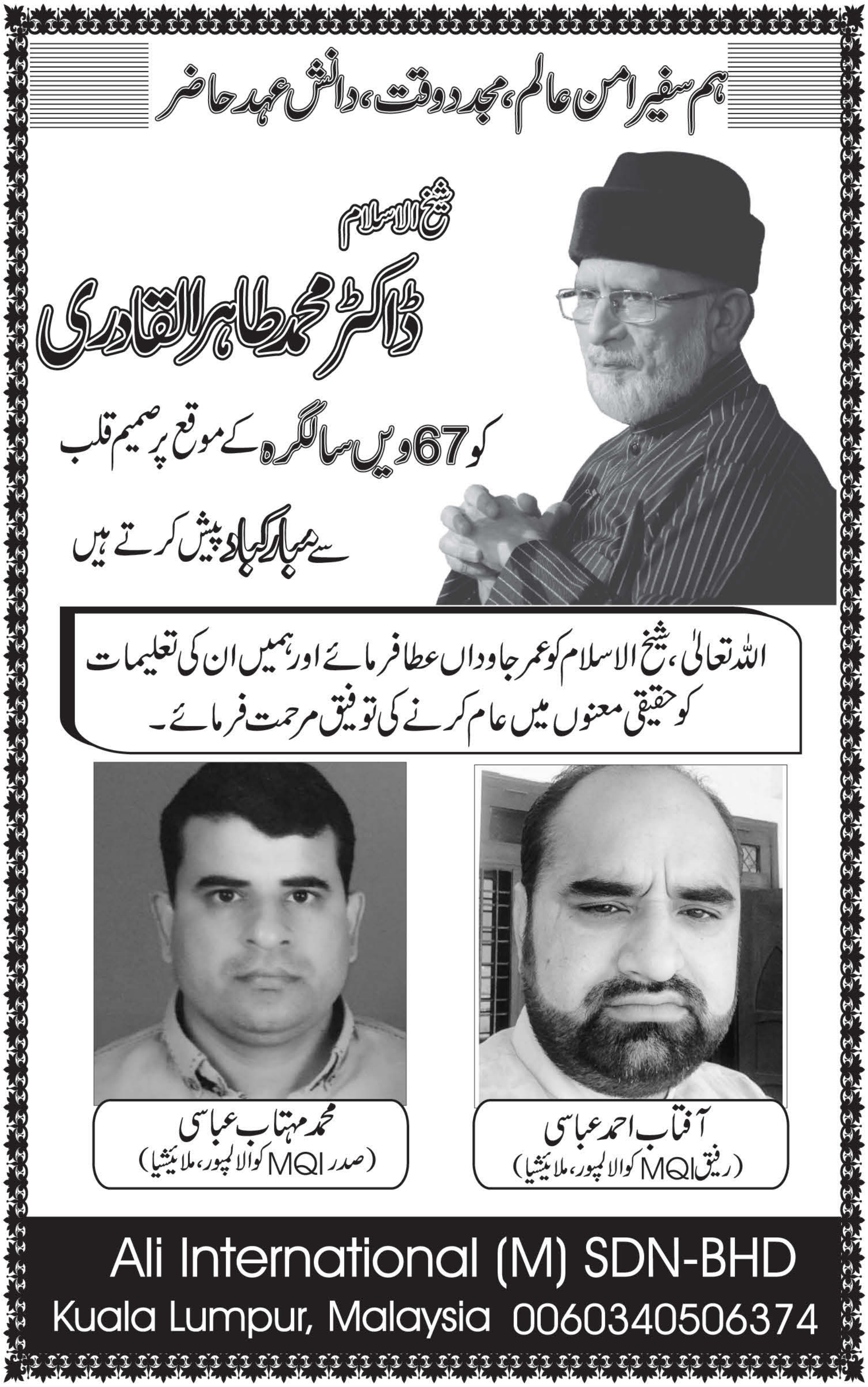
ہم سفیر امن عالم، مجدد وقت، دانش عہد حاضر
شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو 67 ویں سالگرہ کے موقع پر صمیم قلب
سے مبارکباد پیش کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ، شیخ الاسلام کو عمر جاوداں عطا فرمائے اور ہمیں ان کی تعلیمات
کو حقیقی معنوں میں عام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔
آفتاب احمد عباسی
(رفیق MQI کوالالمپور، ملائیشیا)
محمد مہتاب عباسی
(صدر MQI کوالالمپور، ملائیشیا)
Ali International (M) SDN-BHD
Kuala Lumpur, Malaysia 0060340506374

Shaykh-ul- Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri

A Torchbearer of Peace, Tolerance and Harmony

Dr Zahid Iqbal (President of the Peace Education Programme of MQI)

Every attack by violent extremists, not only destroys lives, devastates families and communities, causes destruction of lands and livelihoods, but by sowing the seeds of intercommunal suspicion, intolerance and retaliation, also contributes to global instability and insecurity. Not only are Muslims the main victims globally of violent extremism, but they are starting to bear the brunt of a backlash, feeling under greater scrutiny, and perceiving to be unfairly targeted by counter-terrorism programs of various sorts.

And yet, despite increased securitisation, surveillance, monitoring and various counter-terrorism programmes, the problem shows no signs of abating, but seems to increase year on year. While there may well be success stories of terror plots being foiled, radicals channelled into de radicalisation programmes, the unfortunate fact is that countless young people remain vulnerable to extremist propaganda especially through social media. In the West, we are particularly concerned about home-grown terrorists radicalised online and primed to embark on suicide bombings or employing ever-more novel methods of killing.

It is recognised that many factors are involved in radicalisation, from grievance about foreign policy and wars, to alienation, discrimination and marginalisation. Often, after leading a life of pleasure-seeking and excess, or frank criminality, the would-be terrorist may convert, and in wishing to redeem themselves, act lethally and brutally on the designs of their mentors. However, within this multiplicity of factors, a common thread runs through, which is that of ideological indoctrination, or at the very least, a buy-in of

extremist ideology and narrative. If one wants to successfully tackle radicalisation, then one must counter the ideology and narrative, which, one must accept, arises from distorted and defective theological interpretations of Islam and its scriptures.

No Muslim scholar has been the forefront of countering the ideology and narrative of extremism than the author of this publication, His Eminence Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri. Throughout his life, he has promoted the concept that Islam is a religion of peace, tolerance and harmony, and using evidences from the Qur'an, hadith and classical scholars, has struggled ceaselessly against extremism. His Fatwa on Terrorism & Suicide Bombings published in 2010, and translated into many languages, became the seminal work in this area. For the very first time, this 400-plus page(in English) treatise provided a comprehensive and thoroughly researched set of arguments, based on the Qur'an and hadith (traditions of the Prophet - peace be upon him) and the works of acknowledged Islamic authorities, proving that Islam condemns violence against civilians and non-combatants, that non-Muslims have the same rights to life, property and honour as Muslims, and that terrorism and suicide bombings have no lawful excuse, pretext or justification.

Further to this, Dr Qadri produced the Islamic Curriculum on Peace and Counter-terrorism (2015), a comprehensive suite of resources aimed at young people, teachers, imams and clerics. The constituent texts, such as Islam on Serving Humanity; Peace, Integration and Human Rights; Islam on Relations between Muslims and Non-Muslims; Muhammad (peace be upon him) the Merciful, leave no doubt that Islam is fundamentally and diametrically opposed to terrorism, suicide bombings, or any violence or act of dishonour against civilians, non-combatants or innocent people; that Jihad is a struggle against base desires or for the peaceful struggle for socio-economic justice and progress in society, and that Muslims should be vehicles for serving humanity and providing peace and security to everyone.

Islam - The Religion of Peace or Terror? has been produced as a concise and accessible document for widespread distribution. With its contents derived from a number of the aforementioned works, its question and answer format will facilitate reading and understanding. The aim is to provide a succinct but effective rebuttal of the

false claims of the extremists. Each quotation, whether from the primary sources of Islamic law, that is the Qur'an, or hadith, or the proclamations of famous and widely accepted Islamic jurists and authorities, is meticulously referenced for authenticity . This means that the contents provide irrefutable evidence against the theological and ideological themes of extremism, and a potent counter-narrative.

Part one of this work deals with important questions on whether Islam is a religion of peace; the sanctity of human life, property and honour, whether Muslim or non-Muslim; the status of non-Muslims; the behaviour of the Prophet (peace be upon him) towards members of other religions; the position of suicide attacks in Islam; and whether grievances can ever be justifications for killing. Part two deals specifically with the phenomenon of ISIS, the most prominent of today's extremist groups, and the remarkable Prophetic predictions of the coming of this group, including precise characteristics and features, even to the level of their emblematic black flags.

I hope this work can be circulated widely in written form or perhaps used either in its entirety or bite-sized chunks in online resources or social media as a bulwark against the material promoted by extremist ideologies and propagandists. Not only should Muslims be the audience of this work, but also non-Muslims, if only to demonstrate that Islam itself is not the source of terrorism and violence, but the source of peace, tolerance, love and co-existence, and that the arguments of the extremists are based upon distortions, mistaken and decontextualized interpretations, and in many cases frank lies, to exploit young or vulnerable people to carry out their evil and narcissistic designs.

I believe it is the duty of every parent, teacher, imam or Muslim cleric to read and promote this work, to use it as a tool to challenge the extremists and inoculate young people against their often persuasive but ultimately baseless rhetoric and ideological or theological arguments. It will also be valuable to those employed in frontline agencies in their work in countering extremism or simply educating themselves on the true teachings of Islam.

❀❀❀❀❀

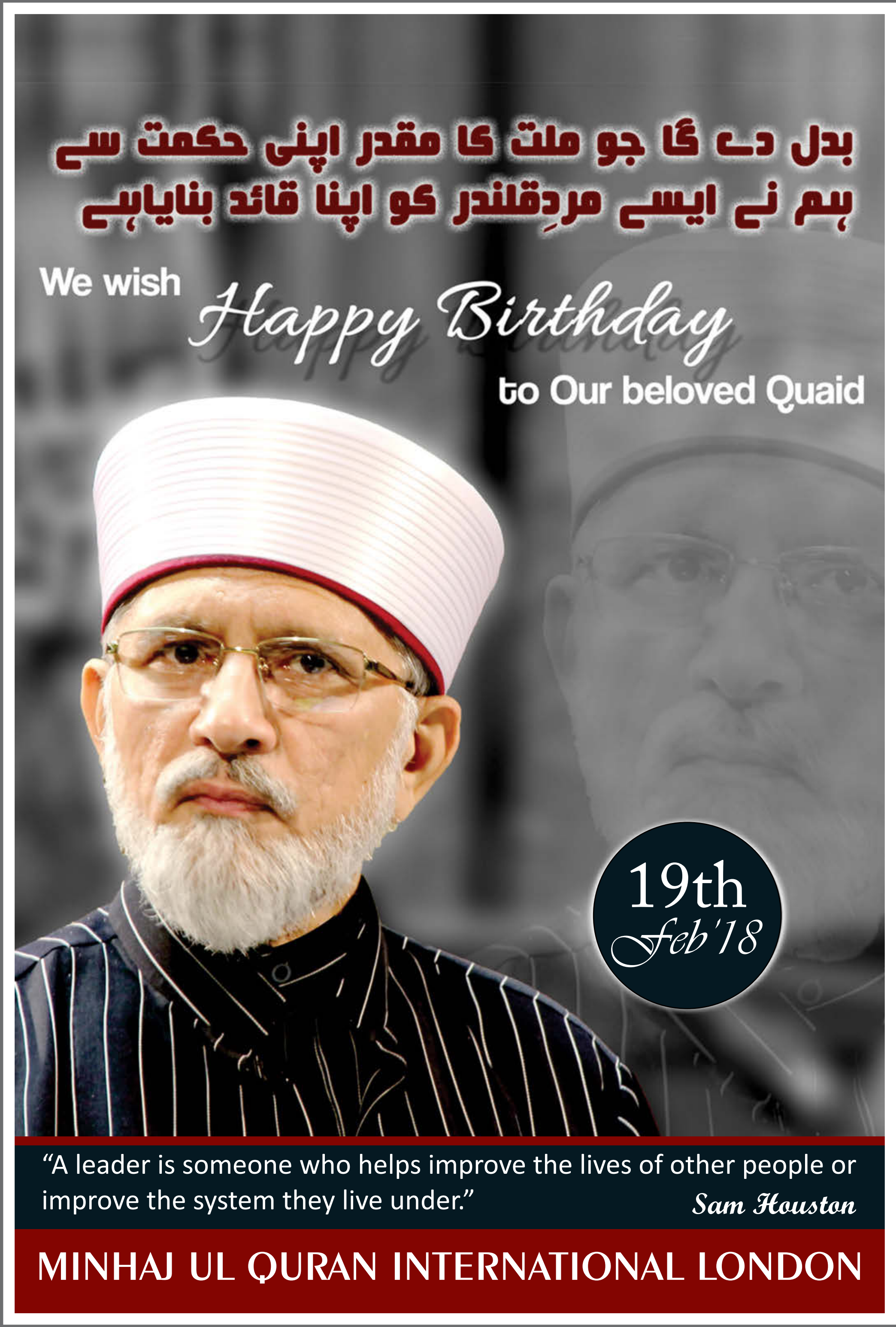
بدل دے گا جو ملت کا مقدر اپنی حکمت سے
ہم نے ایسے مردِقلندر کو اپنا قائد بنایاہے
We wish
Happy Birthday
to Our beloved Quaid
19th
Feb'18
"A leader is someone who helps improve the lives of other people or improve the system they live under."
Sam Houston
MINHAJ UL QURAN INTERNATIONAL LONDON

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN FEB-2018
LAHORE
Regd CPL No.41

ہے کس میں یہ ہمت کہ نیچا دکھائے — علم ہے ہمارا ردائے محمد ﷺ
آقا ﷺ کا رہتا ہے یہاں آنا جانا — ہے منہاجِ قرآن، سرائے محمد ﷺ

ہم اسلام کی آفاقی تعلیمات اور امن و آشتی کے
پیغام کے فروغ کے لئے لازوال کردار ادا کرنے پر سفیر امن و محبت
شیخ الاسلام ڈاکٹر **محمد طاہر القادری** کو ان کی
67ویں سالگرہ کے موقع پر **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔

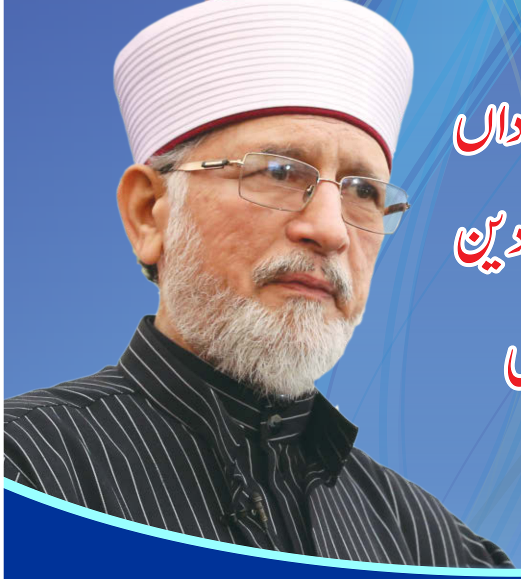

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو حیات جاوداں
عطا فرمائے اور ترویج و اقامت دین
کے عظیم مصطفوی مشن کو ان کی
قیادت میں سرخرو فرمائے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے